یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے
اور ایمان والوں کو خوشخبری دیتا ہے۔ (اسراء ۹/)

قرآنی معلومات

مصطفیٰ اسرار

دار الشقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

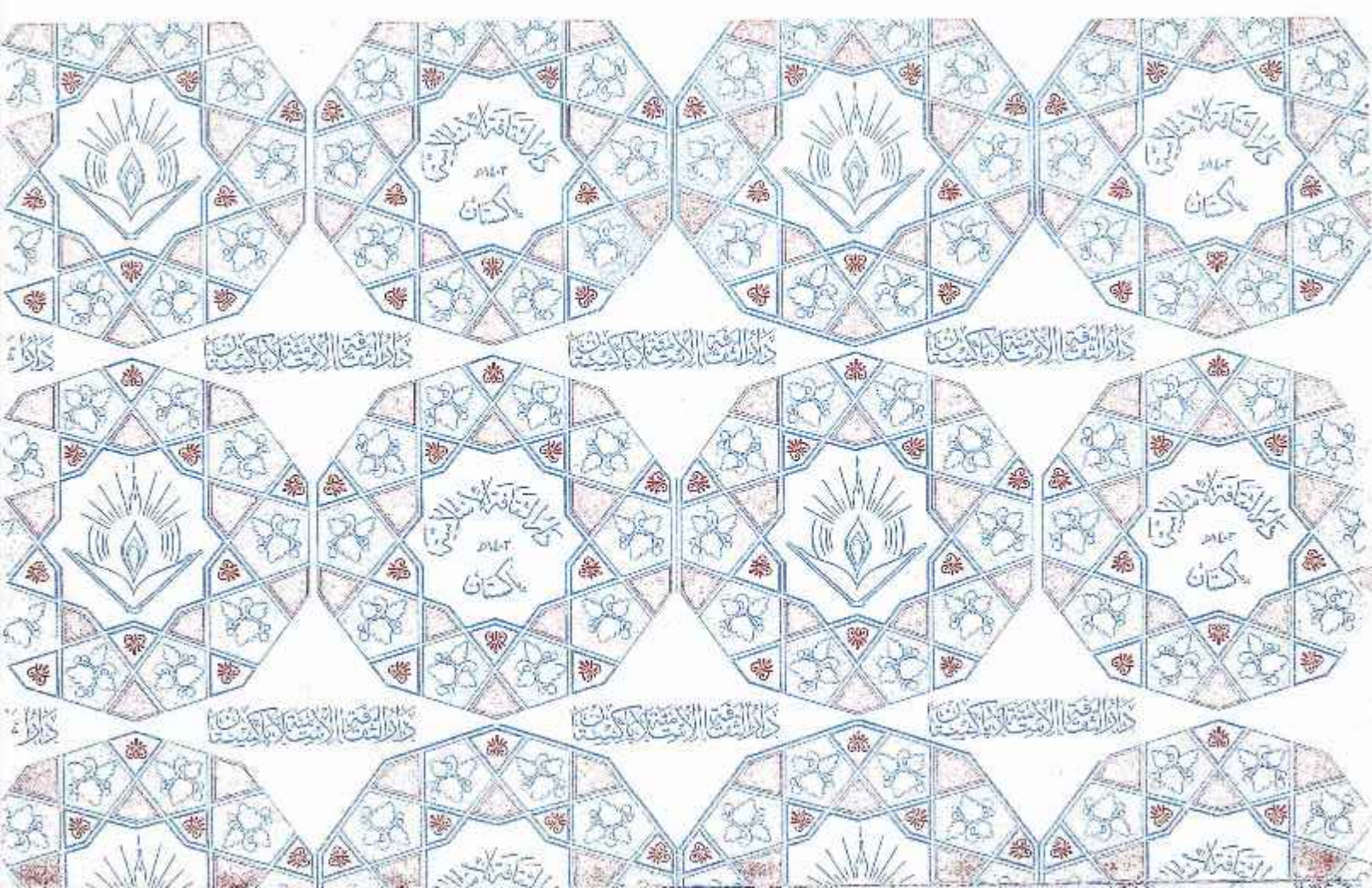
دار الثقافة الإسلامية
باكستان

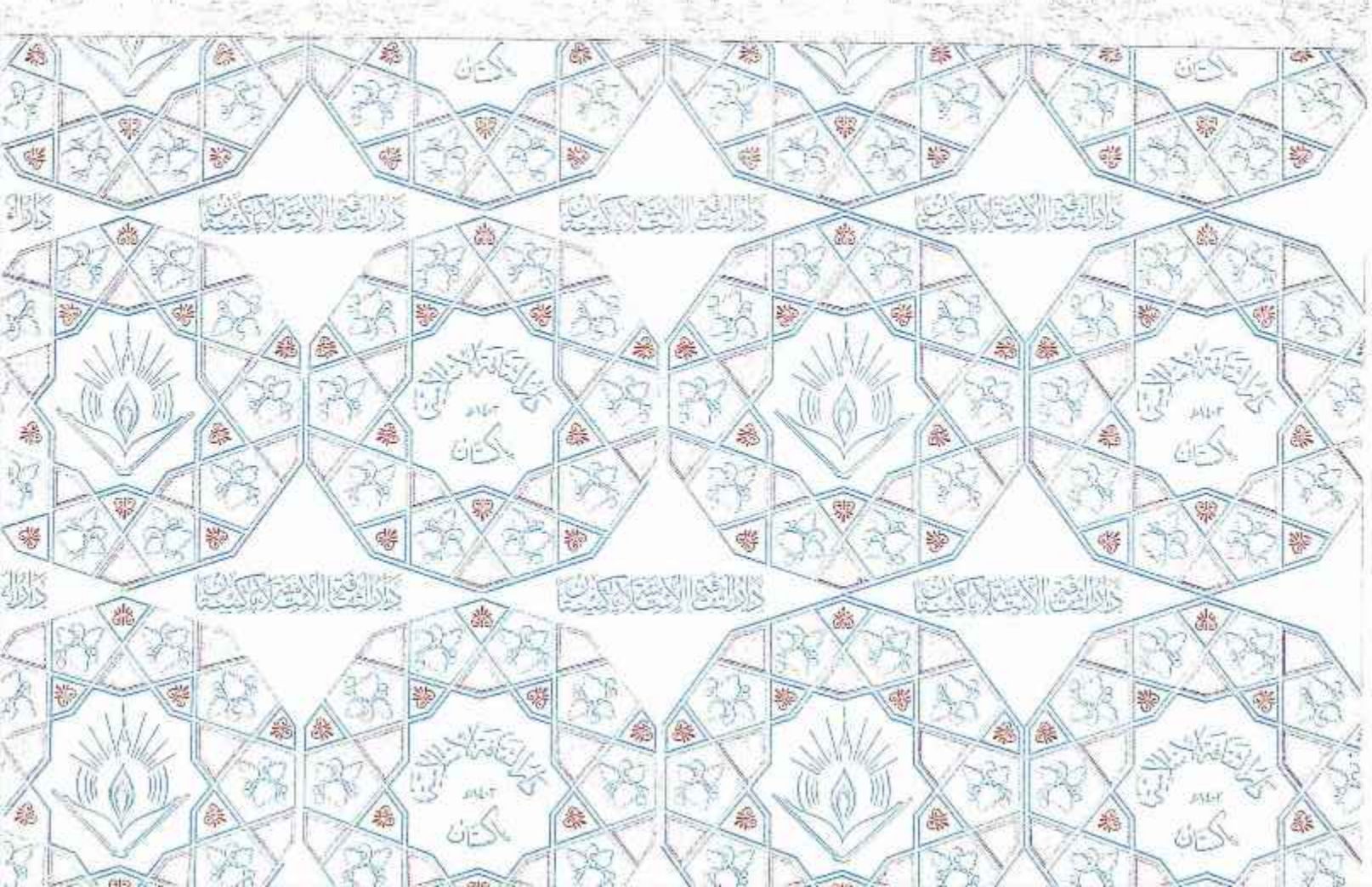

100

قرآنی معلومات

تالیف

مصطفیٰ اسرار

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران۔کراچی
شمارہ دیوی: ۲۹۷۰/۱۵
شمارہ ثبت: ۱۰۰۷۰۴
تاریخ ثبت: ۱۳۷۵/۷/۸/۱۴

دار الاشاعۃ الاسلامیۃ پاکستان
رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰
فون 2431577

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب.....قرآنی معلومات

تالیف.....مصطفیٰ اسرار

ناشر.....دار الثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

طبع اول.....دوم رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

تعداد.....۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید :

الحمد للہ الذی جعلنا من ا لمتمسکین بالقرآن العظیم و بنبیہ وصفیہ ونجیبہ وحبیبہ سیدنا و امامنا و امام الانبیاء والائمۃ المعصومین محمد و عترتہ الطاھرین صلواۃ اللہ وصلواۃ المصلین نَتبرا من اعدائھم و اعداء اللہ اجمعین من الآن الیٰ قیام یوم الدین.

ہر وہ مسلمان جو اسلامی فکر وشعور اور اسلام پر ایمان ویقین رکھتے ہیں اور خود کو دیندار و مذہبی سمجھتے ہیں، اپنی زندگی کی تاریخ میں قرآن سے تین قسم کی وابستگی رکھتے ہیں:۔

۱۔ علمی وابستگی

۲۔ تبرکاتی ومہجوری وابستگی

۳۔ عملی وابستگی

الف۔ علمی وابستگی

قرآن سے وابستگی اور ربط کے تینوں اقسام میں سے ایک قرآن سے علمی وابستگی، یعنی قرآن مجید کے کلمات کی شناخت، تفسیر، تأویل، ترکیب، تجوید اور دیگر بہت سارے علمی مفاہیم کو سمجھنے کی کوشش کرنا ہے۔

بلاشبہ قرآن کا علم کا سمندر ہونا بذات خود علمی تحقیقات کی ضرورت کو ایجاب کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تمام علمی تحقیقات اس طرح سے ہوں کہ جن سے نور اور روشنی کی جانب بڑھنے کا ایک راستہ فراہم ہو جائے، ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ یہ تحقیقات اعلیٰ وارفع ھدف تک پہنچے

کا وسیلہ بنیں نہ کہ یہ کہ خود ھدف بن جائے ۔اس شرط کے ساتھ اس علمی جدوجہد کو معاشرے میں قسط وعدالت کے قیام اور ظلمتوں کو ختم کرنے کا ایک وسیلہ سمجھا جائے ۔لیکن اگر شناخت برائے شناخت ہو، جیسے ہنر برائے ہنر یا معرفت برائے معرفت ہوتا ہے یا یہ کہ قرآنی علمی تحقیقات صرف علمی تحقیقات ہی کی حد تک ہو تو اس صورت میں یہ تمام کاوشیں دین اسلام کیلئے بے سود، غیر مفید، غیر مطلوب، خلافِ مقصد نزول اور خلاف رضائے خدا اور رسولؐ ہوں گی اور اس قسم کے یہ شناخت اور معارف کفر کے ہم پلہ ہونگے۔

بعض ایسے قرآن شناس اور قرآن پر علمی تحقیقات کرنے والے افراد گزرے ہیں جن کا اسلام سے کسی قسم کا کوئی ربطہ وتعلق نہیں تھا اور آج بھی بعض ایسے قرآن شناس موجود ہیں جو اسلام پر ایمان تو نہیں رکھتے لیکن قرآنی علمی تحقیقات میں شب وروز سرگرم عمل رہتے ہیں ان کی طرف سے قرآن کو اپنی روزمرہ زندگی کے کسی بھی مسئلہ میں چاہے جزئی حد تک ہی کیوں نہ ہو، اظہار نظر اور عمل دخل کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوتی ہے۔(مزید تفصیلات کیلئے پڑھیے کتاب "قرآن اور مستشرقین" تالیف سید علی شرف الدین)

اگر قرآن پر ایمان ویقین رکھنے والے اور قرآن کو کتاب ھدایت جاننے والے ،صرف قرآن کی علمی شناخت ومعرفت تک رک جائیں اور اسی کو نزول قرآن کا آخری اور سب سے اہم مقصد قرار دیں اور انہی کچھ چیزوں کو اپنی آخری اور سب سے اہم ذمہ داری سمجھیں، قرآن کی عملی تحقیق کے بجائے قرآن کی علمی شناخت کو مقام واہمیت دیں اور زندگی کے انفرادی ،اجتماعی، سیاسی، اخلاقی، اقتصادی اور عسکری امور کی حدود تک قرآن کو پیش ہونے میں مانع رہیں یا قرآن کا ان امور میں اظہار نظر اور عمل دخل کرنے کو ناجائز، نامعقول، ترقی کے خلاف اور خلاف مقصد نزول قرآن مجید سمجھیں تو اس صورت بلاشبہ قرآن عظیم، دینی مدرسوں، کتابوں اور کتب خانوں کی چاردیواری میں محصور ومحبوس ہوکر رہ جائے گا اور قرآن اپنے آسمانی زندہ وجاوید اور

پاک ومقدس اھداف سے جدا ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں استعماری قوتیں اور استثماری عناصر بغیر کسی خوف وہراس کے خوشی اور دلچسپی کے ساتھ نہ صرف قرآنی علمی تحقیقات کا تماشا کریں گے بلکہ فراخ دلی کے ساتھ اس قسم کے کاموں میں تعاون بھی کرنے لگیں گے۔

قرآن کا نزول صرف اس لئے نہیں ہوا کہ اس پر علمی تحقیقات کی جائے، بلکہ قرآن اس لئے نازل ہوا ہے کہ لوگ قسط وعدالت کو اپنی زندگی اور معاشرے میں قائم ونافذ کریں جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

''بتحقیق ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا ہے تا کہ لوگ عدل قائم کریں۔''لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ'' (الحدید:۵۷،آیت:۲۵)

قرآن اس لئے آیا ہے کہ لوگوں کو ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لائیں، جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے:

''یہ ایک ایسی کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا تا کہ آپ لوگوں کو ان کے رب کے اذن سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں''. كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ''(ابراھیم:۱۴،آیت:۱)

کیا معاشرے میں موجود، غیر عدالتی واستبدادی نظام، ظلم وستم، ھوئی پرستی، لوگوں کا مادی سوچ اور ان کی مادی ذہنیت اور ظالمین وکافرین کی طرف جھکاؤ ظلمات نہیں ہیں!!!؟

اسلام آیا تھا لوگوں کو نئی حیات وزندگی بخشنے جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے:''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی پکار پر لبیک کہو جب وہ تمہیں حیات آفرین باتوں کی طرف بلائیں: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ،،(الأنفال:۸،آیت:۲۴)

قرآن افلاطونی اکیڈمی قائم کرنے نہیں آیا ہے، اور نہ ہی قرآن ایسے محققین کی تربیت

وپرورش کرنے آیا ہے جو انفرادی واجتماعی ذمہ داریوں اور مسائل سے بے خبر ہوں، ان کی بے حسی کی انتہا یہ ہو کہ انہیں اس قسم کے مسائل سے کسی قسم کی دلچسپی نہ ہو، یہاں تک کہ وہ قرّاءِ سبعہ کی زندگی کے حالات اور قرأت قرآن کے لحن وتلفظ کے قواعد وضوابط سے متعلق تحقیق کرنے بیٹھ جائیں۔

قرآن نازل ہوا ہے تو اس لئے کہ جس مدینہ فاضلہ کا تصور فلاطون نے پیش کیا تھا اس سے کہیں ہزار درجہ بہتر وبرتر اور بے مثال وبے نظیر، حقیقی وعینی سلطنت کو وجود بخشے۔ قرآن ایک ایسی کتاب زندگی ہے کہ جس کی نظر میں مدینہ فاضلہ کے قیام کیلئے ایمان ویقین کے ساتھ ساتھ لوگوں میں ظلم وستم سے مقابلہ ومبارزہ کرنے کا جذبہ اور اُجتماعی ذمہ داریوں کو اٹھانے کا احساس ایک ناگزیر حقیقت کی حیثیت رکھتا ہے۔ (لِیَقُومَ النّاسُ بِالقِسط)

اگر قرآن تاریخ کو اہمیت دیتا ہے اور اسے بیان کرتا ہے تو اس لئے نہیں کہ لوگوں کے پاس کچھ خشک تاریخی معلومات جمع ہو جائیں بلکہ قرآن اگر دسویں بار داستانِ موسیٰ وفرعوں کی تکرار کرتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ ظالموں، طاغوتی طاقتوں اور فرعونِ زمان سے مقابلہ ومبارزہ کرنے کے اسلوب وطریقوں کو سیکھیں، اور ان کے لئے آئینِ فرعون وموسیٰ کی شناخت وتمیز ممکن ہو سکے اور وہ فرعونی زندگی کی بجائے قرآنی وموسوی زندگی گزاریں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ یہ اعتراف کرنا پڑھتا ہے کہ آج کے دور میں متدیّن ودیندار طبقہ جو خود کو سرتاپا دین وایمان سے پُر سمجھتے ہیں یا وہ نام نہاد دینی ومذہبی ادارے جو بزعمِ خود دین کی تعلیم دینے کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہیں یا ملک کی وہ یونیورسٹیاں کالجز اور دیگر تعلیمی ادارے جن میں مسلم طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں، قرآن واسلام شناسی کی کلاسیں لینے اور قرآن پر تحقیقات کرنے کی بجائے غیر اسلامی کتابوں اور مغربی مفکرین کے لکھے ہوئے لٹریچر ومقالات پر ریسرچ کرنے کو اپنی لئے زیادہ باعث فخر اور ترقی وپیشرفت ضامن سمجھتے ہیں۔ قرآن کی علمی تحقیقات کی جگہ مغربی ثقافت اور وہاں سے

درآمد شدہ زہریلی و مادی افکار و نظریات کے بارے میں بحث و گفتگو کرنے کو عین عبادت اور اسلام کی خدمت تصوّر کرتے ہیں۔

غم واندوہ اور دکھ درد اپنی انتہا کو اس وقت پہنچتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آج تک حوزات علمیہ اور دینی مدارس میں قرآن کو بنیادی و اصلی دینی دورس کے عنوان سے قبول نہیں کیا گیا ہے جس کے نتیجے میں حوزات علمیہ اور دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی آدھی عمر سے زیادہ کی زندگی مقدماتی علوم، صرف ونحو، فقہ، اصول، کلام اور فلسفہ کے پڑھنے میں گزر جاتی ہے اور ذی المقدمہ یعنی قرآن فہمی، قرآن شناسی اور قرآنی قانون کے نفاذ سے متعلق علوم کو پڑھنے اور سیکھنے کا موقع نہیں مل پاتا۔ ہم یہاں یہ امید کرتے ہیں کہ ہر مسلمان اپنے آپ کو روزِ قیامت قرآن کے سامنے جواب دہ سمجھتے ہوئے نظام قرآن، حاکمیتِ قرآن اور سایہ قرآن میں زندگی کرنے سے متعلق حسب توفیق اپنا کردار ادا کرنے میں آگے ہی بڑھتے چلے جائیں گے۔

(ب)۔ تبرکاتی مہجوری وابستگی

عصر پیغمبر اسلام کے بعد قرآن کو آہستہ، آہستہ میدان عمل سے دور کیا گیا۔ نظام سیاسی اور نظامِ انفرادی و اجتماعی کی حاکمیت قرآن کے ہاتھوں سے چھن گئی اور اس طرح مسلمانوں کی مصیبت وسوگواری کا دور شروع ہوا، تباہی و بربادی کا دامن وسیع ہوتا گیا، مسلمانوں کی سربلندی، عزت، عظمت وقدرت رفتہ رفتہ پستی، ذلت وخواری، اور ضعف وناتوانی میں بدلتی گئی دارالاماروں میں ناچ گانے والی فاحشہ عورتیں براجمان ہونے لگیں۔ جام سلطنت شراب وکباب اور ہوس پرستی سے پُر ہوتی گئی، اسلامی ثقافت ناچ گانوں میں نظر آنے لگی۔ تلواروں، نیزوں اور تیروں سے لیس برائے نام مسلمان فوج عملی و اجتماعی کردار سے دور ہوگئی یہاں تک کہ قرآن سے ایک ایسی وابستگی نے جنم پائی جو دشمنانِ اسلام و مسلمین کیلئے بے خطر اور بے ضرر سی تھی۔ یہ وابستگی جو اسلامی افواج میں حماسہ گیری، جوش وجذبہ اور قتال وجہاد کے تصوّر میں جان ڈالنے کے بجائے

انہیں مردہ کرتی ہے۔ ایسا ربط و تعلق جو کفر و شرک اور ظلم و ستم کے ایوانوں کو لرزہ بر اندام کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا، قرآن کی جوش آفرینی اور نور افشانی کو محبت و دوستی کے آڑ میں مٹا دیتی ہے۔ اس وابستگی نے نور بخشنے والے قرآن کے کردار کو صرف تبرک اور نذر و نیاز کی حد تک محدود کر دی۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن سے مہجوری اور تبرکاتی وابستگی کے مظاہر میں روز افزوں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس قسم کی وابستگی تمام تر ظالمین مستکبرین اور استعماری طاقتوں کی مصلحت اور ان کی بھلائی سے عبارت ہے، کیونکہ اس وابستگی کی وجہ سے قرآن ایک مثالی اجتماعی زندگی کو عملی شکل دینے میں ناکام رہتا ہے۔ اس قسم کی وابستگی کو ایک قسم کے ہولناک دھماکے سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جس کے زہریلی اثرات نے جغرافیائی حوالے سے پورے عالم اسلام کو اپنے لپیٹ میں لے لیا ہے۔ آج کے دور میں سیکولرزم کا نعرہ بھی یہی ہے کہ اس قرآن کو ایک مقدس و متبرک آسمانی کتاب قرار دے کر اسے صرف اور صرف آخرت کے مسائل سے مربوط کر کے آج کی دنیا کے سیاسی، اجتماعی اقتصادی، اخلاقی اور دیگر مسائل سے بالکل درکنار رکھا جائے۔ دشمنان دین چاہتے ہی یہی ہے کہ اسلام پر ایمان اور یقین کامل رکھنے والوں کا قرآن سے عملی ربط و تعلق ہی باقی نہ رہے، کیونکہ یہ ان کے لئے قابل برداشت نہیں ہے۔ دشمن کی اس سازش کے نتیجے میں قرآن صرف ایک متبرک کتاب بن کر رہ گئی ہے جسے مسلمان صبح و شام بوسہ اور پیار کرتے ہیں یا سفر پر جانے سے پہلے اس کے سائے تلے آجاتے ہیں۔ نشے میں دت گاڑی چلانے والا ڈرائیور بھی اس قرآن کو ایکسڈنٹ سے بچنے کے لئے بطور خود استعمال کرتا ہے۔ علاوہ ازیں دلھن کو حجلہ عروسی تک پہنچانے میں اسے جہیز میں دیا جاتا ہے۔

کیا قرآن کا یہ کہنا ''اے ایمان والو! اپنوں کے سوا دوسروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ'' ایک سیاسی حکم نہیں تھا۔ (آل عمران، آیت:۱۱۸)

آج اسلامی ملکوں کے حکمراں اغیار اور اجنبیوں کے ساتھ کس بنیاد پر اپنے راز و اسرار

آشکار کرتے پھرتے ہیں اور کیوں ان سے تعلقات اور روابط بڑھانا چاہتے ہیں؟ شاید اسی لئے کہ ہم نے قرآن کی تفسیر سیاسی کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔

قرآن سے اس قسم کی وابستگی کی ایک اور مثال آیت (وَاِن یَّکَادُو.....) کا چشم بد سے دوری کے لئے اُن گھروں کوٹھیوں اور شاپنگ سنٹروں میں لٹکایا جاتا ہے، جن کی بنیادیں مظلوم عوام کے خون پسینے سے رکھی گئی ہوتی ہیں۔ اسی طرح سورۃ یٰسین کو اس خونخوار ظالم انسان کیلئے بطور انجکشن پڑھ کر دم کیا جانا جو موت وعلالت کے بستر سے جالگا ہوتا ہے۔ سورہ رحمٰن کی جب کسی محفل میں تلاوت کی جاتی ہے تو اس سے اہل مجلس یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اب مجلس ترحیم ختم ہوگئی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ اب تو اسی تبرکاتی ومجہوراتی رابطے کو اور مضبوط کرنے کیلئے اسلام دشمن عناصر اور نادان دوستوں نے اس قرآن کو ایک سینٹی میٹر کے سائز میں چھاپنا شروع کیا ہے تاکہ اسے کوئی بھی نہ پڑھ سکے، یعنی اس کام سے ان کا مقصد اس بات کو سمجھانا ہے کہ یہ قرآن معاشرے میں ایک صالح اور منصفانہ نظام کے قیام کے لئے نہیں بلکہ صرف دکھاوے کیلئے آیا ہے، اسے صرف اسکرین پر رکھنے سے مطلب ہے شاید اسی لئے ۱۲۰ کلو وزنی قرآن تک لکھا گیا ہے اور نمائش کے لئے عجائب گھروں کی زینت بنادی جاتی ہے۔

قرآن سے صرف استخارہ لینے کی حد تک استفادہ کرنا یا مُردوں کے ایصال ثواب کیلئے پڑھنا خود اس پست وسطحی وابستگی کا ایک اور نمونہ ہے۔ اسطرح سے دشمن اور نادان دوست یہ بات سمجھانا چاہتے ہیں کہ قرآن کا یونیورسٹیوں، وزارتخانوں اور حکومتی اداروں میں کیا کام ہے، اس کا ٹھکانہ تو گھر، گلی، کوچہ وبازار اور قبرستان ہے۔ یہ وہ وابستگی ہے کہ جس کی شکایت رسول خدا قیامت کے روز درگاہِ خداوندی میں کچھ اس طرح سے کریں گے: ''یٰـرَبِّ اِنَّ قَومِ اتَّخَذُو ھٰذَاالقُرآنَ مَھجُورًا'' یعنی ''پروردگارا! میری قوم نے اس قرآن کو واقعی ترک کر دیا تھا۔''

یہ وہ رسول ہیں جس نے بے تحاشہ مصائب وتکالیف اٹھانے کے باوجود درگاہ

خداوندی میں کوئی گلہ شکوہ نہیں کیا لیکن اب خدا کی درگاہ میں قرآن کو مہجور کرنے کی شکایت کر رہے ہیں، کیونکہ اس قرآن سے اس قسم کی وابستگی درحقیقت اس کی عالمی رسالت و پیغام کو ہمیشہ کیلئے دفن کرنا ہے۔ جہاں دور جاہلیت کے لوگوں نے پیغمبر اسلام کے دندان مبارک کو شہید کیا تو وہاں قرآن سے اس قسم کے سلوک اور وابستگی کے ذریعہ آج ہم پیغمبرؐ کے پیغام رسالت اور ان کے اہداف کو دوستی کی آڑ میں شہید کر رہے ہیں۔ جب پیغمبر اسلام کا دندان مبارک شہید ہوا تو آپؐ نے کوئی شکایت نہیں کی لیکن جب ان کے پیام کو مجروح اور شہید ہوتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے خدا کی بارگاہ میں فریاد کی۔ یہ وہی مہجوری وابستگی ہے جس نے آج انہی مسلمانوں کو جو صدر اسلام کے فاتح تھے، استعماری و استکباری طاقتوں کے خونی پنجوں میں گرفتار کر لی ہے۔

(ج)۔ عملی وابستگی

قرآن سے سب سے بلند وارفع اور عظمت واہمیت کا حامل وابستگی خود قرآن کی نظر میں یہی عملی ربط و وابستگی ہے۔ یہاں اس عملی ربط و تعلق سے مراد یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کے ہر قدم پر قرآن کو اپنا حاکم، سرپرست اور آقا قرار دے اور انسان کی سیاسی، اقتصادی اور دیگر مسائل کے حل و فصل قرآن کی ہدایات کی روشنی میں ہو۔ صرف یہی ایک وابستگی ہے جو مسلمانوں کو ہر حال میں، ہر زمانے میں، ہر مکان میں، عزت، شوکت، عظمت سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ اور یہی وہ رابطہ ہے کہ جس سے آج بھی ان کی کھوئی ہوئی عظمت بزرگی واپس آ سکتی ہے حضرت علیؑ فرماتے ہیں: جس نے قرآن پر عمل کرنے میں سبقت کی گویا وہی آگے بڑھا۔

امیر المومنینؑ جب ضربت کے بعد اپنی بابرکت زندگی کے آخری لحظات گزار رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''اللّٰہ اللّٰہ فی القرآن لایسبقکم بالعمل بہ غیرکم.؛ دیکھو قرآن کے بارے میں اللہ سے ڈرو کہیں اس پر عمل کرنے میں دوسرے تم سے سبقت نہ لے جائے۔''

اس کلام میں امیر المومنینؑ نے قرآن پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

قرآن سے عملی وابستگی کی حقیقی تصویر صدر اسلام میں پیغمبر اسلام کے حقیقی اصحاب و یاران کی زندگی میں اور واضح و آشکار طور پر نظر آتی ہے۔ صدر اسلام کے مسلمان یہ نہیں چاہتے تھے کہ قرآن سے صرف استخارہ نکالیں یا قرآن کے نیچے سے گزر کر سفر پر روانہ ہوں یا حروف قرآن سے چومنے اور چشم بد دور کرنے کا کام لے لیں، بلکہ قرآن صدر اسلام کے حقیقی مسلمانوں کی زندگی کے تمام کردار و رفتار پر حاکم تھا۔ وہ اپنی زندگی میں قرآن کریم کو حاظر و ناظر جانتے تھے۔ یہاں اس سلسلے میں چند مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں:

☆ قرآن باحیا مرد و عورت کی آنکھوں پر حاکم تھا:۔

''آپ مومن مردوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو بچا کر رکھیں۔ اور مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھیں اور اپنی زیبائش (کی جگہوں کو) ظاہر نہ کریں'' (سورۃ نور، آیات: ۳۰۔۳۱)

☆ قرآن ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر حاکم تھا:۔

''اور اس کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں ہے کیونکہ کان اور آنکھ اور دل یقیناً ان سب سے باز پرس ہوگی'' (سورۃ اسراء، آیت: ۳۶)

☆ ان کے خاضعانہ چلنے کے انداز پر قرآن حاضر تھا:۔

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین میں (فروتنی سے) دبے پاؤں چلتے ہیں۔''

(سورۃ فرقان، آیت: ۶۳)

☆ ان کے کے فکر و تدبر پر قرآن حاکم تھا:۔

''جو اٹھتے، بیٹھتے اور اپنی کروٹوں پر پلٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں۔'' (سورۃ آل عمران، آیت: ۱۹۱)

☆ خواتین کے سروں کے بال اور ان کے چلنے کے انداز اور بات کرنے کے لب ولہجے سے احکامِ قرآن کی بو آتی تھی:۔

''اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھے۔'' (سورۃ نور، آیت:۳۱)

''اور مومن عورتوں کو چاہیے کہ اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جس سے ان کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے۔'' (سورۃ نور آیت:۳۱)

''اگر تم تقویٰ رکھتی ہو تو نرم لہجے میں باتیں نہ کرنا'' (سورۃ احزاب، آیت:۳۲)

☆ کھانے پینے میں اسراف سے گریز کرنے اور خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں نور قرآن روشن نظر آتا ہے:۔

''کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو۔'' (سورۃ اعراف، آیت:۳۱)

''اپنے رب کے رزق سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔'' (سورۃ سبا، آیت:۱۵)

☆ آداب ملاقات اور بہترین انداز میں سلام کا جواب دینے میں قرآن کی تعمیل ہو رہی ہے:۔

''اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا انہی الفاظ سے جواب دو۔''

(سورۃ نساء، آیت:۸۶)

☆ خرید و فروخت کے طریقوں پر حکم قرآن نافذ نظر آتا ہے:۔

''اور تم ناپتے وقت پیمانے کو پورا کر کے دو اور جب تول کر دو تو ترازو سیدھی رکھو۔''

(سورۃ اسراء، آیت:۳۵)

''اور انصاف کے ساتھ وزن کو درست رکھو اور تول میں کمی نہ کرو۔'' (سورۃ الرحمٰن، آیت:۹)

☆ قرآن نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیتا ہے:۔

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور (اللہ کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو''

(سورۃ بقرۃ، آیت:۴۳)

☆ راتوں کو تلاوت قرآن کرنے سر بسجود رہنے اور وقتِ سحر استغفار کرنے میں آئین قرآن کا نفاذ نظر آتا ہے۔

''رات کے وقت آیات خدا کی تلاوت کرتے ہیں اور سر بسجود ہوتے ہیں''

(سورۃ آل عمران، آیت:۱۱۳)

''اور سحر کے اوقات میں استغفار کرتے تھے'' (سورۃ الذاریات، آیت:۱۸)

☆ خدا اور اسلام کے دشمنوں سے ٹھوس شدت کے ساتھ پیش آتے تھے:۔

''اور چاہئے کہ وہ تمہارے اندر ٹھوس شدت کا احساس کرے۔'' (سورہ توبہ، آیت:۱۲۳)

☆ اپنی ضرورت کی غذائیں غریبوں میں تقسیم کر کے خود فاقہ کرتے تھے:۔

''اور اپنی خواہش کے باوجود مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں۔''

(سورۃ انسان، آیت:۸)

☆ بیہودہ باتوں سے گریز کرنے میں قرآن کی پیروی کرتے تھے:۔

''اور جب بیہودہ باتوں سے ان کا گزر ہوتا ہے تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔''

(سورۃ الفرقان، آیت:۷۲)

''اور جب وہ بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں'' (سورۃ القصص، آیت:۵۵)

☆ آیات قرآنی کی تلاوت کرتے وقت روتے ہوئے سر بسجود ہو کر عظمت قرآن کی تعظیم کرتے تھے:۔

''اور جب ان پر آیاتِ رحمٰن کی تلاوت کی جاتی تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے۔''

(سورۃ مریم، آیت:۵۸)

☆ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حکم قرآن سے کرتے تھے:

''اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے بہی خواہ ہیں۔ وہ نیک کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔'' (توبہ ۷۱)

☆ انکی نظر میں دوستی اور دشمنی کا معیار قرآن تھا:

''اے ایمان والوں! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ یہ لوگ آپس میں دوست ضرور ہیں اور تم میں سے جو انھیں دوست بناتا ہے وہ یقیناً اُن میں سے ہے۔ بیشک اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔'' (مائدا ۵۱)

☆ اپنا سرپرست اور کارساز صرف خدا کو جانتے تھے:

''اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے۔ اور کفر اختیار کرنے والوں کے سرپرست طاغوت ہیں جو انھیں روشنی سے تاریکی کی طرف لے جاتے ہیں یہی جہنم والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (بقرہ ۲۵۷)

☆ عہد و پیمان کے پابند اور قیامت سے خوف زدہ تھے:

''جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جسکی برائی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی۔'' (انسان ۷)

''ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا خوف ہے جو شدید مصیبت (کی وجہ) سے بہ منظر ہوگا'' (انسان ۱۰)

☆ کفار پر فتحیاب ہونے کے دعا گو رہتے تھے:

پروردگارا! ہمیں صبر سے بریز فرما، ہمیں ثابت قدم رکھ اور قوم کفار پر ہمیں فتحیاب کر۔ (نور ۳۷)

☆ کسی قسم کی تجارت انھے یاد خدا سے نہیں غافل نہیں کرتی:

ایسے لوگ جنھیں تجارت اور خرید وفروخت ، ذکر خدا اور قیام عاذ اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے خوف کھاتے ہیں جس میں قلب ونظر منقلب ہو جاتے ہیں۔ (نور ۳۷)

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے اصحاب وانصارؓ کی سب چیزوں پر رنگ قرآن نظر آتا تھا۔ ان کی ہر حرکت وکردار سے روح قرآن کی خوشبو آتی تھی، انہی اوصاف وخصوصیات کی بنیاد پر انھوں نے مختصری مدت میں نہ صرف تاریخی وجغرافیائی سرحدوں کو فتح کیا بلکہ لوگوں کے اذہان ودلوں تک کو موہ لیا۔

آج بھی اگر ہم چاہے تو دشمن کے ایجاد کردہ تاریک فتنوں اور خوفناک ظلمتوں کی فضا سے نکل باہر ہو سکتے ہیں:

"اِذا التَبَست عَلَیکُم الفِتَن کَقِطَعِ اللَّیلِ المُظلِمِ فَعَلَیکُم بالقُرآن؛ جب فتنے رات کی تاریکی کی طرح تم پر ہجوم لے آئیں تو تمھیں چاہیئے کہ قرآن کی طرف رجوع کریں (دامن قرآن میں پناہ لو)۔" (کافی، ج ۲، ص ۲۳۸)

☆ خدا کی نگاہ میں قرآن سے تین قسم کی وابستگی غلط، بے ہودہ اور بے قیمت ہے:

۱۔ تمسخر اور مذاق اڑنے والی وابستگی: "وَلاتَتَّخِذُوا آیاتِ اللهِ هُزُواً :اور تم آیات الٰہی کا مذاق نہ اڑاؤ۔" (سورہ بقرہ، آیت:۲۳۱)

۲۔ قرآن کی آیات وفرامین کے سامنے اندھے اور بہرے بننا "وَالَّذینَ اِذا ذُکِّرُوا بِآیاتِ رَبِّهِم لَم یَخِرُّوا عَلَیها صُمّاً وَعُمیاناً ؛ اور وہ لوگ جنہیں ان کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے نہیں بن جاتے۔" (سورہ فرقان، آیت:۷۳)

۳۔ قرآن کو مہجور کرنا اور اسے عملی زندگی کے سے دور رکھنا: "یارَبِّ اِنَّ قَومی اتَّخَذوا هَذا القُرآنَ مَهجوراً ؛ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو واقعی ترک کر دیا تھا۔

(سورہ فرقان، آیت:۳۱)

قرآن صرف اطاعت، پیروی، اور عملی وابستگی وتعلق کے حق میں ہے اور اسی چیز کو اپنے نزول کا سب سے اہم ترین، اعلیٰ ترین اور اوّلین وآخرین مقصد وھدف سمجھتا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ''وَھٰذا کتابٌ أنزلناہ مُبارک فَاتَّبِعُوہُ وَاتَّقُوا لَعَلَّکُم تُرحَمُون: اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جو ہم نے نازل کی ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو شاید تم پر رحم کیا جائے۔ (سورہ انعام، آیت:۱۵۶)

خداوند متعال سے دعا ہے کہ ہمیں ہر قدم پر قرآن مجید کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے اور حاکم قرار دینے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آخر میں اس کتاب کا اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے پر جناب سید محمد باقر موسوی (مترجم)، برادر فدا علی شگری، محمد یوسف شگری، سید محمد سعید موسوی اور سید محمد ہاشم موسوی (تصحیح، ترتیب وتزیین) اور سید احمد موسوی (کمپوزنگ) کی قدر دانی کی جاتی ہے اور خداوند متعال سے دعا ہے کہ ان کی اس سلسلے میں کی گئی کوششوں اور زحمتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔

آمین!

عرضِ مؤلف

بنام خدا

اِنَّ هٰذَاالقُرآنَ یَهدِی لِلَّتِی هِیَ اَقوَمُ وَیُبَشِّرُالمُومنین َالَّذِین َیَعمُونَ الصَّلِحَاتِ اَنَّ لَهُم اَجراً کَبِیراً

,,یہ قرآن یقیناً اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے اوران مؤمنین کو جونیک اعمال بجالاتے ہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا اجر ہے۔،، (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر۹)

قرآن سب سے مستحکم راستے کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے،قرآن وہ گرانبہا کتاب ہے جس میں کسی قسم کی گمراہی اور باطل کیلئے گنجائش نہیں ہے۔ یہ خدا کی طرف سے پیغمبر اکرمؐ پر نازل شدہ کتاب ہے۔آپؐ قرآن کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔آپؐ قرآن کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی میں قرآن کو حاکم وفرمانروا قرار دینے کی بھی بھرپور کوشش فرماتے تھے۔آنحضرتؐ چاہتے تھے کہ یہ کلام لوگوں کے دلوں کو روشنی سے منور کرے اوراُن کے دلوں کو اغیار سے دور رکھیں تا کہ اس طرح اُن کے دل الٰہی تجلّی گاہ بن جائیں۔آپؐ فرماتے تھے: جو دل قرآن کیلئے ظرف بنے گا وہ خدا کی عذاب سے محفوظ رہے گا۔اسی طرح جب فتنے رات کی تاریکیوں کی مانند تم پر ہجوم لائے تو تمہیں قرآن کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔

باوجودیکہ پیغمبرؐ خود قرآن کی تعلیم دیتے تھے پھر بھی آپ چاہتے تھے کہ دوسرے آپؐ کے سامنے تلاوت کریں اور آپؐ خود سنیں۔ابن مسعود یا حسب نقل دیگر عبیدہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا کہ میرے لیئے قرآن کی تلاوت کرے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے میں کیسے آپ کیلئے قرآن پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ قرآن کو سنوں۔

لہٰذا سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی گئی جب میں فَکَیفَ اِذَا جِئنَا مِن کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیدٍ وَجِئنَا بِکَ عَلیٰ ھٰؤلَاءِ شَھِیداً والی آیت تک پہنچا تو میں نے سر اُٹھا کے دیکھا تو پیغمبرؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

پیغمبرؐ ان لوگوں کی بہت زیادہ عزت احترام کرتے تھے جو قرآن کی حفظ و قرأت میں آگے ہوں۔ ایک دن آپؐ نے کچھ تعداد صحابہ کو سفر پہ روانہ کیا۔ اُن سے پوچھا گیا کہ تم لوگ کہاں تک قرآن پڑھتے ہو ان میں سے سب سے زیادہ جو کم عمر جوان تھا وہ بولا میں فلاں فلاں سورہ اور سورۃ بقرہ پڑھتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا یہ جواں تم سب کا امیر ہوگا تم سب اس کی سرپرستی میں چلیں گے۔ دوسرے لوگوں نے کہا کہ یہ تو کم سن لڑکا ہے، فرمایا: اسلیئے کہ اس جوان کو سورہ بقرہ یاد ہے۔

آنحضرتؐ نے دو چیزوں کے بارے میں بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے ایک قرآن اور دوسرا ان کی اہلبیت جو مفسرین قرآن اور قرآن سے آشنا و آگاہ تھے۔

میں یہاں خدا کی ذات سے خاضعانہ سوال کرتا ہوں کہ ہمیں پیغمبر اسلامؐ اور ائمہ طاہرین کی تأسی کرنے اور قرآن مقدس کی شناخت اور اس کے دستورات پر عمل کرنے سے متعلق مدد اور ہدایت فرما۔

یہاں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مؤسسہ فرہنگی و ہنری فلق کی قدردانی کروں اور خصوصاً آقائی مجید محسنی جنہوں نے اس کتاب کو چھاپنے سے متعلق اقدام کیا، شکریہ ادا کروں۔

مصطفیٰ اسرار

کارشناسی الھیات، فقہ و مبانی حقوق اسلامی

تہران

۳۱ فروردین ۱۳۷۲

فصل اوّل

تاریخِ بعثت پیغمبر اسلامؐ

حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰؐ کی تاریخ بعثت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت بروز دوشنبہ ۱۷ رمضان یا ۲۷ رجب (۱۲ سال قبل از ہجرت مدینہ) بمطابق ۱۴ اگست یا یکم فروری سنہ ۶۱۰ میلادی یعنی قمری سال کے چالیس سال چھ ماہ آٹھ دن اور شمسی سال کے ۳۹ سال، تین ماہ آٹھ دن کی عمر میں مقام نبوت پر فائز ہوئے۔ (تاریخ قرآن کریم ص ۳۰، ۳۴)

مراحل نزول قرآن

قرآن کریم اپنے نزول کے تین مراحل طے کرنے کے بعد موجودہ صورت میں عامۃ الناس کے ہاتھ آیا۔ وہ تین مراحل یہ ہیں:۔

۱۔ نزول بہ لوح محفوظ (لوح محفوظ ظرف قرآن ہے)۔

۲۔ بیت العزۃ آسمان دنیا میں نزول۔

۳۔ نزول تدریجی قرآن (بتوسط جبرائیل)۔ (تاریخ قرآن کریم ص ۴۶)

وحی کے لغوی معنی

وحی دراصل لغت میں بہت تیزی کے ساتھ اشارہ کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سرعت وتیزی کے حوالے سے کہا جاتا ہے (اَمرٌ وَحی) یعنی تسریع اور تیز کام۔ (قاموس قرآن ص ۱۸۹)

کلمہ وحی قرآن کریم میں مختلف معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسے:۔

۱۔ انسان پر فطری طور پر الہام کرنے کو وحی کہا گیا ہے جیسے خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کی ماں پر الہام فرمایا۔

۲۔ حیوانوں پر الہام کو وحی کہا گیا ہے جیسے: خداوند متعال کا شہد کی مکھی پر چھتہ بنانے کیلئے الہام کرنا۔

۳۔سریع،یعنی مرموز اشارہ: جیسے خداوند متعال نے حضرت زکریاؑ کے بارے میں اشارہ فرمایا۔
۴۔فرشتوں کیلئے کسی کام سے متعلق کوئی الہام کرنا تا کہ وہ اسے فوراً انجام دیں۔
۵۔خداوند متعال کا انبیاءؑ کے ساتھ گفتگو کرنا۔

اقسام نزول وحی

۱۔خداوند کا کسی معنٰی ومقصود کو پیغمبر اسلامؐ کے قلب مبارک پر بغیر کسی واسط کے القاء والہام کرنا۔
۲۔پس پردہ کسی پیغمبر سے گفتگو کرنا چنانچہ خداوند متعال نے درخت کے پشت سے حضرت موسیٰؑ سے گفتگو فرمائی اور حضرت موسیٰؑ نے بھی آپ کی ندا سنی۔
۳۔کسی امر الٰہی کا فرشتہ وحی پر القاء کرنا تا کہ وہ وحی الٰہی کو خدا کی جانب سے اُنبیاءؑ تک پہنچائے۔

(تاریخ قرآن کریم ص ۳۱)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ وحی کی یہ تین قسمیں قرآن کریم کی سورۂ شوریٰ آیہ ۵۱: میں بیان ہوئی ہیں

کیفیت نزول وحی بزبان پیغمبرؐ

فریقین کی روایات میں ہے کہ حارث بن ہشام نے پیغمبر اسلامؐ سے پوچھا کہ وحی آپ پر کس طرح نازل ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کبھی آواز کی صورت میں جیسے گھنٹی کی آواز میرے کان تک پہنچتی ہے، اس قسم کی وحی ، مجھ پر بہت تکلیف دہ اور گراں گزرتی تھی ، پھر جب یہ آوازیں قطع ہو جاتیں تو میں جو کچھ جبرائیل فرماتے سنتا تھا اور کبھی جبرائیل کسی شخص کی شکل میں ظاہر ہو کر مجھ سے گفتگو کرتا تھا اور میں اس کی باتوں کو حفظ وضبط کرتا تھا۔

(تاریخ قرآن کریم، ص ۳۳)

قرآن کریم کی اولین آیات کے نزول کی کیفیت کے بارے میں آنحضرت فرماتے

تھے: ''میں غار حرا میں خواب میں تھا کہ جبرئیل وارد ہوئے اور ایک دیبا (ایک باریک منقش ریشمی کپڑا) جس پر کچھ لکھا ہوا تھا' لائے اور مجھ سے پڑھنے کی درخواست کی' میں نے کہا کہ میں پڑھ نہیں سکتا' جبرائیل نے مجھے دبا کے چھوڑا اور فرمایا پڑھو.....!! یہاں تک کہ تین بار اس عمل کی تکرار ہوئی اور آخری بار پھر مجھ سے فرمایا پڑھو.....! میں نے کہا کیا پڑھوں' جبرائیل نے فرمایا:

﴿اِقرَء باسمِ رَبِّکَ الذی خَلَق ، خَلَقَ الانسان من عَلَق اقراء وَرَبُّکَ الأکرَم اَلَّذِی عَلَّمَ بِالقَلَم ،عَلَّمَ الأِنسان مَالَم یَعلَم﴾

''(اے رسول) پڑھیے! اپنے پروردگار کے نام سے جس نے خلق کیا۔ اس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیے! اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے تعلیم دی۔ اس نے انسان کو وہ علم سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا'' (سورہ علق آیت: ۱تا۵)

پھر جبرائیل مجھ سے جدا ہوئے اور میں بیدار ہوا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے دل پر کوئی کتاب لکھ دی گئی ہے؛ میں غار حرا سے باہر نکل آیا اور جب پہاڑ سے اترنے لگا تو آدھے راستے میں میرے کانوں تک ایک آواز آئی ''اے محمدؐ تو رسول خدا ہے اور میں جبرائیل ہوں' میں آگے بڑھتا گیا ہر قدم پر مجھ پر خوف و ہراس طاری تھا یہاں تک کہ میں گھر پہنچا۔ (تاریخ قرآن کریم ص ۳۴)

حیات پیغمبر اسلامؐ میں قرآن کریم کی جمعبندی

پیغمبر اسلامؐ نے نصوص قرآن کی صیانت کی خاطر اپنی اور اپنے عوام کے قدرت حافظہ سے کام لینے کے علاوہ آپ نے حکم دیا کہ قرآن کریم کو لکھیں اور جو افراد کتابت و نگارش قرآن میں شامل ہیں انھیں (کُتّاب وحی) کہا جائے' ان کی تعداد پیغمبر اسلامؐ کے زمانہ میں ۴۳ یا ۴۰ کے قریب تھی۔ (پژوھشی، تاریخ قرآن کریم، ص ۲۰۳)

یہاں اس بات کا ذکر لازمی ہے کہ علی ابن ابیطالب نے زید بن ثابت، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب جیسے صحابہ کرام دوسروں کی نسبت زیادہ پیغمبر اسلامؐ کے

حضور میں حاضر رہتے تھے اور حضرت علیؑ ان کے ناظر و سرپرست تھے۔

کُتّاب وحی یا جمع کنندگان قرآن

وہ افراد جنھوں نے رسول اکرم کی حیات میں قرآن کو جمع فرمایا' درج ذیل ہیں:۔

۱۔علی بن ابیطالبؑ ۲۔معاذ بن جبل ۔۳۔زید بن ثابت ۴۔اُبی بن کعب ، (ابوزید ثابت بن زید بن نعمان)

قرآن کریم کو جمع کرنے والی پہلی ہستی

رسول خداؐ کی رحلت کے بعد جمع وتدوین قرآن اور ترتیب سور کیلئے سب سے زیادہ کس نے اقدام کیا؟ یہ ایک سوال ہے جس پر محققین اَختلاف نظر کا شکار ہیں' لیکن جو کچھ شیعہ، سنی علماء نے اظہار نظر فرمایا ہے اس سے یقین کی حد تک یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امیر المومنینؑ نے پیغمبر اکرمؐ کی وصیت وسفارش کی بنا پر آنحضرت کی رحلت کے بعد اس عظیم واہم کام کیلئے سب سے پہلے قیام فرمایا۔

جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں: ابن سیرین سے منقول ہے کہ، جب رسول خداؐ نے رحلت فرمائی تو آپؑ (حضرت علیؑ) نے فرمایا: ''جب تک قرآن کریم کی جمع وتدوین کا کام نہ کروں میں سوائے نماز جمعہ کے اپنی عبا کو دوشت پر نہیں رکھوں گا شاید اسی لیے میں اس کام میں کامیاب رہا ہوں۔''

جلال الدین سیوطی اس روایت کو نقل کرنے کے بعد مزید لکھتے ہیں کہ جب عوام الناس نے ابا بکر کی بیعت کی تو علیؑ اپنے گھر بیٹھ گئے ، ابو بکر سے کہا گیا کہ علیؑ تمہاری بیعت نہیں کرنا چاہتا ہے تو ابی بکر نے کسی شخص کو علیؑ کے پاس کہلوا بھیجا کہ کیا آپ کو میری بیعت کرنے میں کوئی کراہت ہے، تو آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ قرآن کریم میں کئی چیزوں کا اضافہ

کیا جارہا ہے لہٰذا میں نے عہد کیا کہ سوائے نماز جمعہ کے اُس وقت تک اپنی عبا نہیں پہنوں گا جب تک قرآن کریم کو جمع نہ کروں۔ ابی بکر نے کہا آپ نے ایک شایستہ سا کام انجام دیا ہے۔
بعض محدثین و محققین کی نظر میں مصحف علی بعنوان میراث امامت 'امام حسن مجتبیٰؑ کو ملی اور بتدریج ایک امام کے بعد دوسرے امام کے سپرد ہوتی گئی یہاں تک کہ بارہویں امام کے پاس آ گئی اب امام اپنے ظہور کے بعد ہی یہ کتاب لوگوں کو دیں گے۔ (تاریخ قرآن کریم ص ۳۸۱۔۳۸۶۔۳۸۰)

دور خلفاء میں جمعبندی قرآن

رحلت پیغمبر اسلامؐ کے بعد جنگ یمامہ جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ (شرق حجاز کے نواح میں) ہوئی تھی کثیر تعداد میں قاریان و حافظان قرآن شہید ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے زید بن ثابت سے قرآن کی جمع آوری سے متعلق سفارش کی۔ دور حضرت عثمانؓ میں اکثر قاری اپنے حافظہ پر بھروسہ کیا کرتے تھے اور جب نئے شہروں کو فتح کرتے تھے تو وہاں کے مسلمان عربی زبان سے ناآشنائی کی وجہ سے قرأت میں لفظی غلطیاں کرتے تھے' کیوں کہ اصل قرآن بغیر اعراف کے خط کوفی میں لکھا گیا تھا جس کی وجہ سے سب کیلئے قرأت قرآن میسر آسان نہیں رہی تھی لہٰذا ۳۰ ہجری کو حضرت عثمان کے حکم پر قریش و انصار سے ۱۲ افراد پر مشتمل ایک شوریٰ تشکیل دی گئی جس کی نظارت و سرپرستی زید بن ثابت کر رہے تھے۔ انھوں نے قرآن مجید کے دیگر شہروں میں موجود مختلف نسخوں کو اس قرآن سے تطبیق دیا جسے حضرت عثمان نے زوجہ رسول حفصہ سے لیا تھا۔ اس طرح پھر ایک بار کمال دقت و تحقیق کے ساتھ قرآن کو خط کوفی میں لکھا گیا۔ ساتھ ہی حضرت عثمان نے مسلمانوں سے ایک ہی قسم کی قرأت قرآن کرنے کی تاکید کی اور آج جو قرآن مسلمانوں کے پاس موجود ہے اسی حضرت عثمانؓ کے نسخہ سے لیا گیا تھا اور اس قرآن کا ایک نسخہ پاریس کے قومی کتاب خانہ میں موجود ہے۔ اس طرح ہم قرآن کی جمع آوری کو تین ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

۱۔زمان پیغمبر اکرمؐ

۲۔زمان حضرت ابوبکرؓ

۴۔زمان حضرت عثمانؓ

حفظ قرآن اور حفاظ کرام

پیغمبر اسلامؐ حفظ آیات قرآن کریم پر بہت زیادہ زور دیتے تھے اور اس طرف ترغیب فرماتے تھے، نیز آنحضرت کی خواہش ہوتی تھی کہ جو کچھ حفظ کیا ہے اسے آنحضرت کے حضور میں پڑھ لیا جائے' حفاظ اور قراء بھی پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں قرائت کرتے تھے اور آنحضرت پوری توجہ کے ساتھ اسے سنتے تھے اور پھر اس کی تقریر یا تصحیح فرماتے تھے۔

حُفاظ کی تعداد بہت زیادہ تھی از روئے تحقیق کم سے کم (۱۴۰) افراد (حافظ قرآن) رسول خداؐ کے دور میں تھے' ان میں سے سب سے زیادہ مشہور و معروف درج ذیل صحابہء کرام تھے۔

۱۔علی بن ابیطالبؑ ۲۔ابوالدرداء

۳۔ابیّ بن کعب ۴۔زید بن ثابت

۵۔عبداللہ بن مسعود ابوموسیٰ اشعری۔ (پژوھشی پیراموں آخرین کتاب الٰہی جلد ۱ ص ۳۷)

کتابت قرآن کے ابتدائی وسائل و ذرائع

۱۔اَقتاب: قدیم دور میں اونٹوں پر سواری کیلئے جو کجاوے بنتے تھے وہ صاف و شفاف لکڑی کے بنے ہوتے تھے لہٰذا یہ تختیاں کبھی آیات قرآنی کی تحریر و ضبط کیلئے بھی استعمال ہوتی تھیں ان تختیوں کو اقتاب کہا جاتا تھا۔

۲۔اَکتاف: جمع، کتف شانے کی ہڈی کو کہا جاتا ہے۔اُس زمانے میں ان ہڈیوں کی

خاص طریقے سے حفاظت کی جاتی تھی تا کہ خشک ہونے کے بعد یہ لکھنے کے قابل ہو جائیں۔

۳۔ حریر: کپڑے کی ایک قسم ہے جو معیاری اور مضبوط ہونے کی وجہ سے قرآنی آیات کی ضبط و تحریر کیلئے استعمال ہوتا تھا۔

۴۔ رق: وہ پتا یا صاف و شفاف کھال جس پر قرآنی آیات کی کتابت ہوتی تھی۔

۵۔ بجل: اس کلمہ کے معنی عہد نامہ یا کتابہ کے ہے، جس پر قاضی حضرات اپنے دعاوئی اور احکام شرعیہ کا متن تحریر کیا کرتے تھے۔

۶۔ صحف: یہ بھی ایک قسم کا نازک پتہ ہے جسے لکھنے اور کتابت کیلئے مفید سمجھا جاتا تھا۔

۷۔ عَسَب: اس کے لغوی معنیٰ کھجور کے درخت کی لکڑی کے ہیں جس کے پتے کشادہ اور آیات قرآنی و دیگر مطالب کے لکھنے کیلئے مناسب ہوتے تھے۔

۸۔ قرطاس: اس کے معنیٰ کاغذ کے ہے اس دور میں بھی کاغذ کے اوراق ہوتے تھے جو آیات قرآنی کے لکھنے میں استعمال ہوتے تھے۔

۹۔ قلم: یہ کلمہ قرآن مجید کی چار آیتوں میں آیا ہے جو کہ تعلیم و آموزش علوم اور تخلیق کائنات کے اسرار سے آشنائی کا اہم ذریعہ رہا ہے، اس اہمیت کے پیش نظر خداوند متعال نے قلم کی قسم کھائی ہے اور قرآن کا ایک سورہ قلم کے نام سے موسوم ہے۔

۱۰۔ مداد: لغت میں اس کے معنی لکھنے اور کتابت کے ایک وسیلہ کے ہیں۔ اور یہ کلمہ قرآن میں سیاہی و دوات کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ (سورہ انعام آیہ:۹۱)

کیفیت رسم الخط و کتابت قرآن

کسی بھی زبان کے نوع تحریر کو رسم الخط کہا جاتا ہے۔ قران مجید کا رسم الخط عربی زبان کے قواعد کے مطابق ہے۔ صدر اسلام میں آیات قرآنی کو خط کوفی میں تحریر کیا جاتا تھا اور ۳۱۰ ہجری میں ابوعلی محمد بن علی بن حسین مقلہ اثنی عشری (متوفی ۳۲۸) نے خط نسخ ایجاد کیا جسے لکھنے میں

آسانی اور خوبصورتی کی وجہ سے پذیرائی ملی اور اس نے خط کوفی کی جگہ لے لی۔

(سر البیان فی علم القرآن، ص ۵۰)

حروف قرآن مجید

اکثر مؤرخین کی نظر میں سب سے پہلے ابوالاسود دؤلی نے قرآنی آیات پر اعراب لگایا انہوں نے علم صرف ونحو حضرت علیؓ سے سیکھا تھا۔ ابوحیان توحیدی کہتے ہیں کہ علی بن ابیطالب نے کسی قاری کو آیات قرآنی کی غلط تلاوت کرتے ہوئے سنا اس بات نے حضرت کو ناراض کیا چنانچہ ابولاسود دؤلی کو بلا بھیجا اور ان سے سفارش کی کہ وہ قرأت قرآن کے لئے قاعدہ واصول وضع کریں اور قرات کو معیاری بنائیں، حضرت علیؓ نے قاعدہ واصول کے مختلف پہلوؤں سے متعلق مسائل کو واضح وروشن کیا اور اس کام کے مقدمات کی تعلیم دی۔ اور قواعد کی مثالیں اور نمونے بیان فرمائے۔ (آشنائی باعلوم قرآن، ص ۳۰۲)

حروف قرآن کے نقطے

مشہور ہے کہ حروف متشابہ (ب۔ت۔ث) کو نقطے کے ذریعے ایک دوسرے سے الگ کرنے کا کام دور بنی امیہ کے پانچویں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے زمانے سے شروع ہوا' لیکن مورخین کا عقیدہ ہے کہ حروف کے متشابہ ہونے کی وجہ سے ان پر نقطے لگانے کا سلسلہ اسلام سے قبل اعراب کے ہاں بھی رائج تھا اور ممکن ہے کہ حروف پر نقطے لگانے کا یہ سلسلہ بتدریج رکتا گیا یہاں تک کہ دور بعثت رسول اکرم میں بالکل ختم ہوگیا۔ چنانچہ آیات قرآن کو بغیر نقطے کے پڑھنا مشکل اور موجب اشتباہ ہوا، اس لئے پہلی صدی ہجری کے وسط اور عبدالملک بن مروان کے دور میں حروف قرآن پر نقطے لگانے کا کام ابوالاسود دؤلی کے ذریعے ہوا۔ کسی دوسرے قول کے مطابق یہ کام نصر بن عاصم لیثی بصری اور یحیی بن یعمر عدوانی بصری قاضی

خراسان جو ابو اسود دؤلی کے شاگردوں میں سے تھے، کے ذریعے ہوا ہے۔ پھر ابو حاتم سجستانی نحوی اور تاری ایرانی (متوفی ۲۴۸ قمری) نے علامت تشدید کو وضع کیا۔

(سر البیان فی علم القرآن، ص:۴۹)

مکی اور مدنی سورتیں

حضرت ختمی مرتبت محمد رسول اللہ کا دور رسالت دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے:۔

دور اوّل:۔ اس دور میں آپ ۱۳ سال تک مکہ میں مشغول تبلیغ رہے۔

دور دوم:۔ ہجرت مدینہ کے دس سال جس میں آپ نے دین کو تکمیل فرمایا۔ قرآن مجید میں سے جو سورتیں دور اول میں نازل ہوئیں مکی آیات و سور کہلاتے ہیں خواہ ان کا نزول مکے میں ہوا ہو یا کہیں اور۔ اور وہ آیات و سور جو دور دوم کے دس سال میں نازل ہوئیں، مدنی کہلاتے ہیں خواہ وہ خود مدینہ میں نازل ہوئی ہوں یا کسی اور جگہ۔ قرآن مجید کا اکثر حصہ دور اول کے ۱۳ سال مکہ میں نازل ہوا ہے۔ (قاموس قرآن جلد ۵، ص:۲۸۵)

مکی سورتوں کی تعداد ۸۶ اور مدنی سورتوں کی تعداد ۲۸ ہے جو مجموعاً قرآن مجید کے ۱۱۴ سورتیں بنتی ہیں

مکی سورتوں اور آیات کی خصوصیات

۱۔ ہر وہ سورہ جس میں سجدہ موجود ہو وہ مکی ہے۔

۲۔ ہر وہ سورہ جس میں لفظ (کلّا) استعمال ہوا ہو وہ مکی ہے۔

۳۔ ہر وہ سورہ جس میں (یا ایہا الناس) آیا ہے اور (یا ایہا الذین امنوا) نہیں آیا وہ مکی ہے سوائے سورہ حج کے جس کے آخر میں (یا ایہا الذین امنوا) آنے کے باوجود مکی ہے۔

۴۔ ہر وہ سورہ جس میں قصص انبیاء اور گذشتہ اقوام و ملل کا ذکر ہو سوائے سورہ بقرہ کے

وہ مکی ہے۔

۵۔ ہر وہ سورہ جس میں حضرت آدم اور ابلیس کا قصہ ذکر ہوا ہو سوائے سورہ بقرہ کے مکی ہے۔

۶ ہر وہ سورہ جو حروف مقطعات (الم) اور (الر) سے شروع ہوتا ہو سوائے زہروان (سورہ بقرہ و آل عمران) کے مکی ہے (پژوھشی در تاریخ قرآن کریم، ص ۷۷ و ۷۸)

مدنی سورتوں اور آیات کی خصوصیات

۱۔ ہر وہ سورہ جس میں ذکر جہاد اور بیان احکام ہو وہ مدنی ہے۔

۲۔ وہ سورتیں جن میں حدود، فرائض، حقوق، سماجی و اجتماعی قوانین، اور سیاسی احکام تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں وہ مدنی ہیں۔

۳۔ ہر وہ سورہ جس میں منافقین کا ذکر ہوا ہے مدنی ہے البتہ اس قاعدہ سے سورہ عنکبوت مستثنیٰ ہے کیوں کہ یہ سورہ مکی ہونے کے باوجود اس کی ابتدائی گیارہ آیات مدنی ہیں اور اس میں منافقین کا ذکر آیا ہے۔

۴۔ اہل کتاب کے ساتھ مجادلہ اور ان کو دین میں تعصب و غلو نہ کرنے کی طرف دعوت بھی مدنی ہونے کی ایک خصوصیت ہے۔ (پژوھشی در تاریخ قرآن کریم، ص ۸۰)

مدنی اور مکی آیات کے جاننے کے فائدے

۱۔ زمان نزول آیت سے واقفیت ہوتی ہے۔

۲۔ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک ہی موضوع پر دو آیتیں موجود ہوں جن میں سے ایک مکہ میں اور دوسری مدینہ میں نازل ہوئی ہو تو مدنی والی آیت ناسخ اور مکی والی آیت منسوخ سمجھی جائے گی۔

۳۔آیت کی تاریخ تشریع، مکان تشریع اور سبب نزول کے معلوم ہونے سے حکمت تشریع معلوم ہو جاتی ہے۔

قرآن کا لغوی معنی

قران دراصل مصدر ہے جس کے معنٰی قرأت کرنے کے ہیں چنانچہ بعض آیات میں قرآن مصدری معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسے ﴿اِنَّ عَلَینَا جَمعَهٗ وَقُرانَهٗ، فَاِذَاقَرَانَاہُ فَاتَّبِع قُرانَہٗ﴾ اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا یقیناً ہمارے ذمے ہے پس جب ہم اسے پڑھ چکیں گے تو پھر آپ (بھی) اسی طرح پڑھا کریں۔ (قیامت ۷۵۔آیت ۱۷،۱۸)

کلمہ قرآن علَم (اسم خاص) ہے اس کتاب کیلئے جو حضرت رسول خداؐ پر نازل ہوئی ۔قرآن پڑھنے کی کتاب ہے اس لئے اس کے معنی و مفہوم میں تفکر و تدبر کرنا چاہیے۔

بعض نے قرآن کا اصل معنی جمع کرنا لیا ہے اس طرح اس کا اصل مادہ (قَرَءَ) ہوگا جس کے معنی جمع کرنے کے ہیں، اس معنی کے اعتبار سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید حقایق و فرامین الٰہی کا ایک مجموعہ ہے۔ (قاموس قرآن ص ۲۴۲)

نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ کتاب خدا کو قرآن اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ مختلف سورتوں کو جمع کرتا اور ان کو ایک دوسرے سے مربوط کرتا ہے۔ (آشنای با علوم قرآن، ص ۱۷)

آیت کا لغوی معنٰی

اس کلمہ کے مختلف معانی ہیں:

۱۔علامت، پہچان، نشانی۔

۲جماعت۔

۳۔تعجب خیز اور حیران کن کام۔

۴۔قرآن کی آیت کو ذیل کے معانی میں سے ہر ایک معنی کے تناسب سے بھی آیہ کہا گیا ہے:

(الف) قرآن کریم کی ہر ایک آیت صاحب قرآن کی صداقت وراست گوئی کی نشانی ہے اور اس کتاب کے مخالفین کی عاجزی و بے بسی اور اس کتاب کا اپنے ماقبل و مابعد (خدا کے علاوہ) سے کوئی ربط و تعلق نہ ہونے کی نشانی و پہنچان ہے۔ (پژوھشی تاریخ قرآن کریم ص:۴۳)

(ب) یہ کہ ہر ایک آیت کچھ حروف وکلمات اور جملوں کی جماعت سے بنی ہے۔

(ج) یہ کہ ہر ایک آیت اپنی حدود کے حوالے سے خود ایک معجزہ، تعجب خیز اور حیران کن ہے۔

آیت کی تعریف میں یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ آیت کچھ حروف، کلمات یا جملوں کا مجموعہ یا حصہ ہے جو اپنی حدِ روایت یا نقل کے ذریعے سے معین ہوئی ہے۔

سورہ کا لغوی معنٰی

اس کلمہ کے مختلف معانی بیان ہوئے ہیں جیسے:

۱۔بعض کا نظریہ ہے کہ لفظ سورہ (سُوْرَہ) کا مخفف اور مہموز ہے جس کے معنٰی جوتے کے ہیں اور کیوں کہ ہر سورہ قرآن مجید کا ہی ایک حصہ ہوتا ہے اس لئے سورہ کہا جاتا ہے۔

۲۔سورۃ ماخوذ از سُور ہونے کی صورت میں حصار اور شہر کی چاردیواری کا معنی دیتا ہے۔چونکہ قرآن کا ہر سورہ مجموع آیات پر محیط ہوتا ہے اور ان کو ایک مجموعہ کی شکل دے لیتا ہے، نیز شہر کی چاردیواری اور حصارِ بلند ورفیع ہوا کرتی ہے ان معنوں میں بھی مجموعہ آیات کو سورہ کہا جاتا ہے۔

۳۔بعض کا کہنا ہے کہ سورہ سوار سے ماخوذ ہے جو دستوارہ (دستبند، ہاتھ پر باندھنے والے زیورات) کا مُعَرَّب ہے (یعنی کلمہ سوار غیر عربی لغت سے عربی لغت میں شامل ہوا ہے) چونکہ قرآن مجید کا ہر سورہ آیاتِ قرآنی کے زیورات کو اپنے دامن میں سمیٹا ہوا ہے لہٰذا اُسے

سورہ کہا جاتا ہے۔

۴۔ بلند ورفیع مقام کو کہتے ہیں۔

۵۔ سورہ مادہ تسوّر (ترکیب، ہم آہنگی) سے ہے، اس آیت (أذتسوّر المحراب) میں کلمہ (تسوّروا) سے معنٰی یہی لیا گیا ہے اور چونکہ قرآن مجید کے سورے ایک دوسرے کے پے در پے اور ترتیب وار آئے ہیں لہٰذا انھیں سورہ کہا جاتا ہے۔ (پژوہشی در قرآن کریم ص ۸۳، ۸۴)

قرآن کریم کے نام

بعض دانشور حضرات نے قرآن کریم کیلئے ۹۰ سے زائد نام بیان کئے ہیں:۔

جلال الدین سیوطی کتاب البرہان (تالیف زرکشی) سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قاضی شیذلہ نے قرآن کریم کے ۵۵ نام بیان کئے ہیں، جیسے: ﴿کتاب، مُبین، قرآن، کریم، نُور، ھُدیٰ، رَحمَة، فرقان، شِفاء، مَوعِظ، ذِکر، مُبارَک، مَرفُوعة، عَلَی، حِکمة، حَکیم، حَبل، مطھّرة، صِراط، مستقیم، قَیِّم، قول، فَصل، نَبَأ، أحسَنَ الحَدِیث، مثانی، مُتَشابِه، تَنزیل، رُوح، وَحی، عَربی، بَصائِر، صُحف، بَیان، عِلم، حَقّ، مِکرَمَة، ھادی، عَجَب، تَذکِرَة، عُروَةُالوُثقیٰ، صدق، عَدل، أمر، مُنادی، بُشریٰ، مَجید، زَبور، بَشیر، نَذیر، عَزیز، بَلاغ، قَصَص، کَلام اور مُھَیمِن﴾

(پژوہشی در قرآن کریم ص ۲۶، ۲۷)

مکی سورتوں کے نام بہ ترتیب نزولی

۱۔ علق۔	۲۔ قلم	۳۔ مزمل	۴۔ مدثر
۵۔ حمد	۶۔ لھب	۷۔ تکویر	۸۔ اعلی
۹۔ لیل	۱۰۔ فجر	۱۱۔ ضحیٰ	۱۲۔ انشراح

۱۳۔عصر	۱۴۔عادیات	۱۴۔عادیات	۱۵۔کوثر
۱۶۔تکاثر	۱۷۔ماعون	۱۸۔کافروں	۱۹۔فیل
۲۰۔فلق	۲۱۔ناس	۲۲۔توحید	۲۳۔نجم
۲۴۔عبس	۲۵۔قدر	۲۶۔شمس	۲۷۔بروج
۲۸۔تین	۲۹۔قریش	۳۰۔قارعہ	۳۱۔قیامہ
۳۲۔ھمزہ	۳۳۔مرسلات	۳۴۔ق	۳۵۔بلد
۳۶۔طارق	۳۷۔قمر	۳۸۔ص	۳۹۔اعراف
۴۰۔جن	۴۱۔یس	۴۲۔فرقان	۴۳۔فاطر
۴۴۔مریم	۴۵۔طہ	۴۶۔واقعہ	۴۷۔شعراء
۴۸۔نمل	۴۹۔قصص	۵۰۔بنی اسرائیل	۵۱۔یونس
۵۲۔ھود	۵۳۔یوسف	۵۴۔حجر	۵۵۔انعام
۵۶۔صافات	۵۷۔لقمان	۵۸۔سبا	۵۹۔زمر
۶۰۔مؤمن	۶۱۔فصلت	۶۲۔شوری	۶۳۔زخرف
۶۴۔دخان	۶۵۔حاشیہ	۶۶۔احقاف	۶۷۔ذاریات
۶۸۔غاشیہ	۶۹۔کہف	۷۰۔نحل	۷۱۔نوح
۷۲۔ابراہیم	۷۳۔انبیاء	۷۴۔مؤمنون	۷۵۔سجدہ
۷۶۔طور	۷۷۔ملک	۷۸۔حاقہ	۷۹۔معارج
۸۰۔نباء	۸۱۔نازعات	۸۲۔انفطار	۸۳۔انشقاق
۸۴۔روم	۸۵۔عنکبوت	۸۶۔مطففین	

مدنی سورتوں کے نام بترتیب نزول

۱۔بقرہ	۲۔انفال	۳۔آل عمران	۴۔احزاب
۵۔ممتحنہ	۶۔نساء	۷۔زلزال	۸۔حدید
۹۔محمدؐ	۱۰۔رعد	۱۱۔الرحمٰن	۱۲۔دھر
۱۳۔طلاق	۱۴۔بینہ	۱۵۔حشر	۱۶۔نور
۱۷۔حج	۱۸۔منافقون	۱۹۔مجادلہ	۲۰۔حجرات
۲۱۔تحریم	۲۲۔تغابن	۲۳۔صف	۲۴۔جمعہ
۲۵۔فتح	۲۶۔مائدہ	۲۷۔توبہ	۲۸۔نصر

کونسا سورہ سب سے پہلے اور کونسا سورہ سب سے آخر میں نازل ہوا ہے؟

☆۔سورہ (العلق) وہ سب سے پہلا سورہ ہے جو غار حرا (مکہ المکرمہ سے چھ کیلومیٹر کے فاصلے پر شمال مشرق کی جانب واقع ہے) میں پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہوا۔

☆۔سورہ (نصر) وہ آخری سورہ ہے جو حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوا، اس وقت پیغمبر اسلامؐ کی عمر شریف ۶۳ سال تھی۔

کونسی آیت سب سے پہلے اور کونسی آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی ہے؟

☆۔سب سے پہلے سورہ العلق کی پہلی آیت نازل ہوئی۔

☆۔سورہ بقرہ کی آیت ۲۸۱ سب سے آخر میں نازل ہوئی۔

قرآن مجید کا سب سے پہلا کلمہ کونسا ہے؟

☆۔قرآن کریم کا سب سے پہلا کلمہ (اقرء) ہے جس کے معنیٰ پڑھو کے ہیں۔

قرآن مجید کا پہلا اور آخری حرف کیا ہے؟

☆۔قرآن کریم کا پہلا حرف، بائے (بسم اللہ) اور آخری حرف کلمہ، (الناس) کا (س) ہے۔

قرآن حکیم کا درمیانی کلمہ کونسا ہے؟

☆۔قرآن حکیم کا درمیانی کلمہ ﴿وَلْيَتَلَطَّفْ﴾ ہے اور اس کلمہ میں موجود حرف (تا) قرآن کا حرفِ وسطی یا درمیانی محسوب ہے۔ یہ کلمہ قرآن مجید کے اٹھارھویں سورۂ کہف میں واقع ہے، اور گنتی کے حوالے سے یہ قرآن کے حروف کو دو حصوں میں برابر تقسیم کرتا ہے یعنی حرف تا جو (یا) کے بعد آیا ہے مرکز و محورِ نصف قرآن ہے۔

سب سے بڑا اور سب سے چھوٹا سورہ کونسا ہے؟

☆۔سورہ بقرہ ۲۸۶ آیات ۶۲۱۱ کلمات اور ۲۵۵۰۰ حروف پر مشتمل قرآن مبین کا سب سے بڑا اور طویل ترین سورہ ہے جب کہ سورہ کوثر ۳ آیات، ۱۰ کلمات اور ۴۳ حروف پر مشتمل سب سے چھوٹا سورہ شمار ہوتا ہے۔

☆۔سب سے چھوٹی آیت (مدھامّتان) ہے جو ایک کلمہ پر مشتمل ہے اور سورہ الرحمٰن میں واقع ہے البتہ بعض نے آیہ (یٰس) کو سب سے چھوٹی آیت قرار دیا ہے۔

☆۔سب سے بڑی اور طویل ترین آیت سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ ہے، جس میں ۳۰ سے زائد جملے ملتے ہیں جو کہ ﴿یاأیُّھاالّذین آمنوا أذاتدایَنتم﴾ سے شروع ہوتا ہے۔

کونسی سورتیں بتدریج و متفرق اور کن سورتوں کی تمام آیات بیک وقت نازل ہوئی ہیں؟

☆۔قرآن مجید کے اغلب و اکثر سورے بتدریج اور متفرق نازل ہوئی ہیں جس کی مثال چھوٹے سوروں میں سورہ العلق ہے جو (اقرء) سے (مالم یعلم) تک اور پھر اس کے بعد باقی سورہ نازل ہوا ہے اسی طرح سورہ والضحیٰ بھی ہے۔

☆۔دوسرے قسم کے سورے (یعنی وہ سورے جن کی تمام آیات بیک وقت اور ایک ہی مقام پر نازل ہوئی ہوں) سورہ الفاتحہ، الاخلاص، الکوثر، لَم یَکُن، النصر اور المعوذتین (یہ دو سورے ایک ساتھ نازل ہوئے) ہیں اور طویل سوروں میں سورہ المرسلات ہے جو ایک ہی وقت میں نازل ہوا۔

کن سورتوں کیلئے ایک سے زائد نام ہیں؟

درج ذیل سورتوں کے ایک سے زائد نام ہیں:

سورہ کا نام	اس سورہ کا دوسرا نام
۱. اَلعَلَق	أقرَء
۲. اَلقَلَم	ن (نون)
۳. اَلحَمد	الفاتحة، السبع المثانی، اُم القرآن، فاتحه الکتاب، اَلشَافِیَه، اُمُ الکِتَاب، اَلوَافِیَه، اَلکَافِیَه، اَلاَسَاس، الصَلاة الکنز،
۴. لَهَب،	ابی لهب، المسد، تبت
۵. التکویر	کُوِّرَت
۶. اَلَم نَشرَح	الانشِرَاح، شَرح
۷. اَلماعُون	اَرَیتَ، الدِینُ
۸. اَلکَافِرون	جحد
۹. اَلفِیل	اَلَم تَرکَیفَ
۱۰. اِلاخلاص	اَلتوحِید، اَلصمَد، نِسبَة الرَب
۱۱. عبس	السفرة اعمی
۱۲. القدر	أنَّاانزَلناه

١٣. الشّمس	اَلنَاقَةُ ، صَالِح
١٤. قريش	لِإِيلَاف
١٥. اَلهُمَزَة	لُمَزَة
١٦. اَلمُرسَلَات	العرف
١٧. ق	اَلبَاسِقَات
١٨. اَلقَمَر	اِقتَرَبَتِ السَّاعَة
١٩. اَلاعراف	المص
٢٠. الفاطِر	الملائكة
٢١. اسراء	بنى اسرائيل
٢٢. يوسف	أحسَن القَصِص
٢٣. الزُّمَر	الغُرف
٢٤. المؤمِن	الغافر،الطول
٢٥. فصلت	حم السجده، المصابيح
٢٦. الشورىٰ	حمعسق
٢٧. الجاثية	الشريعة
٢٨. النحل	النعم
٢٩. السجده	اَلمَضَاجع ، سجدة ، لقمان ، جزر،الم تنزيل
٣٠. الملک	الملحية ، الواقعيَّة ، تبارک
٣١. المعارج	سأل، سائل
٣٢. النّباء	عَم، اَلنَّسَائل، المعصرات
٣٣. اَلأنفطار	انفَطَرت

۳۴ . المُطَففین	التَّطفیف
۳۵ . اَلبَقرة	فسطاط القُرآن
۳۶ . المُمتَحَنة	الأمتِحان ، اَلمَوَدَة
۳۷ . اَلزَّلزال	اَلزَّلزِلَة
۳۸ . مُحَمّدؐ	اَلقِتال
۳۹ . اَلدَّهر	الانسا ن ،هَل أتی ، اَلأبرار
۴۰ . اَلطَّلاق	اَلنساء القَصری
۴۱ . اَلبَیِّنة	اَلبَرِیة ، لَم یَکن ، اَلقیامَة
۴۲ . المجادلة	الظِّهار
۴۳ . التحریم	یاایَهَاالنَّبی
۴۴ . اَلصَّف	الحواریّین ، عیسٰی
۴۵ . المَائدة	اَلعُقُود، اَلمُنقَذَة
۴۶ . التّوبَة	الفاضحة ، المنقرة،الحافرة
۴۷ . النّصر	اَلتَودیع ،

قرآن مجید کے مختلف سُورتوں کے نام

کچھ روایات کی بناء پر قرآن کریم میں چند ایسے سورے موجود ہیں جن میں سے سب کا ایک ہی نام ہے' اہل سنت اور اہل تشیع راویوں کے ذریعے جو حدیث نقل ہوئی ہے اس کی بناء پر قرآن کریم چار حصّوں میں تقسیم ہوتا ہے جس میں سے ہر ایک کے خاص نام ہیں۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: خداوند متعال نے مجھے توراۃ کے بجائے (سبع طوال)، زبور کے بجائے (مئین) اور انجیل کے بجائے (مثانی) عطا فرمائی ہے اور (مفصّل) کے ذریعے مجھے فضیلت و برتری دی ہے اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی سورتوں میں سے چند سورے ایسے

بھی ہیں جن کے خاص نام ہیں (جو ذکر ہو چکے) ان کی توضیح ہم یہاں بیان کریں گے۔

سَبعِ طوال:۔قرآن کریم کے سات طویل سورتوں کے نام بالترتیب یہ ہیں:۔

سورہ بقرہ ، آل عمران ،نساء ، مائدہ ،انعام ، اعراف ، انفال اور توبہ.

مئین (مِأَین): ۔یعنی وہ سورے جو کچھ فاصلہ کے ساتھ (سبع طوال) کے مابعد قرآن کریم میں آئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کی تعداد آیات سو سے کم یا کچھ زیادہ ہے۔ وہ سات سورے بالترتیب یہ ہیں:سورہ بنی اسرائیل ، کھف ، مریم ، طہ ، انبیاء ، حج اور مؤمنون.

مثانی: یہ وہ سورتیں ہیں جو مئین (سُور) کے بعد واقع ہوئے ہیں۔کیوں کہ یہ سورے مئین کے بعد اور دوسرے نمبر پر سبع طوال کے بعد آئے ہیں، کیونکہ مئین (سور) بمنزلۂ مبادی وبنیاد ہیں اس لئے جو سورے مئین سُور کے بعد واقع ہوئے ہیں، انھیں (مثانی) کہا جاتا ہے۔

مفصّل :قرآن کی وہ تمام چھوٹی سورتیں جو مثانی (سُور) کے بعد آئی ہیں ان کے مفصّل نام رکھنے کی وجہ ان سوروں کا مختصر اور چھوٹا ہونا ہے؛ لہٰذا یہی سبب ہے کہ ان سوروں کے درمیان بہت سے (بسم اللہ.....) موجود ہیں جو ان کے مابین فاصلہ ڈالتے ہیں۔

دیگر عناوین

علوم قرآنی سے متعلق تفاسیر کی کتب میں قرآن مجید کے مختلف سورتوں کے مذکورہ ناموں کے علاوہ ان کے دیگر عناوین واسامی بھی بیان ہوئے ہیں:

حوامیم :ان سوروں کو کہا جاتا ہے جن کی ابتداء حروف مقطعات (حٰم) سے ہوتی ہیں مثلاً سورہ زحرف ، فصلت ، شوریٰ ، احقاف ،جاثیہ اور دخان.

مُمْتَحَنات :درج ذیل سوروں کو ممتحنات کہتے ہیں: سورہ فتح ،حشر ، سجدہ، طلاق ، ن والقلم ،حجرات ، تبارک ،تغابن منافقون،جمعہ ، صف ، جن ، نوح ، مجادلہ ،ممتحنہ اور تحریم .

اَل:اس نام کے سورتوں میں بقرہ، آل عمران ، اعراف ، عنکبوت ، روم ،لقمان ،اور سجدہ شامل ہیں۔

مُسبّحات : سورہ أسراء ،حدید،حشر،صف ،جمعہ ، تغابن اور اَعلیٰ مُسبّحات کہلاتے ہیں۔

حمد،یاحامدات :ان سورتوں میں فاتحہ الکتاب ، سورہ انعام ، کہف ، سباء اور فاطر شامل ہیں۔

عِتاق:سورہ اسراء ، کہف ،مریم ،طہ اور انبیاء۔

عَزائم : سورہ سجدہ، فصلت ،نجم اور علق۔

قُل : سورہ کافرون ، اخلاص ، فلق اور ناس۔

طوّاسین :سورہ شعراء، نحل اور قصص .

زَھرَوان : سورہ بقرہ اور آل عمران .

قرنیتین : سورہ انفال اور برائت .

مُعَوَّذَتَین : سورہ فلق اور ناس .

دیگر عناوین

ان سوروں میں سے اکثر کیلئے کچھ دیگر القاب وعناوین بھی ہیں، کتاب جمال القراء میں آیا ہے کہ گذشتہ بزرگوں کا کہنا ہے کہ قرآن میں میادین، بساتین، مقاصیر، عرائس، دبابیج اور ریاض موجود ہیں:

میادین: یہ وہ سُوَر وآیات ہیں جو حروف (الٓمٓ) سے شروع ہوتے ہیں اور میادین میدان کی جمع ہے۔

بساتین قرآن: وہ سورے ہیں جو (الٓمٓرٰ) سے شروع ہوتے ہیں، اور بساتین بستان کی جمع ہے اور کلمہ بوستان مُعرّب ہے (یعنی یہ کلمہ غیر عربی لغت سے عربی لغت میں شامل ہوا ہے)

مقاصیر قرآن: یہ وہی سُوَر حامدات ہیں، یعنی وہ سورے ہیں جو مادہ (حمد) سے شروع ہوتے ہیں اور مقاصیر مقصورہ کی جمع ہے، جس کے معنی گیلری وایوان کے ہیں۔

عَرائس قرآن: یہ وہی سُوَر مسبحات ہیں یعنی وہ سورے جن کا آغاز کلمہ تسبیح سے ہوتا ہے، عَرائس عروس کی جمع ہے۔

دبابیج قرآن: یہ سورہ آل عمران کو کہا جاتا ہے۔ دبابیج دیباج کی جمع ہے جس کے معنٰی حریر، ریشم ہے۔

رِیاض قرآن: یہ وہی سورے ہیں جو (مفصل) کے نام سے موسوم ہیں۔ ریاض روضہ کی جمع ہے جس کے معنی باغ وبوستان کے ہیں۔

قوارع قرآن: ان آیات کو کہا جاتا ہے جن کے ذریعے انسان خدا کی پناہ مانگتا ہے

یہ کہ ان آیات کے ذریعے شیطان کو خوف زدہ کیا جاتا ہے اور ان آیات سے اس کے شر کو دور کیا جاتا ہے، لہٰذا ان کو قوارع کہا جاتا ہے ان آیات میں (آیۃ الکرسی)، (معوذتین) اور اس طرح کی دوسری آیات شامل ہیں۔ (پژوھشی در تاریخ قرآن کریم)

قرآن مجید کی سورتوں اور آیات کی کل تعداد

قرآن کریم کے سوروں کی کل تعداد ۱۱۴ ہے جس میں سے ۸۶ سورے مکی اور ۲۸ سورے مدنی ہیں۔ قرآن کے ۳۰ اجزاء ہیں اور ہر جزء چار مزید حصوں میں منقسم ہے۔

قرآن کریم کی آیات، کلمات، حروف اور حرکات کی کل تعداد

نام	تعداد
آیات	۶۲۳۶
کلمات	۷۷۷۰۱
حروف	۳۲۳۶۷۱
نقطے	۱۰۱۵۰۳۰
فتحہ (زبر)	۹۳۲۴۳
کسرہ (زیر)	۳۹۵۸۶
ضمہ (پیش)	۴۸۰۴
الف	۴۸۸۷۲
ھمزہ	۳۲۷۲
تشدید (ّ)	۱۹۲۵۳
مَد	۱۷۷۱

قرآنی سورتوں کے فواتح [1]

۱۔قرآن مجید کے پانچ سورے (اَلحمد للہ) سے شروع ہوتے ہیں جیسے:

سورہ حمد،انعام ، کھف ،سباء اور فاطر.

۲۔قران کے سات سورے کلمہ (تسبیح) سے شروع ہوتے ہیں:سورہ اسریٰ ،اعلیٰ ،تغابن ،جمعہ ،صف ، حشر اور حدید.

۳۔تین سورے (یاایُّھاالنَّبی) سے شروع ہوتے ہیں:سورہ اَحزاب، طلاق اور تحریم۔

۴۔دوسورے (یاایُّھاالمُزَّمِّل) اور (یاایُّھاالمدَّثِّر) سے شروع ہوتے ہیں:سورۃ مزمل ،اور سورۃ مدثر۔

۵۔تین سورے (یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا) سے ابتداء ہوتے ہیں:سورئہ مائدہ ،حجرات اور ممتحنہ.

۶۔دوسورتوں کی ابتداء (یَا اَیُّہَا النَّاس) سے ہوتی ہے: سورئہ نساء اور حج .

۷۔پانچ سورے کلمہ (قُل) سے شروع ہوتے ہیں:سورہ جن ، کافرون ، توحید ، فلق اور ناس

۸۔چار سورتوں کی ابتداء (اِنَّا) سے ہوتی ہے:سورئہ فتح ، نوح ، قدر اور کوثر.

۹۔بیس سورتوں کا آغاز صیغہء (قسم) سے ہوتا ہے:سورئہ عصر ،عادیات ، تین ، ضُحیٰ ، شمس ، بلد،فجر ،طارق ، بروج ،نازعات ، مرسلات ، قیامت ، نجم

---

[1] کلمات وجملات جن سے قرآن کے مختلف سوروں کا آغاز ہوتا ہے "فواتح سُور" کہلاتے ہیں جیسے سورہ حمد الحمد سے ہوتا ہے اور سورہ توحید قُل ھواللہ سے شروع ہوتا ہے۔

،طور،ذاریات شروع، صافات ،ن(قلم) ،ص ، ق، اورلیل .

۱۰۔ چھے سوروں کا آغاز صیغہ(الم) سے ہوتا ہے:سورہ بقرہ ،آل عمران ، عنکبوت ، روم ،لقمان اورسجدہ.

۱۱۔ پانچ سورے(الر) سے شروع ہوتے ہیں:سورہ یونس ، ھود،یوسف ، ابراھیم ،اور حجر۔

۱۲۔ایک سورہ(الٓمر) سے شروع ہوتا ہے:سو ر ہ ر عد۔

۱۳۔ چھے سورتوں کا آغاز(حم) سے ہوتا ہے:سورئہ مؤمن ، فصلت ، زخرف ، دخان ،جاثیہ اور احقاف.

۱۴۔ایک سورہ(حمعسق) سے شروع ہوتا ہے: جیسے سورئہ شوریٰ۔

۱۵۔دوسورے(طسم) سے شروع ہوتے ہیں:سورئہ شعراء اورقصص۔

۱۶۔ایک سورہ(طس) سے آغاز ہوتا ہے: جیسے سورئہ نمل۔

۱۷۔ایک سورۂ(المص) سے شروع ہوتا ہے: سورئہ اعراف ۔

۱۸۔ایک سورہ(کٓھٰیٰعٓصٓ) سے شروع ہوتا ہے:سورئہ مریم۔

۱۹۔ایک سورہ(یٰس) سے شروع ہوتا ہے:سورئہ یاسین (یس)۔

۲۰۔ایک سورہ کی ابتداء (طٰہٰ) سے ہوتی ہے: جیسے سورہ طہ .

۲۱۔ایک سورہ(ص) سے شروع ہوتا ہے: جیسے سورہ(ص)۔

۲۲۔ایک سورہ(ق) سے آغاز ہوتا ہے:سورۂق(قاف)۔

۲۳۔ایک سورہ(ن) سے شروع ہوتا ہے:سورۂ،ن،(نون)

۲۴۔سات سورے کلمہ(اذا) سے شروع ہوتے ہیں:سورہ واقعہ ،منافقون ، تکویر ، انفطا ر ،انشقاق ،زلزال اورنصر.

۲۵۔دوسورے (الَمَ) سے شروع ہوتے ہیں:سورہ انشراح اور فیل۔

۲۶۔دوسورے (اقترَبَ) سے شروع ہوتے ہیں:سورہ انبیاء اور قمر۔

۲۷۔دوسورے (قد) سے شروع ہوتے ہیں:سورہ مومنون اور مجادلہ۔

۲۸۔دوسوروں کی ابتداء (هل) سے ہوتی ہے:سورہ دھر اور غاشیہ۔

۲۹۔دوسورتوں کا آغاز (ویل) سے ہوتا ہے:سورہ مطففین اور ھُمزۃ ۔

۳۰۔ دوسورتیں (تبَارَکَ الَّذِی) سے شروع ہوتی ہیں:سورہ فرقان اور ملک.

۳۱۔اٹھارہ سورتوں کا آغاز شرحِ ذیل کے مطابق ہوتا ہے:

سورۂ توبہ کلمہ (برائۃ) سے، سورۂ نمل (اَتیٰ) سے، سورۂ نور (سورۃٌ اَنزَلنَا) سے، سورۂ رحمٰن (اَلرَّحمٰن) سے، سورۂ حاقہ (اَلحاقّۃ) سے، سورۂ معارج (سَالَ سَائِلٌ) سے، سورہ نَبَا (عَمَّ) سے، سورۂ عبس (عَبَسَ) سے، سورۂ علق (اَقرَءَ) سے، سورۂ بیّنہ (لَم یَکُنِ الَّذینَ) سے، سورۂ قارعہ (اَلقارِعَۃ) سے، سورہ تکاثر (اَلھٰکم) سے، سورۂ قریش (لاٖیلاف) سے، سورۂ ماعون (اَرَایت) سے، سورہ لھب (تَبَّت) سے، زمر (تنزِیلُ الکِتاب) سے، سورہ محمد (الَّذین) سے اور سورۂ انفال (یسأ لونک) سے شروع ہوتے ہیں۔

آیات قرآنی کے اقسام

۱۔محکم :ان آیات کو محکم کہا جاتا ہے جن کو پڑھنے والا اور سننے والا دونوں ان کے ظاہری معنیٰ ومقصود کو بغیر کسی دقّت کے سمجھ جاتا ہے جیسے :قل ھُوَ اللہ اَحد وغیرہ۔

۲۔مُتَشابہ:۔متشابہ ان آیات والفاظ کو کہا جاتا ہے جن کے متعدد معانی ومفاہیم ہوتے ہیں۔ان آیات کے ظواہر سے کوئی بھی معنیٰ ومراد سمجھ میں نہیں آ سکتا مثلاً۔یَدُاللہ فوق اَیدِیھم ۔

۳۔ناسخ ومنسوخ:۔نسخ کے معنیٰ باطل کرنا اور ناسخ سے مراد باطل کرنے والا جبکہ

منسوخ کے معنی باطل شدہ شے کے ہیں۔اصطلاح میں کسی شرعی حکم کو اٹھانے اور رفع کرنے کو منسوخ کہتے ہیں۔

حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ: ناسخ سے مراد وہ آیات ہیں جو عمل سے ثابت ہیں (یعنی ابھی بھی ان پر عمل کیا جارہا ہے) اور منسوخ سے مراد وہ آیات ہیں جن پر پہلے کبھی عمل کیا جاتا تھا اور پھر کوئی دوسری آیت نازل ہو کر ان کی جگہ لے لی اور وہ آیات منسوخ ہوگئیں۔

۴۔خاص:۔یہ وہ آیات ہیں جو کسی معین شخص اور خاص مقام و مورد کے لئے نازل ہوئی ہیں جیسے یاایُّھاالرّسول بَلِّغ ماانزِل اِلَیک مِن رَبِّک۔

۵۔عام:۔وہ آیات ہیں جو خاص کے برخلاف ہیں اور ان میں تمام خاص و عام آیات بھی شامل ہوتے ہیں جیسے: یاایُّھاالناس.....وغیرہ۔

۶۔مجمل: وہ آیات جو بغیر کسی تفصیل کے نازل ہوئی ہوں اور ان کے ظاہر سے ان کے معانی و تفاسیر مفصل طور پر معلوم نہ ہوتے ہوں بلکہ توضیح طلب ہو، مثلاً وہ آیات جو احکام شرعیہ سے مربوط ہیں جیسے أقیمُوا الصَّلوٰۃ .(نماز قائم کرو)۔

۷۔ظاہر:۔اس سے مراد آیات کے ظاہری لفظی معنٰی ہے جیسے: اِنَّ اللہ بَصیر بالعِباد۔

۸۔باطن:۔ظاہر کے برعکس آیت کے ظاہری معنی کے متناسب مختلف آیات سے بذریعہ استنباط، تعقل و تفکر کے بعد اجتھاد کی صورت میں جو معنی و مفہوم سامنے آتا ہے وہ باطن کہلاتا ہے۔

۹۔مطلق:۔یعنی (رہا شدہ)۔قرآن کریم کی آزاد شدہ آیات کو مطلق کہا جاتا ہے یعنی جن میں کسی قسم کی قید و بندش موجود نہ ہو جیسے: ﴿اِنَّ اللہ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدیر﴾۔

۱۰۔ مُقَیَّد :۔ یہ وہ آیات ہیں جو کسی قسم کی خاص خصوصیت کے ساتھ مُقَیَّد ہو جیسے: ﴿ وَلله عَلیٰ النَّاس حِجُّ البیت مَنِ استَطَاعَ اِلَیهِ سَبِیلاً ﴾

بعض قرآنی علوم

علم تفسیر :۔ اس علم کا تعلق الفاظ وکلماتِ قرآن کے مختلف معانی کی تفسیر سے ہے۔ امام فخر رازی اس علم کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں: ''تفسیر وہ علم ہے جس میں مقصودِ الٰہی کے مطابق دلیل و برہان کی روشنی میں کلام خدا کے الفاظ پر بحث و گفتگو ہوتی ہے تا کہ کلام خدا کے کلمات کا معنٰی و مفہوم واضح ہو جائے۔ دوسرے لفظوں میں تفسیر وہ علم ہے جس میں آیات قرآنی کے معانی، اسباب نزول، آیاتِ محکم و متشابہ، ناسخ و منسوخ اور دیگر مسائل کے بارے میں گفتگو کی جاتی ہے۔

علم قرائت :۔ یہ وہ قرأت کا علم ہے جس کے تحت کلمات قرآنی کو اس انداز سے ادا کرنا ہوتا ہے جس انداز سے پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہوئے تھے، اور اس علم کے رکھنے کا فلسفہ قرآن مجید کو تحریف و تبدیل سے محفوظ رکھنا ہے۔ دوسرے الفاظ میں علمِ قرائت سے مراد قرآن مجید کی تلاوت اُن قُرّاء کے قرائت کے مطابق کرنا ہے جن کی قرائت کی سند حضرت محمدؐ سے ملتی ہے۔ اور اس کا غرض و مقصد قرآن کریم کی خوبصورت انداز میں تلاوت کرنا ہے۔

علم تجوید :۔ علم تجوید علم قرائت کا مرہون منت ہے اور علم تجوید ایسے قواعد کا مجموعہ کہلاتا ہے جو قرّاء سبعہ سے مستنبط و مدون ہوئے ہوں اور آیات قرآنی کے حروف، مخارج، صفات اور دیگر قوانین کے بارے میں بحث کرتے ہوں۔ اس علم کو سب سے پہلے ابو منراحم موسیٰ بن عبید اللہ نے وجود بخشا۔ آپ چوتھی صدی ہجری میں زندگی کرتے تھے۔

علم اسباب نزول : یہ وہ علم ہے جو اُن تاریخی حوادث وواقعات کی توضیح بیان کرتا ہے جن کے سبب آیتیں نازل ہوئیں (یعنی یہ علم مختلف آیات کی شان نزول بیان کرتا ہے)۔

علم آیات الاحکام : تمام شرعی احکام کے منابع ومواخذ ہوتے ہیں، ان منابع میں سے سب سے اہم اور بنیادی منبع قرآن کریم ہے۔ اس قرآن کی پانچ سو آیات ایسی ہیں جن میں شرعی احکام، امر ونہی اور حقوق سے متعلق مباحث بیان ہوئے ہیں۔ انہی آیات کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق وجستجو کرنے اور ان آیات میں مقصود ومراد الٰہی کے تحت شرع مقدس کو ڈھونڈ لانے کے لئے علم آیات الاحکام کو وجود میں لایا گیا ہے۔

تاویل قران : لغت میں تأویل کے معنی لوٹا دینے اور رجوع کرانے کے ہیں اور قرآن مجید میں تاویل کا مطلب متشابہ آیات کو ان کے احتمالی معانی میں سے کسی ایک کی طرف لوٹانا اور ارجاع دینا ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں تأویل کے معنی آیت کے باطن کو معلوم کرنا ہے۔ البتہ بعض کے نزدیک تفسیر اور تأویل کے معنوں میں کسی قسم کا تفاوت وفرق نہیں ہے۔

قرّاء سبعۃ

رسول اکرمؐ کے بعد صحابہ کرام لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے، صحابہ کرام کے بعد تابعین نے اس ذمہ داری کو اپنے دوش پر لیا۔ ان کے بعد تبع تابعین اور ان کے بعد "قرّاء سبعۃ" نے قرآن کی تعلیم دینا شروع کیا۔ کم سے کم ۵۰ھ سے ۱۹۰ ہجری قمری تک مسلمانوں کے درمیان تعلیم قرآن کی ریاست ونظارت قرّاء سبعہ کے پاس رہی اور وہ دیگر معلمین قرآن کی رہنمائی ورہبری کرتے رہے۔ قراء سبعۃ میں درج ذیل افراد شامل تھے:

۱۔ نافع، ۲۔ ابن کثیر، ۳۔ ابوعمرو، ۴۔ عاصم، ۵۔ حمزہ، ۶۔ کسائی، ۷۔ ابن عامر۔

۱۔نافع :۔ابوعبداللہ نافع بن ابی نُعیم مدنی ،کنیت ابی رویم اصل میں اصفہان سے تعلق رکھتا تھا لیکن وہ مدینہ میں رہتا تھا اور ۱۶۹ھ یا ۱۷۶ھ میں یہیں انتقال کر گیا۔ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ نافع نے ابومیمونہ (مولیٰ اُمّ سلمہ) زوجۂ محترمہ رسول خداؐ کی خدمت میں قرآن کی قرائت کی۔ اس کے راوی ورش اور قالون تھے۔

۲۔ابن کثیر (عبداللہ کثیر مکی):۔ آپ کا شمار اُن ایرانیوں میں ہوتا ہے جنہیں کسریٰ ایران نے بحری جہازوں کے ذریعے شہر حبشہ کو فتح کرنے یمن بھیجا تھا۔ابن کثیر فصیح و بلیغ آدمی تھا اور انھوں نے اصحاب رسول اللہؐ میں سے عبداللہ زبیر اور انس بن مالک کو دیکھا تھا۔اس کے راوی بَزی اور قنبل تھے۔

۳۔عاصم بن ابی النجو د کوفی : آپ کا تعلق اہل کوفہ اور قرّاء سبعہ سے تھا اور آپ شیعہ بھی تھے۔ انھوں نے ابی عبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب سلمی شیعی جو کہ امیر المومنین علیؑ کے انصار میں سے تھے' کے سامنے قرآن کی قرأت کی ۔ عاصم صرف ایک ہی واسطہ سے قرأت امیر المؤمنین سے واقف تھا اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ قرأت میں سب سے فصیح قاری تھا، کیوں کہ اس نے اصل قرأت کو نقل کیا ہے۔خوانساری اپنی کتاب روضات الجنان میں عاصم کے احوال زندگی کی شرح میں لکھتے ہیں کہ عاصم قرّاء میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار اور پارسا تھے اور قرائت کے حوالے سے سب سے صحیح اور درست رائے اُنہی کی تھی ۔ کثیر تعداد اہل تشیع دانشوروں کے نزدیک عاصم کی قرأت سب سے فصیح تر قرأت سمجھی جاتی تھی۔اس کے راوی حفص اور ابوبکر عیاش تھے۔

۴۔حمزہ بن حبیب زیات کوفی: آپ بھی اصل میں ایرانی تھے اور آپ نے صحابہ کرام کا زمانہ دیکھا تھا اور شاید ان میں سے بعض صحابہ کی زیارت بھی کی ہو۔حمزہ بھی عاصم کی طرح

شیعہ تھے۔انھوں نے محضر امام صادقؑ میں قرآن کی قرأت کی ہے،شیخ طوسی نے بھی حمزہ کوامام صادقؑ کے اصحاب میں شمار کیا ہے،آپ حمزہ کو(زیات) کالقب دینے کی توجیہ میں لکھتے ہیں :کیوں کہ آپ کوفہ سے حلوان؛ گھی لے جایا کرتے تھےاور حلوان سے کوفہ اخروٹ اور پنیر برائے فروخت لاتے تھےاوراس طرح سے کسب معاش کیا کرتے تھے،زیت کے معنی روغن (گھی) کے ہےاورزیات تیل بھیجنے والے کو کہتے ہیں۔

۵۔ابوالحسن کسائی کوفی: آپ بھی ایرانی تھے،کہتے ہیں کہ آپ نے ایران کے شہر (طوس) یا(رے) میں وفات پائی۔آپ نے حمزہ سے چار بار قرآن کی قرأت لی،لہٰذا ابوالحسن کی قرأت پر بھروسہ واعتماد کیا جاسکتا ہے،آثار وکتب کی کثیر تعداد کسائی سے منسوب ہیں۔حفص دوری اورابوالحارث اس روایت کے راوی ہیں۔

۶۔ابوعمرو بن علاء بصری:۔کہا جاتا ہے کہ آپ بھی ایرانی تھےاورقراء سبعہ میں موجودقرأت کے بہت سے اساتید وشیوخ میں سے کوئی بھی قاری آپ کے ہم پلہ نہیں تھے۔ انہوں نے مختلف جگہوں مکہ،مدینہ، بصرہ اورکوفہ میں بہت سارے اساتید کیلئے قراءت کی۔ سید حسن صدرؒ ابی عمرو کوشیعی جانتے ہیں۔ابوعمرو کی قرأت کے راوی دوری اورسوسی (ایرانی اوراہل شوش) ہیں۔

۷۔ابن عامر دمشقی :۔ ابن عامر، عمر بن عبدالعزیز سے پہلے اوراس کے بعد مسجد دمشق (جامع اموی) کے امام جماعت اوردمشق کے قاضی وپیشوا تھے۔قراء سبعہ میں سب سے زیادہ آپ کی عمر تھی۔بنابرقول صحیح آپ نے ۱۱۸ھ ہجری قمری میں ۹۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔ابن عمر کے قرأت کے راوی ہشام اورابن ذکوان، ہیں۔

(پژوھشی درقرآن کریم ص۲۱۳)

موضوعات قرآن

(ژول لابوم) فرانسسی دانشور کتاب (تفصیل الآیات القرآن الحکیم) میں قرآن کریم میں موجود مختلف موضوعات کی تقسیم ذیل کی شرح میں کیا ہے:۔

موضوع	تعداد آیات	موضوع	تعداد آیات
☆۔تاریخ	۷	محمدؐ	۴۰۵
☆۔تبلیغ	۴۰۰	بنی اسرائیل	۱۱۰
☆۔تورات	۱۰۲۵	نصاریٰ	۱۶۱
☆۔ماوراء طبیعت	۱۲۹	توحید	۱۱۰۲
☆۔قرآن	۳۹۰	دین	۸۲۶
☆۔عقاید	۱۴۴۳	عبادات	۴۱۱
☆۔شریعت	۲۹	نظام اجتماعی	۸۴۸
☆۔علوم وفنون	۸۰	تجارت	۹
☆۔تہذیب اخلاق	۸۰۳	کامیابی	۷۱

فصل دوم

قرآن کریم کے سوروں کے مفاہیم ومضامین

قرآن کی سورتوں میں سے ہرایک سورہ متنوع، دلچسپ اور مختلف موضوعات ومطالب کا حامل ہے۔ یہاں ان میں سے تمام کا ذکر کرنا ناممکن ہے تاہم قارئین کرام کے معلومات کیلئے ہم ان سورتوں کے بعض موضوعات کی طرف ذیل کی ترتیب کے ساتھ اشارہ کریں گے:۔

ا۔محتوای سورہ حمد

یہ سورہ دوحصوں میں تقسیم ہوتا ہے ایک حصہ حمد وثناءِ خدا سے متعلق جب کہ دوسرا حصہ بندوں کی ضروریات اور احتیاجات سے مربوط ہے۔

۲۔محتوای سورۂ بقرہ

اس سورہ میں توحید، خداشناسی، معاد، حیات بعدازموت، اعجاز قرآن، یہود، منافقین ،اُنبیاء علیہم السلام کی تاریخ، خاص طور سے حضرت ابراھیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کے بارے میں بحث کی گئی ہے، نیز احکام اسلامی کے مختلف مسائل جیسے (نماز، روزہ، جہاد، حج، تغییر قبلہ، ازدواج ،طلاق، تجارت، دَین (قرض)، ربا، انفاق، قصاص، بعض گوشت کی حرمت، جوا' اور کچھ احکام وصیت سے متعلق مباحث زیر بحث آئے ہیں۔

۳۔محتوای سورۂ آل عمران

اس سورہ میں ایمان، اسلام اور دین اسلام کی حمایت وتبلیغ کی راہ میں صبر واستقامت دکھانے اور دلیل ومنطق سے یہود مسیحیت، اور مشرکین سے مقابلہ کرنے کے طریقوں اور دیگر باطل عقائد سے بچنے کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

۴۔محتوای سورۂ نِساء

ایمان وعدالت کی طرف دعوت، گذشتہ اقوام کی داستان، قانون ارث، قوانین

ازدواج، لوگوں کے اموال یا عمومی اموال کی حفاظت کرنے کے کلی قوانین، گھر کی فضا اور ماحول کی نگہداری اور اس کی اصلاح و کنٹرول کے احکامات و قوانین، معاشرے میں موجود لوگوں کا ایک دوسرے پر حقوق، دشمنان اسلام کا تعارف، رہبر و قائد کی اطاعت کرنے کی ضرورت، مسلمانوں کو مبارزہ و مقابلہ کرنے کی ترغیب اور ہجرت کی اہمیت سے آگاہی سورۂ مبارکہ نساء کے محتوی و مباحث ہیں۔

۵۔ محتوی سورۂ انعام

اس سورہ کا محتوی شرک و بت پرستی سے مقابلہ کرنے اور عقائد کے تین بنیادی اصول۔ (توحید، نبوت معاد) کی طرف دعوت دینا ہے، نیز مشرکین کے اعمال و کردار اور بدعتوں کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔

۶۔ محتوای سورہ مائدہ

اس سورۃ میں عقائد و معارف اسلامی، بعد از پیغمبرؐ مسئلہ رہبری، قیادت، مسیحیت میں، مسئلہ عقیدہ تثلیث، عہد و پیمان پر دائم و باقی رہنا، عدالت اجتماعی، کسی کی عدالت پر گواہی، حرمت قتل نفس محترمہ، حضرت آدمؑ کے بیٹے ہابیل و قابیل کی داستان، حلال و حرام غذاؤں کا تعارف اور احکام وضو و تیمم کے بارے میں مباحث آئے ہیں۔

۷۔ محتوای سورہ اعراف

اس سورۃ میں مسئلہ مبدأ و معاد کے بعد قصہ خلقت آدمؑ، داستان اقوام نوحؑ، لوطؑ شعیبؑ، بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰؑ کا فرعون کے ساتھ مقابلے کا ذکر آیا ہے۔

۸۔ محتوای سورۃ انفال

اس سورۃ میں اسلام کے اقتصادی و مالی مسائل جیسے انفال و غنائم، حقیقی مومنین کی

صفات و امتیازات، داستان جنگ بدر، احکام جہاد، پیغمبر اکرمؐ کا مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کی تاریخ اور قبل از اسلام مشرکین میں رائج خرافات و بدعات کا ذکر ہوا ہے، نیز بیان احکام خمس، مسلمانوں کے کفار پر معنوی برتری، جنگی اسیروں کے احکام، منافقین سے مقابلہ اور اُن کی پہچان کا طریقہ بھی بیان ہُوا ہے۔

۹۔ محتوای سورۃ توبہ

مشرکین سے قطع تعلق، منافقین کے انجام، اُن کی پہچان اور نشانیاں، اہل کتاب کا توحید کی حقیقت سے انحراف، جہاد سے مربوط ابحاث، فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے مجاہدین کی تعریف، مسئلہ زکوٰۃ، مال اندوزی سے دوری، علم حاصل کرنے کی ضرورت، داستان ہجرت پیغمبر اسلام، اُن مہینوں کا ذکر جن میں جنگ کرنا حرام ہے، اور مذہبی اقلیتوں سے جذیہ لینے کا موضوع اس سورہ کے موضوعات ہیں۔

۱۰۔ محتوای سورہ یونس

مسئلہ مبدأ و معاد، وحی، مقام پیغمبر اسلامؐ، عظمت خداوندی کی آیات و نشانیاں، انبیاء عظام جیسے حضرت نوحؑ حضرت موسیٰؑ اور حضرت یونسؑ کی حالات زندگی اور حق کے مقابلے میں بت پرستوں کی لجاجت و ہٹ دھرمی اس سورہ کے مباحث و موضوعات ہیں۔

۱۱۔ محتوای سورہ ھُود

اس سورہ مبارکہ کے اندر گذشتہ انبیاء کی زندگی کا تذکرہ علی الخصوص حضرت نوحؑ کا مشرکین اور بت پرستوں سے مبارزہ، مسئلہ معاد، مومنین کو صبر و استقامت کی تلقین، قصہ حضرت ھُود، حضرت صالحؑ، حضرت ابراھیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت لوط اور اُن کے مجاہدات و مبارزات کا ذکر آیا ہے۔

۱۲۔محتوای سورہ یوسف

اس سورۃ کے ماسوائے چند آیات کے تمام آیات حضرت یوسفؑ کی شیرین اور عبرت آموز داستان سے متعلق ہیں۔

۱۳۔محتوای سورہ رعد

اس سورہ میں عظمت قرآن کی حقانیت، خلقت آسمان کے اسرار، مسئلہ معاد، آسمانی بجلی کا تسبیح خدا کرنے، آسمان وزمین والوں کے عظمت خداوندی کے سامنے سجدہ ریز ہونے، حق وباطل کی پہچان سے متعلق خوبصورت مثالوں، عہد وفا، صلہ رحم، صبر واستقامت، راہ خدا میں اعلانیہ وپوشیدہ انفاق کرنے، گذشتہ باغی وسرکش اقوام کی داستانوں اور کفار کی دھمکیوں کا ذکر آیا ہے۔

۱۴۔محتوای سورہ ابراہیم

حضرت ابراہیمؑ قہرمان توحید کی داستان، گذشتہ انبیاء کی تاریخ منجملہ حضرت نوح، حضرت موسیٰ، قوم عاد وثمود اور مسئلہ مبدأ ومعاد اس سورہ کے مباحث ہیں۔

۱۵۔محتوای سورہ حجر

اس سورۃ میں اسرار خلقت میں غور فکر کی سفارش کی گئی ہے نیز مسئلہ معاد، بدکرداروں کا انجام، قرآن کی اہمیت، بیان داستان حضرت آدمؑ، ابلیس کی بغاوت، اقوام گذشتہ جیسے قوم لوطؑ، صالحؑ اور قوم شعیبؑ کی تاریخ کا ذکر آیا ہے۔

۱۶۔محتوای سورہ نحل

خداوند متعال کی نعمتوں کا ذکر جیسے بارش، سورج کی روشنی، انواع واقسام کے پھل اور پودے، مادی غذائیں، انسانوں کے کام آنے والے حیوانات، شہد کی مکھی کی پرمعنی

اور مختصر زندگی، توحید سے متعلق دلائل، مسئلہ معاد، مشرکین کی دھمکیاں، عدل واحسان ہجرت وجہاد کی طرف ترغیب کرنے اور فحاشی، ظلم وستم، عہد شکنی سے پاک رہنے کا حکم اور حضرت ابراہیم سے کوتاہی سے متعلق مطالب زیر بحث آئے ہیں۔

۱۷۔ محتوای سورۃ اسراء

اس سورہ کے اندر نبوت سے متعلق دلائل، داستان معراج النبیؐ، بنی اسرائیل کی پُر ماجرا تاریخ، روزمرّہ زندگی کی ہر چیز سے متعلق حساب ہونے، ماں باپ کے حقوق، اسراف وتبذیر کی حرمت، بخل، اولاد کے قتل کرنے، (دور جہالت میں کرتے تھے) زنا، یتیم کا مال کھانے، کم فروشی، تکبر اور خون ریزی کی حرمت کا بیان ہے۔ نیز قرآن کی تاثیر، ہر قسم کی اخلاقی واجتماعی بیماریوں کے علاج اور قرآن کے معجزہ ہونے سے متعلق مباحث بھی موجود ہیں۔

۱۸۔ محتوای سورۃ کہف

اس سورۃ مبارکہ میں داستان اصحاب کہف، حضرت موسیٰؑ کی حضرت خضرؑ سے ملاقات (گو کہ قصہ میں حضرت خضر کا نام موجود نہیں ہے) اور اس داستان سے ملنے والے درس کا ذکر آیا ہے، نیز ذوالقرنین اور یاجوج وماجوج کا واقعہ بھی بیان ہُوا ہے۔

۱۹۔ محتوای سورہ تحریم

اس سورہ میں حضرت زکریاؑ، حضرت مریم وعیسیٰؑ، قہرمانِ توحید حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل، حضرت ادریسؑ اور دیگر انبیاء الٰہی کا ذکر ہوا ہے۔ نیز قیامت کے کچھ مباحث، خدا کے لاولد ہونے اور مسئلہ شفاعت کا بیان بھی ہے۔

۲۰۔ محتوای سورۃ طٰہٰ

عظمت قرآن، صفات وجلال وجمالِ خدا، ذکر داستان حضرت موسیٰ، قوم بنی اسرائیل

کی گوسالہ پرستی، مسئلہ قیامت، حضرت آدمؑ وحواؑ کا جنت سے زمین پر اُتارے جانے کی داستان اس سورۃ کے خاص مباحث ہیں ۔

۲۱۔محتوای سورۃ انبیاء

اس سورۃ میں انبیاء الٰہی میں سے سولہ محترم اور بزرگ نبیوں کا تذکرہ ہوا ہے جن کے نام یہ ہیں: حضرت موسیٰؑ، حضرت ھارونؑ، حضرت ابراھیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت نوحؑ، حضرت طالوتؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت اسماعیلؑ، حضرت ادریسؑ، ذوالکفلؑ، ذالنونؑ حضرت یونسؑ، حضرت زکریاؑ اور حضرت یحییٰؑ؛ نیز اس سورہ میں توحید کا باطل پر غلبہ پانے کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

۲۲۔محتوای سورہ حج

اس سورۃ میں معاد اور اس سے متعلق دلائل کے بارے میں چند آیات ہیں، علاوہ ازیں گذشتہ اقوام کے عبرت آموز داستان بیان ہوئے ہیں، جن میں قوم نوح، قوم عاد وثمود، قوم ابراہیم، قوم لوط، قوم شعیب اور قوم موسیٰ، شامل ہیں۔ نیز اس سورۃ میں مسئلہ حج اور حضرت ابراہیم کے زمانے سے تاریخ حج کا مختصر جائزہ، مسئلہ قربانی اور طواف کا ذکر آیا ہے اور نماز، زکوۃ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور خدا پر توکل کرنے کی تشویق کی گئی ہے۔

۲۳۔محتوای سورہ مومنون

اس سورہ میں مؤمنین کے اوصاف، خداشناسی کیلئے نظام کائنات کی مختلف آیات ونشانیاں جیسے انسان حیوان اور پودے بیان ہوئی ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت نوحؑ، حضرت ھودؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے داستانوں کا ذکر ہے نیز مسئلہ معاد کے بارے میں بھی بحث ہوئی ہے۔

۲۴۔محتوای سورہ نور

اس سورہ کو سورہ عفت و پاکدامنی بھی کہا جاتا ہے۔اس میں جنسی آلودگیوں کے خلاف جہاد کی باتیں ہیں ۔علاوہ ازیں پاکبازی و پاکدامنی ،معاشرے کو مختلف قسم کے جنسی آلودگیوں سے پاک رکھنے کا دستور بھی بیان ہوا ہے۔

۲۵۔محتوای سورہ فرقان

اس سورہ میں توحید کے دلائل اور اس کے خلاف مشرکین کی ضعیف وکمزور منطق کی طرف اشارہ کیا گیا ہے،عظمت خداوندی کی نشانیاں بیان ہوئی ہیں جیسے سورج کی روشنی،رات کی تاریکی،ہوا اور بارش جس سے مردہ زمین میں جان پڑتی ہے وغیرہ وغیرہ نیز آسمان زمین،سورج اور خلقتِ نظام ہستی کی مختلف نشانیاں اور حقیقی و سچے مؤمنین کی صفات بیان ہوئی ہیں۔

۲۶۔محتوای سورۃ شعراء

اس سورہ میں عظمت قرآن اور گذشتہ انبیاء میں سے سات بڑے نبیوں کی داستان حیات کا مختصر تعارف بیان ہوا ہے جس میں حضرت ابراہیمؑ ،حضرت نوحؑ ،حضرت ھودؑ،حضرت صالحؑ،حضرت لوطؑ ،حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰؑ شامل ہیں نیز شعراء کے بارے میں بھی ایک مختصر بحث موجود ہے۔

۲۷۔محتوای سورۃ نمل

اس سورہ میں معاد اور پانچ الٰہی پیغمبروں کی زندگی کے واقعات ذکر ہوئے ہیں، نیز داستان حضرت سلیمان و ملکہ سباء اور ہُدہُد اور چیونٹی کی حضرت سلیمانؑ سے گفتگو کا خاص طور سے ذکر آیا ہے۔

۲۸۔محتوای سورہ قصص

تاریخچہ بنی اسرائیل ،داستان قارون یعنی اُس متکبر ودولت مندانسان کی داستان جوداستان فرعون سے مشابہت رکھتی ہے اس سورہ میں بیان ہوئی ہے۔ان دونوں قصوں میں فرق صرف یہ ہے کہ قارون زمین کے اندر دھنس کر ہلاک ہوگیا جبکہ فرعون پانی میں غرق ہوگیا۔

۲۹۔محتوای سورہ عنکبوت

اس سورہ کے اندرانسانوں سے امتحان لینے ،منافقین کے حالات ، پیغمبران الٰہی حضرت نوحؑ ،حضرت ابراہیمؑ ،حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ کی مجاہدات ومبارزات بیان ہوئے ہیں،علاوہ ازیں مسئلہ توحیداور خودساختہ معبودوں کی ضعف وکمزوری کا بھی ذکر آیا ہے۔

۳۰۔محتوی سورہ روم

اس سورہ میں آنے والے وقتوں میں رومیوں کا ایرانیوں پرغلبہ پانے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ بے ایمان افراد کے طرز فکراوراُن کے حالات بیان ہوئے ہیں نیز مسئلہ مالکیت ،حق ذی القربیٰ اور رباء (سود) کا ذکر بھی ملتا ہے۔

۳۱محتوای سورہ مائدہ

اس سورہ میں عظمت قرآن ،حضرت لقمان کا اپنے فرزندوں کوحکمت آمیز نصیحت کرنے اور دلائل توحید کا ذکر آیا ہے اور مسئلہ معاد وعلم غیب خدا کے بارے میں مختصر اشارہ آیا ہے

۳۲۔محتوای سورۃ سجدہ

اس سورہ میں عظمت قرآن ،انسان کے مٹی ، پانی اور روح الٰہی سے خلق ہونے ، ذکر معاد،انذار وبشارت کے علاوہ بنی اسرائیل کی مختصر تاریخ کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

۳۳۔محتوای سورہ احزاب

اس سورہ میں مختصر طور پر دور جاہلیت کے خرافات جیسے مسئلہ ظہار (دور جاہلیت میں رائج

طریقہ طلاق) کے علاوہ جنگ احزاب کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ نیز ازواج پیغمبرؐ کا سب کیلئے نمونہ ہونے، آنحضرت کے منہ بولے بیٹے زید اور مسئلہ حجاب کا ذکر آیا ہے۔

۳۴۔ محتوای سورہ سباء

اس سورہ میں مسئلہ توحید، مسئلہ نبوت ومعاد، الٰہی نعمتوں کا شکر کرنے، ان نعمتوں کے کفران کرنے والوں کے انجام، انسانوں کو تفکر وتعقل کرنے اور عمل صالح کی طرف دعوت کا بیان ہے۔

۳۵۔ محتوای سورہ فاطر

اس سورۃ میں عظمت خداوندی اور مسئلہ توحید کا ذکر ہُوا ہے علاوہ ازیں مسئلہ رہبری انبیاء، ان کا کفار سے مقابلہ کرنے اور پروردگار کا مختلف حوالوں سے ڈرانے اور نصیحت کرنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۳۶۔ محتوای سورۃ یٰس

اس سورہ مبارکہ میں ذکر رسالت پیغمبرؐ، قرآن مجید اور اس کا ھدف نزول بیان ہوا ہے نیز بعض الٰہی پیغمبروں کی رسالت، مسئلہ توحید، مسئلہ معاد اور جنت وجہنم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

۳۷۔ محتوای سورۃ صافات

اس سورۃ میں اللہ کے فرشتوں میں سے ایک گروہ کے بارے میں بحث آیا ہے، مزید یہ کہ کافروں کی عاقبت بزرگ انبیائے الٰہی جیسے حضرت نوح، ابراہیم، اسحاق، موسیٰ وھارون، الیاس، لوط اور حضرت یونس کی تاریخ کے چند گوشوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ نیز مشرکین کے اقسام جیسے خدا کی فرشتوں اور جنوں سے رشتہ داری پر اعتقاد اور لشکر حق کا کفر پر غلبہ پانے کا ذکر ملتا ہے۔

۳۸۔محتوای سورہ ص

مسئلہ نبوت پیغمبرؐ، انبیائے عظام خصوصاً حضرت داود، سلیمان اور حضرت ایوب کی تاریخ حیات کے چند گوشوں کی طرف اشارہ، انجام کفار، خلقت انسانی اور اس کا عظمت و مقام اس سورہ کے مباحث ہیں نیز فرشتوں کا انسان کے سامنے سجدہ ریز ہونے کا بھی ذکر آیا ہے۔

۳۹۔محتوای سورہ زمر

اس سورہ میں توحید، معاد، روز قیامت، سزا و جزاء کا تصور، اہمیت قرآن، گذشتہ اقوام کی حیات کا مختصر جائزہ اور مسئلہ توبہ بیان ہوا ہے۔

۴۰۔محتوای سورہ مومن

اس سورہ میں داستانِ حضرت موسیٰ و فرعون، مومن آل فرعون، پیغمبر اکرمؐ سے صبر و استقامت کی اپیل اور مسئلہ توحید و معاد کا بیان آیا ہے۔

۴۱۔محتوای سُورہ فصلت

اس سورہ میں قرآن کی طرف متوجہ ہونے، زمین و آسمان کی خلقت اور اس کے مراحل، پہاڑ، زمین، پودے اور جانوروں کی خلقت کے بارے میں اشارہ کیا گیا ہے۔ گذشتہ مغرور و سرکش اقوام جیسے قوم عاد و ثمود اور حضرت موسیٰ کی داستان کا مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔

۴۲۔محتوای سُورہ شوریٰ

اس سورہ میں انبیاء کا خدا سے وحی و ارتباط کی طرف اشارہ ملتا ہے نیز کچھ اخلاقی مباحث جیسے توبہ پر باقی رہنے، عفو درگزر کرنے، غصہ کو پی جانے، لجاجت و ہٹ دھرمی سے دور رہنے، دنیا پرستی سے دوری اور مشکلات کے وقت صبر کرنے کا حکم آیا ہے۔

۴۳۔محتوای سورہ زخرف

یہ سورہ قرآن کی اہمیت، نبوت پیغمبر اسلامؐ، اندھی تقلید کی مذمت، بے ایمان لوگوں کے دلوں میں موجود باطل اقدار اور مفید وثمر آور نصائح ومواعظ پر مشتمل ہے۔

۴۴۔ محتوای سورہ دخان

یہ سورہ عظمت قرآن، شب قدر میں قرآن کی نزولی، حضرت موسیٰ کا قوم بنی اسرائیل اور فرعون سے مقابلہ، مقصد خلقت کائنات اور زمین وآسمان کے عبث پیدا نہ کرنے سے متعلق مباحث پر مشتمل ہے۔

۴۵۔ محتوای سورۃ جانیہ

اس سورۃ کے اندر قرآن کی عظمت اور بعض ادیان کے طبیعی اور فطرتی ہونے کا دعویٰ اور اس کا مضبوط ومحکم جواب موجود ہے۔ نیز اس سورہ میں گذشتہ اقوام کی کوتاہیوں جیسے بنی اسرائیل وغیرہ، کے انجام کا بیان ہے۔ قاطعیت کے ساتھ عفو درگزر کرنے اور عفو کرتے وقت حق سے انحراف نہ کرنے کی دعوت اور قیامت کے ہولناک حوادث کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے نیز مسئلہ نامہ اعمال کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۴۶۔ محتوای سورہ احقاف

اس سورہ میں عظمت قرآن اور داستان قوم عاد (جو کہ سرزمین احقاف میں رہتے تھے) کا بیان آیا ہے نیز پیغمبر اسلامؐ کی دعوت کی وسعت اور عمومیت جو کہ نہ صرف انسانوں تک بلکہ جنات تک محیط تھی، کو ذکر کیا ہے۔

۴۷۔ محتوای سورۃ محمد

یہ سورہ مسئلہ ایمان وکفر، مومنین کی حالت کا کافروں سے موازنہ، مسئلہ جہاد، منافقین کے احوال، گذشتہ اقوام کا انجام، جنگ کی مناسبت سے حضرت انسان کی آزمائش، مسئلہ انفاق،

جو کہ ایک قسم کا جہاد بھی ہے جس کی ضد بخل ہے، جیسے مباحث پر مشتمل ہے۔

۴۸۔ محتوای سورہ فتح

اس سورہ کے اندر اسلام کی کامیابی، پیغمبر اسلام کے خواب کا شرمندہ تعبیر ہونے کا ذکر آیا ہے۔ جیسا کہ آپؐ نے خواب میں دیکھا کہ آپ مکہ میں داخل ہو رہے ہیں اور مناسک عمرہ انجام دے رہے ہیں۔ نیز اس سورہ میں صلح حدیبیہ، مسئلہ بیعت رضوان، مقام و منزلت پیغمبر اسلامؐ اور آپ کے اھداف، اُن لوگوں کا تعارف جن پر جہاد ساقط ہے اور پیغمبر اسلامؐ کی خصوصیات کا تذکرہ آیا ہے۔

۴۹۔ محتوای سورہ حجرات

یہ سورہ مبارکہ پیغمبر اکرمؐ سے معاشرت و سلوک کرنے کے آداب اور اسلام کے اخلاقی، اجتماعی اُصول و قوانین پر مشتمل ہے نیز اس میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ داخلی اختلافات کو کیسے دور کیا جائے جو مسلمانوں کے مابین کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں نیز اس مسئلہ کی طرف بھی اشارہ ہُوا ہے کہ ایمان صرف قول و گفتار کا نام نہیں۔

۵۰۔ محتوای سورہ ق

اس سورہ کی تقریباً تمام آیات مسئلہ معاد کے احوال کے گرد گھومتی ہیں جس میں قیامت سے مربوط مسائل جیسے: نامہ اعمال و اقوال، اس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقلی یعنی موت، قیامت کے حوادث اور مسئلہ معاد پر دلائل شامل ہیں نیز اس میں گذشتہ سرکش و باغی اقوام جیسے قوم فرعون، عاد، لوط اور قوم شعیب و تُبّع کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

۵۱۔ محتوای سورۃ الذاریات

اس سورہ میں مسئلہ معاد، توحید، اُن فرشتوں کی داستان جو حضرت ابراہیم کی خدمت

میں مہمان بن کر حاضر ہوئے تھے، حضرت موسیٰ، قوم عاد وثمود اور قوم نوح کی داستان بیان ہوئی ہے۔

۵۲۔ محتوای سورۃ طور

اس سورہ میں مؤمنین کو قیامت کے روز ملنے والی نعمتوں اور مواہب وہدایا کا ذکر ہُوا ہے، نیز نبوت پیغمبر اسلامؐ، مسئلہ توحید ومعاد اور کافروں کیلئے عذاب الٰہی کا ذکر بھی ملتا ہے۔

۵۳۔ محتوای سورۃ نجم

اس سورہ میں اس مسئلہ کا ذکر ہُوا ہے کہ پیغمبرؐ کا سیدھا سیدھا بغیر کسی واسطے کے جبرئیل امین سے رابطہ تھا۔ معراج پیغمبرؐ، مشرکین کی بتوں سے متعلق نظریات وخرافات، توبہ کی طرف لوٹنے کی راہ اور گذشتہ اقوام جیسے: قوم عاد وثمود، نوح اور قوم لوط کا بیان آیا ہے۔

۵۴۔ محتوای سورۃ قمر

اس سورہ میں قیامت کے قریب ہونے، موضوع شق القمر، قوم نوح وطوفانِ نوح، قوم عاد وثمود اور اُن کی حضرت صالح کی مخالفت اور مسئلہ ناقہ (اُونٹ) کا بیان آیا ہے نیز قوم لوط کے ذکر کے علاوہ مومن آل فرعون کے حوالے سے بھی مختصر گفتگو ہوئی ہے۔

۵۵۔ محتوای سورۃ رحمٰن

اس سورہ میں خدا کی نعمتوں کی طرف اشارہ ملتا ہے نیز جن انس کی خلقت کی نوعیت، خداوند متعال کے طرز خلقت، زمین وآسمان میں موجود نشانیاں، آخرت کی ابدی نعمتوں اور کافرین ومشرکین کیلئے دردناک عذاب بیان ہوا ہے۔

۵۶۔ محتوای سورہ واقعہ

اس سورہ کے اندر ظہور قیامت کی نشانیاں، قیامت کے دن انسانوں کی گروہ بندی،

مقربین کیلئے جنت کی بشارت، اصحاب یمین اور اُن کیلئے خدا کی طرف سے انواع واقسام کے عنایات ونعمتیں بیان ہوئی ہیں علاوہ ازیں اصحاب شمال اور اُن کیلئے دوزخ میں دردناک عذاب اور حالت احتضار کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔

۵۷۔ محتوای سورہ حدید

اس سورۃ میں بیان توحید وصفات خداوندی میں سے ۲۷ صفاتِ الٰہی بیان ہوئی ہیں۔ نیز قرآن کی عظمت، فی سبیل اللہ انفاق کرنے، عدالت اجتماعی کا قیام جو کہ اہداف انبیاء الٰہی کا ایک اہم حصہ رہا ہے، کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے اور اجتماع سے دور رہنے اور رہبانیت اختیار کرنے کی مذمت کی گئی ہے۔

۵۸۔ محتوای سورہ مجادلہ

اس سورہ میں حکم ظہار اور آداب مجالس کا بیان ہے، مجلس میں بیٹھنے کے بعد سرگوشی کرنے کی ممانعت اور منافقین کو حزب الٰہی کی طرف دعوت زیر بحث آئی ہے۔

۵۹۔ محتوای سورہ حشر

تمام موجودات کے خدا کے سامنے تسبیح وتحلیل کرنے، مسلمانوں کا مدینے کی عہد شکن یہودیوں سے جنگ کرنے، مدینہ کے منافقین، آسماء حُسنیٰ اور صفات وجمال خداوندی کے بارے میں مباحث اس سورہ میں موجود ہیں۔

۶۰۔ محتوای سورۃ ممتحنہ

بیان مسلۂ (حُب فی اللہ) و(بُغض فی اللہ) یعنی خدا کیلئے کسی سے محبت کرنے اور کسی سے بغض کرنے، مشرکین سے دوستی اور تعلق رکھنے کی ممانعت اس سورے کے مباحث ہیں۔ دیگر مہاجر خواتین کے امتحان وآزمائش کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

۶۱۔ محتوای سورہ صف

اس سورۃ میں گفتار و کردار میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی دعوت اور بے عملی کی مذمت کی گئی ہے جہاد کی دعوت ہے علاوہ ازیں بنی اسرائیل کی عہد شکنی اور حضرت عیسٰی کو پیغمبر اسلامؐ کی آمد کی بشارت، دیگر ادیان پر اسلام کی کامیابی کی ضمانت اور حضرت عیسٰی کے حواریین کی زندگی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۶۲۔ محتوای سورہ جمعہ

اس سورہ میں بیان توحید، ہدف بعثت پیغمبر اسلام، مسئلہ معاد، نماز جمعہ کی اہمیت وعظمت اور خصوصیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے علاوہ ازیں تمام موجودات کا خدا کی تسبیح کرنے، نماز جمعہ کی ادائیگی کی تاکید اور اس دن کسب وتجارت کی معطلی کے بارے میں بھی بیان ہوا ہے۔

۶۳۔ محتوای سورہ منافقین

اس سورہ کا اصل مرکز ومحور منافقین ہے۔ اس میں منافقین کی نشانیاں، مومنین سے اُن سے دُور رہنے کی تلقین وسفارش کے علاوہ راہ خدا میں انفاق کرنے، ذکر خدا سے غفلت نہ برتنے کا حکم آیا ہے۔

۶۴۔ محتوای سورہ تغابن

اس سورہ میں توحید، صفات وافعال خدا اور روز قیامت ایک گروہ کے دھوکہ کھانے اور دوسرے گروہ کے کامیاب اور فائدے میں ہونے کا ذکر ہے نیز اس میں خدا اور رسولؐ کی اطاعت اور انفاق کرنے کی طرف بھی دعوت دی گئی ہے۔

۶۵۔ محتوای سورہ طلاق

اس سورہ میں طلاق سے مربوط احکام، مسئلہ مبدأ ومعاد، مسئلہ نبوت پیغمبر اسلامؐ اور

آنحضرت کی انذار و بشارت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۶۶۔ محتوای سورہ تحریم

پیغمبر اسلام کی اپنی بعض ازواج سے تعلقات اور اُن کی تعلیم و تربیت کے اُصول وقوانین بیان ہوئے ہیں علاوہ ازیں ذکر توبہ و جہاد کے ساتھ دو پاکیزہ وصالحہ عورتیں جناب حضرت مریمؑ و زوجہ فرعون، اور دو ناپاک عورتیں زوجہ نوحؑ و زوجہ لوطؑ کا ذکر ہوا ہے۔

۶۷۔ محتوای سورۃ ملک

اس سورہ میں صفات خدا، نظام خلقت خداوندی کی خصوصیات، آسمان، زمین، ستاروں، پرندوں، جاری و ساری نہروں اور آنکھ و کان کی خلقت کے بارے میں بحث کی گئی ہے

۶۸۔ محتوای سورہ قلم

اس سورہ میں پیغمبر اسلام کی صفات علی الخصوص آنحضرتؐ کے برجستہ اخلاق، آپ کے دشمنوں کی ناپاک و پلید صفات، عظمت قرآن اور قیامت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۶۹۔ محتوای سورۃ الحاقہ

اس سورۃ میں قیامت کے ناموں میں سے تین نام یعنی حاقہ، قارعۃ اور واقعہ کا ذکر آیا ہے نیز گذشتہ اقوام جیسے: قوم عاد و ثمود اور قوم نوح، عظمت قرآن اور پیغمبرؐ اسلام کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔

۷۰۔ محتوای سورہ معارج

یہ سورہ قیامت کی خصوصیات، اچھے بُرے لوگوں کی صفات و نشانیوں اور انبیاء عظام میں سے کسی ایک نبی کے منکر ہونے کے عذاب کے بارے میں ہے۔

۷۱۔ محتوای سورہ نوح

اس سورہ میں حضرت نوح کی مختصر تاریخ بیان ہوئی ہے۔

۷۲۔ محتوای سورۃ جن

اس سورہ میں ایک غیر مرئی مخلوق یعنی (جن) کے بارے میں بیان ہوا ہے۔ نیز ان کے پیغمبرؐ و قرآن کے سامنے خاضع ہونے اور معاد پر ایمان رکھنے کا بھی تذکرہ آیا ہے۔ اس حوالے سے ایک گروہ مؤمن اور دوسرا کافر کہلاتا ہے۔

۷۳۔ محتوای سورۃ مزمّل

اس سورہ میں پیغمبر اسلام کو آدھی آدھی رات عبادت اور تلاوت قرآن کرنے کی دعوت دی گئی ہے نیز مسئلہ معاد، ذکر حضرت موسیٰ، نماز، زکوٰۃ اور اللہ کی راہ میں انفاق کرنے کا ذکر آیا ہے

۷۴۔ محتوای سورۃ مُدثّر

اس سورۃ میں پیغمبر اسلام کو دین اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کیلئے قیام کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اور اس راہ میں صبر و استقامت سے کام لینے کی تلقین کی ہے۔ مختلف طریقوں سے قسمیں کھا کر مسئلہ قیامت کی اہمیت کو واضح کردی ہے۔ اس میں اس بات کا بھی ذکر ہوا ہے کہ ہر انسان کا انجام اس کے اعمال سے مربوط ہوگا۔

۷۵۔ محتوای سورہ قیامت

اس سورہ کا مرکز و محور قیامت ہے۔ قیامت کے عجیب و غریب حوادث، اس دنیا کے فانی ہونے، قیامت کے شروعات، موت کے پر اضطراب و پر خطر لحظات اور اس جہاں سے دوسرے جہاں کی طرف منتقل ہونے کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔

۷۶۔ محتوای سورہ انسان

اس سورہ میں خلقت انسان اور اہمیت قرآن کے علاوہ خدا کی مشیت و ارادے کی

حاکمیت باوجودیکہ انسان کے فاعل مختار ہونے کے، بیان ہوئی ہے۔

۷۷۔ محتوای سورہ مرسلات

اس سورہ کے اکثر مطالب ومفاہیم قیامت سے مربوط ہیں۔

۷۸۔ محتوای سورۃ نباء

اس سورہ میں قیامت کے عظیم حادثہ کوسوالیہ انداز میں بیان کیا گیاہے نیز اس میں ،آسمان وزمین پرخدا کی قدرت، صالح ونیکوکار بندوں کیلئے نعمتیں اورسرکش وباغی لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہونے کی طرف بھی اشارہ کیا گیاہے۔

۷۹۔ محتوای سورہ النازعات

اس سورہ کا مرکز ومحور معاد سے مربوط مسائل کا بیان ہے ۔نیز ذکر حضرت موسیٰ اورفرعون کے آخری انجام کی داستان بھی بیان ہوئی ہے۔ یہاں اس مطلب کی طرف بھی اشارہ کیا گیاہے کہ خدا کے سوا کوئی بھی روز قیامت سے باخبر نہیں ہے۔

۸۰۔ محتوای سورہ عبس

اس سورہ میں مسئلہ معاد کو بیان کیا گیاہے۔اس شخص کے بارے میں اشارہ کیا گیاہے جس نے ایک آنکھوں سے اندھا حقیقت شناس انسان کے ساتھ نامناسب سلوک کیا تھا۔ نیز اس سورہ میں قرآن کی عظمت واہمیت بھی بیان کی گئی ہے۔

۸۱۔ محتوای سورۃ تکویر

اس سورہ میں مسئلہ قیامت ،اس کائنات کے درہم وبرہم ہونے اورعظمت قرآن کی طرف اشارہ کیا گیاہے۔

۸۲۔محتوای سورہ انفطار

یہ سورہ بھی قیامت سے مربوط مسائل پر مشتمل ہے۔ اس میں انسانوں کو نعمت الٰہی اور اُن فرشتوں کی طرف متوجہ کی گئی ہے جن کا کام انسان کے اعمال کو ضبط تحریر میں لانا اور محفوظ کرنا ہے۔

۸۳۔محتوائی سورہ مطففین

اس سورہ میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کو خدا کی دھمکی، روز قیامت برے لوگوں کے انجام اور نیکوکار لوگوں کیلئے خدا کی طرف سے عظیم نعمتوں کی بشارت' کا بیان ہوا ہے۔

۸۴۔محتوای سورہ انشقاق

یہ سورہ بھی عمومی طور پر مسئلہ معاد سے متعلق ہے تاہم اس میں قیامت کے دن پیش آنے والے مختلف ہولناک حوادث کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

۸۵۔محتوای سورہ بروج

اس سورہ میں اصحاب اُخدود، داستان فرعون وثمود، طاغی وسرکش اقوام کی شکست اور عظمت واہمیت قرآن بیان ہوئی ہے۔

۸۶۔محتوای سورۃ طارق

اس سورہ میں بھی مسئلہ معاد اور اہمیت وعظمت قرآن بیان کیا گیا ہے۔

۸۷۔محتوای سورۃ اَعلیٰ

یہ سورہ ان قوانین پر مشتمل ہے جن میں پیغمبر اکرمؐ کیلئے خدا کی تسبیح کرنے اور رسالت کی ادائیگی کے دستورات واحکام بیان کیے گئے ہیں ۔ علاوہ ازیں خاضع وخاشع مومنین اور بدبخت وشقی کافرین اور شقاوت وسعادت کے عوامل بیان کیے گئے ہیں۔

۸۸۔محتوای سورۃ الغاشیہ

اس سورہ میں بھی مسئلہ معاد، مسئلہ توحید، زمین، آسمان اور پہاڑوں کی خلقت اور مسئلہ نبوت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۸۹۔محتوای سورۃ فجر

اس سورہ میں کافروں کو عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا ہے۔ طاغی اقوام جیسے: قوم عاد وثمود اور قوم فرعون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے نیز مسئلہ معاد اور انسان کیلئے امتحان وآزمائش کا بیان آیا ہے۔

۹۰۔محتوای سورۃ بلد

اس سورہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ انسان اس دنیا میں ہمیشہ مصائب ومشکلات اور مسائل میں گھرا ہوتا ہے علاوہ ازیں اس سورۃ میں الٰہی نعمتوں کی ناشکری کرنے، اور کافروں اور مؤمنین کے انجام کے بارے میں ذکر آیا ہے۔

۹۱۔محتوای سورۃ الشمس

اس سورہ میں تہذیبِ نفس اور ناپاکیوں سے قلبِ انسان کو پاک رکھنے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور قوم ثمود جیسے طغیان وسرکش اقوام کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے۔

۹۲۔محتوای سورۃ اللیل

یہ سورہ لوگوں کو دو حصوں یعنی خدا کی راہ میں انفاق کرنے والے پرہیزگار لوگ اور جزائے الٰہی کے منکر بخیل لوگوں میں تقسیم کرتا ہے۔ پہلے گروہ کے لوگ خوش بخت وسعادت مند ہوں گے جبکہ دوسرے گروہ کا انجام سختی وبدبختی ہوگا۔

۹۳۔محتوای سورۃ الضحیٰ

اس سورہ میں پیغمبر اسلام کو خدا کی طرف سے یک وتنہا نہ چھوڑے جانے اور آپؐ کے لئے بے انتہا عطاء وبخشش کی بشارت دی گئی ہے۔

۹۴۔ محتوای سورۃ الم نشرح

اس سورہ میں بھی پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں پیش ہونے والے الٰہی مواہب وعطایا کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۹۵۔ محتوای سورۃ التین

یہ سورہ خلقت انسان کی خوبصورتی، مراحل تکامل انسان اور اسے انحطاط و پستی کا شکار بنانے والے عوامل پر مشتمل ہے نیز مسئلہ معاد اور حاکمیت خدا کا بھی تذکرہ آیا ہے۔

۹۶۔ محتوای سورۃ علق

اس سورۃ کے ابتدا میں پیغمبر اسلام کو قرآن کی قرأت وتلاوت کا دستور دیا ہے پھر انسان کی خلقت کی طرف اشارہ کیا ہے نیز ناشکری کرنے والوں کو دردناک عذاب سے ڈرایا گیا بھی ہے۔

۹۷۔ محتوای سورۃ قدر

یہ سورۃ قرآن کے شب قدر والی رات میں نازل ہونے سے متعلق ہے اس میں اہمیت شب قدر اور اس کے آثار وبرکات کو ذکر کیا گیا ہے۔

۹۸۔ محتوای سورۃ بیّنہ

یہ سورہ رسالتِ پیغمبر اسلامؐ کے عالمی ہونے، اہل کتاب ومشرکین کا اسلام کے مقابلے میں مختلف موقف اختیار کرنے سے متعلق مباحث پر مشتمل ہے۔

۹۹۔ محتوای سورۃ زلزلہ

یہ سورہ قیامت کی نشانیوں کو بیان کرتا ہے۔

۱۰۰۔محتوای سورہ وَالعادیات

اس سورہ میں بنی نوع انسان کی کمزوریوں، بخل اور دنیا پرستی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور آخر میں مسئلہ قیامت کو بیان کیا ہے۔

۱۰۱۔محتوای سورہ القارعہ

یہ سورہ کلی طور پر معاد اور مقدمات معاد سے متعلق ہے اور نیک افراد کیلئے قیامت کے دن جزاء اور بدکاروں کیلئے عذاب کی نوید پر مشتمل ہے۔

۱۰۲۔محتوای سورہ التکاثر

اس سورہ کی ابتداء میں اُن افراد کی مذمت کی گئی ہے جو بے ہودہ و بے قیمت مطالب کو بنیاد بنا کر ایک دوسرے پر فخر و مبایات کرتے ہیں۔ آخر میں مسئلہ معاد کو بیان کیا ہے۔

۱۰۳۔محتوای سورۃ والعصر

اس سورہ میں تمام انسانوں کے خسارے میں ہونے' سوائے ان لوگوں کے جو با ایمان اور عمل صالح انجام دینے والے ہیں، کو بیان کیا ہے۔

۱۰۴۔محتوای سورہ ھُمَزَہ

اس سورہ میں اُن انسانوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جن کی پوری کوشش مال دنیا کو جمع کرنا ہوتی ہے، جن کے ہاتھوں میں مال نہیں ہے یہ لوگ اُن کو حقارت کی نظر سے دیکھتے اور ان کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ آخر میں ان جیسے مستکبر لوگوں کے دردناک انجام کے بارے میں بیان ہُوا ہے۔

۱۰۵۔محتوای سورۃ الفیل

یہ سورہ اس مشہور تاریخی واقعہ کو بیان کرتا ہے جو پیغمبر اسلامؐ کے اس دنیا میں تشریف لانے کے سال رونما ہُوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو کفار کے اس عظیم لشکر کی شر سے محفوظ رکھا۔ یہ لوگ سرزمین یمن سے ہاتھیوں پر سوار ہو کر آئے تھے۔

۱۰۶۔ محتوای سورۃ القریش

یہ سورہ ان نعمتوں کے بیان پر مشتمل ہے جنہیں خدا نے قریش کیلئے عطا فرمایا اور ان سے چاہا گیا کہ وہ ان نعمتوں کے صلے میں خدا کا شکر عطا کرے اور اس کی عبادت بجالائے۔

۱۰۷۔ محتوای سورۃ ماعون

یہ سورہ منکرین قیامت کی صفات، نشانیوں اور اُن کے اعمال پر مشتمل ہے۔

۱۰۸۔ محتوای سورۃ الکوثر

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بے تحاشہ نعمتوں کی بشارت دی ہے جن میں سے ایک کوثر ہے۔ آپؐ کے دشمن آپ کو ابتر (لااولاد) ہونے کا طعنہ دیتے تھے اس کا بھی ذکر اس سورہ میں آیا ہے۔

۱۰۹۔ محتوای سورۃ الکافرون

یہ سورہ اس مضبوط و مستحکم جواب پر مشتمل ہے جو آنحضرتؐ کی زبان سے کافروں کو دیا گیا۔ کافرین مختلف طریقوں سے آنحضرتؐ پر دباؤ ڈالتے تھے کہ آپؐ اُن کے خداؤں کی پرستش کریں، لہٰذا آپ کو گفتگو اور افہام و تفہیم کی دعوت دی گئی لیکن آپؐ نے اُن کو جواب نہیں دیا اور اُن کے سینے پر ہاتھ مارا۔

۱۱۰۔ محتوای سورۃ النصر

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اعظم کو ایک عظیم کامیابی کی بشارت دی ہے کہ جس

کے بعد لوگ گروہ در گروہ دین خدا میں داخل ہونے لگے۔

۱۱۱۔ محتوای سورہ تبّت

یہ سورہ دشمنان اسلام میں سے ایک پر ایک کاری ضرب ہے جس کا نام بھی سورہ میں آیا ہے اور یہ وہ شخص تھا جو پیغمبرؐ کے زمانے میں موجود تھا اس سورہ میں مذکورہ شخص (ابولھب) اور اس کی بیوی دونوں کے جہنمی ہونے کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۱۲۔ محتوای سورۃ اخلاص

اس سورہ کے نام سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورۃ توحید و یکتا پرستی کے بارے میں ہے

۱۱۳۔ محتوای سورۃ الفلق

یہ سورہ اُن تعلیمات پر مشتمل ہے جو خدا نے پیغمبرؐ اکرمؐ خاص کر تمام مسلمانوں کو اس حوالے سے دیں کہ وہ ہر شر کے مقابلے میں خدا کی پناہ میں آجائے۔

۱۱۴۔ محتوای سورۃ الناس

اس سورہ میں پیغمبر اکرم کو ایک رہبر و پیشوا کے عنوان سے حکم دیا گیا ہے کہ آپ تمام شر اور وسوسوں سے بچنے کیلئے خدا کی بارگاہ میں پناہ لیں۔

فصل سوم

دلائل عدم تحریف قرآن

قرآن تنہا وہ آسمانی کتاب ہے جو اغیار اور دشمنوں کے دست برد سے محفوظ رہا ہے اور جس طرح پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہوئی تھی اسی شکل وصورت کے ساتھ آج بھی انسانوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ کتاب انجیل، تورات جو عرصہ دراز میں مختلف تغیرات کا شکار ہوئی ہے اور ان کے جمع وتدوین کرنے والوں نے کچھ کچھ مطالب کو اضافہ یا کم کیا ہے، گویا کتب اہل کتاب (تورات وانجیل) کے مطالب اضداد ونقائص اور بے بنیاد باتوں سے پُر ہیں جو ذات الٰہی کے مقام وشان سے نہیں بنتی، عدم تحریف قرآن کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱۔ ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُون ؛ یقیناً اس ذکر کو ہم نے اتارا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔﴾ (سورہ حجرات آیت/۹)

۲۔ قرآن کریم میں مسلمانوں کیلئے سب کچھ ہیں۔ یہ ایک کتاب قانون ہے۔ یہ زندگی کا ایک دستور العمل ہے، اس میں حکومت سے متعلق تمام اصول وقوانین موجود ہیں۔ پس یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اصولی طور پر اس کتاب عظیم میں کسی قسم کی کمی بیشی ہونے کا امکان نہ تھا (جو کتاب مسلمانوں کیلئے سرمایۂ حیات ہو کیسے ممکن ہے کہ اسکے اندر کمی بیشی کیا جائے اور مسلمان اس سے غافل رہے)۔ علاوہ ازیں مسلمان اپنی نمازوں میں، گھر، مساجد اور میدان جنگ وجہاد میں جب بھی دشمن سے بحث وگفتگو کرتے تھے اسلام کی حقانیت پر قرآن ہی سے استدلال کیا کرتے تھے۔

۳۔ حافظان قرآن کا وجود خود قرآن کے عدم تحریف کی ایک دلیل ہے۔ حافظان قران کی تعداد کا اندازہ ہمیں تاریخ کے اوراق پلٹانے سے ہوتا ہے۔ ہم تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں کسی ایک جنگ میں ۴۰۰ قاریان وحافظان قرآن شہید ہوئے اور داستان بئر معونہ جو کہ مدینہ کے قریب کسی آبادی میں واقع ہوئی تھی۔ اس علاقے میں جو جنگ حیات

پیغمبر اسلام میں ہوئی تھی اس میں کافی تعداد میں قاریان قرآن (۷۰ نفر کے قریب) شہید ہوئے ۔مسئلہ حفظ قرآن ہمیشہ سے مسلمانوں کے درمیان ایک بڑی عبادت کے طور پر موجود رہا ہے لہٰذا قرآن ایک متروک شے نہیں ہے جو کسی کونے میں یا مساجد کے اندر گرد و غبار میں اَٹی رہ گئی ہو جس سے کسی کو جرأت ہو سکے کہ وہ اس میں کمی یا بیشی کرے بلکہ قرآن کریم ایک زندہ و جاوید کتاب تھی اور مسلمانوں کیلئے قائد رہنما کی سی حیثیت رکھتی تھی۔

۴۔کاتبین وحی کا وجود خود ایک عدم تحریف کی دلیل ہے۔کاتبین وحی یعنی وہ حضرات جو قرآن کریم کی آیات کو پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہونے کے بعد لکھتے تھے اور اپنے یادداشت میں محفوظ کرتے تھے جن کی تعداد ۱۴ سے ۴۰ تک بتائی گئی ہے۔

۵۔اسلام کے تمام پیشواوں، قائدین اور رہبران نے ہر دور میں بشریت کو اسی موجودہ قرآن کی طرف دعوت دی ہے۔اگر ہم پیشوایان اسلام کے کلمات و خطبات کا جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ صدر اسلام میں سب نے بالاتفاق اور ہم آواز ہو کر لوگوں کو اسی موجودہ قرآن کی تلاوت کرنے اسی میں تدبر و تفکر کرنے اور اسی پر عمل کرنے کی طرف دعوت دی ہیں ۔اس بات سے یہ گواہی ملتی ہے کہ یہ آسمانی کتاب ایک زندہ و جاوید اور تحریفات سے پاک ایک سرمایۂ حیات ہے جو ہر دور میں خصوصاً صدر اسلام میں ایک آسمانی کتاب کی شکل میں موجود تھی۔

۶۔روایاتِ ثقلین جو کہ معتبر اور متعدد واسطوں سے پیغمبر اسلامؐ سے نقل ہوئی ہیں، خود اصالتِ قرآن اور اس کے ہر لحاظ سے محفوظ ہونے پر ایک دلیل ہے۔اس روایت کے مطابق پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں کہ میں تم لوگوں کے میان دو گراں قدر چیزیں بطور یادگار چھوڑ کے جا رہا ہوں، پہلی چیز کتاب اللہ ہے اور دوسری میری اہلبیتؑ ہے۔ جب تک تم لوگ ان دو چیزوں سے متمسک رہو گے کبھی بھی گمراہ نہیں ہو جاؤ گے۔کیا پیغمبر اسلام کی یہ تعبیر اور آپؐ کے یہ کلمات ایک ایسی کتاب کے بارے میں صحیح سمجھے جائیں گے جس میں تحریف ہوئی ہو!!؟ جس میں دوسروں نے دخل

اندازی کی ہو!!؟۔

۷۔ان تمام باتوں کے علاوہ ہمیشہ بزرگان دین اور پیشوایان اسلام نے قرآن ہی کو اخبار وروایات کے جانچنے کیلئے معیار صدق وکذب کے عنوان سے مسلمانوں میں متعارف کروایا ہے۔ ہم منابع ومآخذِ اسلامی سے متعلق کتابوں میں وارد کثیر روایات کو پڑھتے ہیں۔اگر کسی حدیث کے صدق وکذب ہونے میں شک پیدا ہو جائے تو ہم اس حدیث کو قرآن کے سامنے پیش کرتے ہیں، جو حدیث قرآن سے موافق ومطابق ہو ہم اس حدیث کو صحیح مان لیتے ہیں جو کہ حق ہے۔اور جو حدیث قرآن کی مخالفت اور ضد میں ہو وہ باطل ہے۔اگر بالفرض قرآن کریم میں تحریف کیا گیا ہو یعنی قرآن میں کسی چیز کی کمی یا بیشی کی گئی ہو تو اس صورت میں یہ کبھی بھی ممکن نہ ہوتا کہ اس قرآن کو معیار ومیزان قرار دیا جائے، تا کہ صحیح وغلط احادیث کا فرق معلوم کی جا سکے۔

قرآن تحدّی (طلب مقابلہ ومبارزہ) کرتا ہے

قرآن کریم کافروں سے مخاطب ہے کہ اگر وہ اس قرآن پر شک وشبہ کرتے ہیں جسے ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو وہ اسکی مانند ایک سورہ بنا کر لائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو (وہ کبھی بھی یہ کام نہیں کر سکیں گے) انہیں چاہیے کہ اس آگ سے ڈریں جسے خداوند متعال نے کافروں کیلئے روشن کیا ہے۔

دور جاہلیت میں تحدی (مبارزہ طلبی) قصائد وخطب کے حوالے سے رائج تھا اور اسے عرب کے معاشرے میں بزرگی، عزت اور شہرت کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔قرآن کریم نے عرب کے اس معاشرے میں جس کے رہنے والے کلام، اشعار اور فصاحت وبلاغت کے لحاظ سے بے نظیر ہوا کرتے تھے اپنے مخالفین کو بہ بانگ دہل قرآن سے مقابلہ ومبارزہ کرنے کی دعوت دی کہ اگر ان کے بس میں ہو تو وہ قرآن کے ایک سورے کی مانند ایک سورہ بنا کر لائے۔قرآن نے اس دور جاہلیت میں صدائے ھل من مبارز کو اس لئے بلند کیا تا کہ آنے والے ادوار میں سب کیلئے یہ

واضح ہوجائے کہ قرآن نے ایک ایسے دور میں فقہائے عرب کی موجودگی میں یہ صدا بلند کی لیکن وہ اس جیسا کوئی قرآن لانے سے عاجز رہے اور اس طرح قرآن کی عظمت و بزرگی اور شان آنے والے ادوار میں سب کے لیے آشکار ہوئی۔

قرآن سے مقابلہ و مبارزہ کرنے والوں میں سے ایک مسیلمہ کذاب تھا جس نے دور حیات پیغمبر اسلامؐ میں یمامہ میں قبیلہ بنی حنیفہ میں دعویٰ نبوت کیا، حالانکہ وہ پہلے ہی اسلام لا چکا تھا۔ اب یہاں، ہم اُن جملات و کلمات کو نقل کرتے ہیں جنہیں مسیلمہ کذّاب نے بطور مقابلہ و مبارزہ قرآن پیش کیا تھا:

مسیلمہ کذاب کہتا ہے: ''اَلفِیل مااَلفِیلُ وَمَا اَدرَاکَ مَا الفِیل لَهُ ذَنب وَثِیلُ وَخِرطومٌ طویل؛ ہاتھی، یعنی ہاتھی کیا ہے اور تم کیا جانو کہ ہاتھی کیا چیز ہے، ہاتھی کے پاس ایک بل کھاتی ہوئی دُم اور ایک لمبی ناک ہے۔،، وہ دوسری جگہ کہتا ہے: '' یَاضَفدَع بِنت ضَفدَعِینَ نَقِیَ مَاتَنقِین نِصفُکَ فِي المَاء وَنِصفُکَ فی الطِینَ لاَ المَاءِ تَکدِرِین وَلاَ الشَّارِبَ تَمنَعِینَ ۔ یعنی اے مینڈک کی بیٹی تو بھی آواز دو! جو کچھ تم آواز دیتی ہو تمہارا آدھا حصہ پانی میں اور آدھا حصہ کیچڑ میں ہے، نہ تم پانی کو کیچڑ کرتی ہے اور نہ اس کو پینے سے روکتی ہے۔ یہ وہ کلمات ہیں جنہیں مسیلمہ کذاب نے قرآن سے مقابلہ و مبارزہ کے لیئے جعل کیا تھا مسیلمہ کی یہ باتیں بہت ہی بے ہودہ، ہلکی اور نظم کے لحاظ سے پراکندہ ہیں اور معنی کے لحاظ سے نازیبا اور بے ہودہ ہیں۔ نہ صرف اس کے کلمات قرآن عظیم کا مقابلہ و مبارزہ نہ کر سکے بلکہ قرآن خود طول تاریخ سے دشمنان اسلام و قرآن اور دشمنان عظمت و وقار اسلام کی حقارت و پستی کی واضح نمائش کرتا رہا ہے۔

اعجاز قرآن

قرآن مجید میں ۲۰ قسم کے معجزے موجود ہیں:۔

۱۔ بلاغت و معانی، حسن عبارت اور فصاحت بیان۔

۲۔ قرآن میں بہت ہی گہرائی کے مطالب و معانی کو ایک مختصر عبارت میں بیان کیا گیا ہے جو کسی کے بس کی بات نہیں اور یہ اعجاز تمام قرآنی آیات میں موجود ہے۔ یہ خود قرآن کی صحت پر ایک دلیل ہے۔ اور قرآن کریم کی آیات میں سے کسی ایک آیت کو دوسری آیت پر ترجیح دینا ممکن نہیں صرف اس صورت میں کہ بات کمیت اور مقدار کی ہو مثلاً (وَقِيلَ يَاأَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ)۔

۳۔ قرآن نے ہمیشہ مختلف مطالب بیان کرتے وقت اپنے روش اور طریقے میں اعتدال کو پیش نظر رکھا ہے۔

۴۔ کلمات کی کثرت معانی جسے کوئی بھی بشر بیان کرنے پر قادر نہیں۔

۵۔ قرآن کریم کے اندر وہ علوم موجود ہیں جن پر بشریت احاطہ نہیں کر سکتی۔

۶۔ قران کریم نے خداوند متعال کی توحید و یکتا پرستی کیلئے جو دلائل و براہین پیش کیا ہے وہ خود ایک اعجاز ہے۔

۷۔ گذشتہ اقوام کے قصے اور آئندہ پیدا ہونے والے حالات سے متعلق جو آیات نازل ہوئی ہیں وہ خود ایک اعجاز کی حیثیت رکھتی ہیں۔

۸۔ قرآن مجید کو علم غیب اور انسانوں کے اخبار و نیات اور افکار پر دسترس حاصل ہے۔

۹۔ قرآن کریم کی آیات میں لوگوں کے مافی الضمیر اور انکے دلوں میں موجود باتوں کو بیان کیا ہے جن کے متعلق سوائے خدا کے کسی اور کو خبر نہیں۔

۱۰۔ قرآن میں الفاظ کی متانت اور نظم و ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے یعنی قرآن میں جدید پیچیدہ مطالب کو آسان و سادہ الفاظ میں بیان کیا ہے۔

۱۱۔تلاوت قرآن کریم اوراس کے اندر موجود پانچ قسم کی خصلتیں۔

۱۲۔نازل شدہ الفاظ ومعانی کونقل کرنا جسے فرشتہ وحی نے خدا سے لیااور رسول خدانے انھیں تلفظ کیااوراسکے بعدامت پراطلاق کیا۔

۱۳۔قرآن کریم میں جوالفاظ وکلمات بیان ہوئے ہیں انکے معانی مختلف بھی ہیں اورمعین شدہ مقصودومطلوب سے قریب تربھی ۔اورساتھ ساتھ جوقرائین ان کلمات اورآیات کیلئے بیان ہوئے ہیں وہ مختلف ہونے کے باوجودقریب قریب ہے جیسے:وعدووعید، ترغیب وترھیب ، ماضی ومستقبل ، قصص ومَثل ، حکم وجَدل ، مطلوب وغیرمتنافر۔

۱۴۔قرآن کریم میں بعض آیات بڑی ہیں اوربعض چھوٹی لیکن اس کے باوجودقرآن کریم اپنی روش اورطریقے میں اعتدال سے خارج نہیں ہے اورکلام منظوم اورعبارت مقصود کے وزن کے مابین اعتدال کے ساتھ ساتھ الفاظ ومعانی اورکلمات وآیات کااعتدال بھی اپنی جگہ برقراررہتاہے۔

۱۵۔اعجازقرآن ازنظرکثرت تلاوت :۔جتنی زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اسکی فصاحت وذوق میں کمی نہیں ہوتی اورنہ ہی ملامت وسستی کاباعث بنتاہے جتنا انسان قرآن کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرتاہےاس کاشوق اورزیادہ بڑھ جاتاہے گویااسکی جتنی تکرارہوتی ہےاتنی ہی قاری کے قلب پرمزیدعلم ودانش کی روشن کرنیں پڑتی ہیں۔

۱۶۔قرآن کی تلاوت کرناہرزبان میں ممکن وآسان ہے جوکہ خودایک اعجازقرآن ہے۔

۱۷۔اعجازقرآن ازنظرترتیب کلام:قرآن کریم جونثرکی صورت میں نازل ہواہےاس میں ترتیب کلام کاہرجگہ خیال رکھاگیاہےشایدکسی بولنے والے کی بس میں ہوکہ وہ شاعری کی زبان سے کہیں بلندوبالاشعرکامطلب بیان کرےلیکن فصیح ترنثرنگاری شایدہی کسی کے بس کی بات ہو۔قرآن میں نثرکوبرقراررکھتے ہوئے مطالب کونہایت ہی سادہ الفاظ میں استحکام وانسجام الفاظ ومعانی کو مدنظررکھتے ہوئے بیان کیاہے، اورجوارتباط واعتدال الفاظ ومعانی اورجملات میں موجود ہونا

چاہیے انھیں برقرار رکھا ہے جس کی مثال کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

۱۸۔قرآن میں موجود کثرتِ الفاظ کلمات کی تغیر پذیری اور تمام الفاظ کو ان کے عربی مشتقات کے ساتھ بیان کرنا خود ایک اعجاز قرآن ہے۔

۱۹۔تمام اقوام وملل کے تمام تر کاوشوں اور جدوجہد کے باوجود قرآن کی ایک آیت جیسی آیت لانے سے عاجز رہنا اور اظہار بے بسی کرنا خود ایک اعجاز قرآن ہے۔

۲۰۔نوع بشر اور علم کلام ومعانی وبیان کے علماء کا قرآن سے مقابلہ کرنے سے انکار کرنا اور قرآن کے سامنے تسلیم وخاضع ہونا خود ایک اعجاز قرآن ہے۔

علامہ طباطبائی کی نظر میں اعجاز قرآن

آپ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں اہل ادب کیلئے بلاغت کلام، فلاسفہ کیلئے فلسفہ والٰہیات، دانشمندوں کیلئے علوم ودانش، معاشرہ شناس علماء کیلئے علوم اجتماعی، قانون دانوں کیلئے قانون کے اصول وضوابط، سیاستمداروں کیلئے سیاست وحکومت سے مربوط علوم اور حکومتوں کیلئے اس دنیا پر حکومت کرنے سے مربوط علوم اور کل عالم بشریت کیلئے تمام امور زندگی میں کام آنے والے تعجب خیز مطالب وبیانات موجود ہیں۔ (تفسیر المیزان، ج۱)

قرآن کے حروف مقطعات

حروف مقطعہ یعنی جدا جدا حروف، عربی حروف تہجی کے چودہ حروف قرآن مجید کے انتیس (۲۹) سوروں کی ابتدا میں واقع ہوئے ہیں انہیں حروف مقطعات کہتے ہیں وہ حروف درج ذیل ہیں:

ا۔الف، ۲۔ح، ۳۔ر، ۴۔س، ۵۔ص، ۶۔ط، ۷۔ع، ۸۔ق، ۹۔ک، ۱۰۔ل، ۱۱۔م، ۱۲۔ن، ۱۳۔ھ، ۱۴۔ی۔

قرآن کریم کے حروف مقطعات ایک، دو، تین، چار اور پانچ حروف پر مشتمل ہیں جو کہ ترتیب کے ساتھ ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

☆۔ یک حرفی: ص، ق، ن۔

☆۔ دو حرفی: طه، طس، یس، حم۔

☆۔ تین حرفی: الم، الر، طسم۔

☆۔ چار حرفی: المص، المر۔

☆۔ پانچ حرفی: کھیٰعص، حمعسق۔

مفسرین اور دانشمندان اسلامی کی طرف سے حروف مقطعات کے بارے میں مختلف نظریات بیان ہوئے ہیں، ان میں سے دو اہم ترین نظریات درج ذیل ہیں:

۱۔ قرآن کریم کے سوروں کی ابتداء میں حروف مقطعات کے واقع ہونے کا مطلب مشرکین کو بعد والی آیات کے سننے کی طرف متوجہ کرانا ہے۔

۲۔ قرآن کریم بھی حرف وسخن کے اصناف میں سے ہے، یعنی یہ قرآن ایسے حروف سے مرکب ہے کہ عام بشر بھی انہیں حروف کے ذریعے سے مکالمہ ومکاتبہ کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس جیسا قرآن لانے سے عاجز وناتواں ہیں۔

برقی دماغ (کمپیوٹر) کے ذریعے حروف مقطعات کی تفسیر

کچھ عرصہ پہلے مصر کا معروف مجلّہ ''آخر ساعة'' جو کہ ایشیا کے مصوری فن پاروں میں سب سے بڑا میگزین سمجھا جاتا ہے، میں ایک مصری مسلمان دانشمند کا مضمون شائع ہوا جو کہ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے قرآن کریم کی کچھ آیات سے متعلق حیرت انگیز تحقیقات پر مشتمل تھا۔ اس تحقیق نے دنیا کے مختلف گوشوں میں رہنے والے لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈالا۔

یہ تحقیقات مصر کے ماہر طبیعیات جناب ڈاکٹر رشاد خلیفہ کے تین سال کی انتھک محنت

اور مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہیں، اس نے ایک بار پھر اس حقیقت کو ثابت کیا کہ یہ عظیم آسمانی کتاب انسانی دماغ کی پیداوار نہیں ہے اور نہ اس جیسی کوئی کتاب لانا سارے انسانوں کی بس میں ہے۔

ڈاکٹر موصوف نے اپنے ان تحقیقات کو امریکا کی ریاست میسوری کے شہر سانت لوئس میں مکمل کیا استاد موصوف نے اپنی تمام تر کوششوں کو قرآن کے حروف مقطعات (جیسے: قٓ الٓمٓ یٰسٓ اور.....) کے معانی کشف کرنے میں صرف کیا ہے۔ اس نے ایک پیچیدہ حساب کتاب کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ جن سوروں کی ابتدا میں یہ حروف واقع ہوئے ہیں اُن سوروں کے حروف اور اِن حروف کے درمیان ایک خاص قسم کا ربط موجود ہے (سوچئے)۔

لہٰذا اس برقی دماغ (کمپیوٹر) سے صرف سوروں میں موجود حروف کی تعداد کو گننے اور ان میں سے ہر ایک کا تناسب یعنی فی صد معلوم کرنے کے لئے مدد لیا گیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ آیات قرآنی کی تفسیر کو اس برقی مشین سے طلب کیا گیا ہو۔

تاہم یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اگر اس طرح کے برقی سامان نہ ہوتے تو نوع بشر میں کبھی بھی یہ طاقت وقدرت نہ ہوتی کہ وہ کاغذ وقلم کے ذریعے ان محاسبات کو سالوں میں تیار کردے۔

☆☆☆

اب ہم دانشمند موصوف کے اس کشف کے بارے میں کچھ صرف نظر کرتے ہیں:

ڈاکٹر رشاد کہتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن کریم کے ایک سو چودہ سورے ہیں۔ ان میں سے چھیاسی (۸۶) سورے مکے میں نازل ہوئے اور اٹھائیس (۲۸) سورے مدینے میں، ان تمام سوروں میں سے کل انتیس (۲۹) سوروں کے شروع میں حروف مقطعات آئے ہیں۔

توجہ طلب بات یہ ہے کہ یہ حروف عربی حروف تہجی کے اٹھائیس حروف کا بالکل نصف بنتے ہیں۔ وہ حروف یہ ہیں: (ا، ح، ر، س، ص، ط، ق، ک، ل، م، ن، ہ، ی) ان حروف کو

حروف نورانی بھی کہتے ہیں۔

دانشمند موصوف کہتے ہیں کہ میں سالہا سال سے اس جستجو میں تھا کہ وہ حروف جو بظاہر ایک دوسرے سے جدا جدا ہیں اور مختلف سوروں کے شروع میں آئے ہیں، ان کے معانی جان لوں اس سلسلے میں بزرگ مفسرین کے تفاسیر اور اس حوالے سے موجود مختلف نظریات کی طرف رجوع کیا، لیکن کوئی قانع کنندہ جواب نہیں ملا، لہٰذا خداوند کریم سے مدد طلب کیا اور مطالعہ کرنا شروع کیا، اچانک ذہن میں یہ خیال آیا کہ شاید ان حروف کا متعلقہ سورہ (جس کے آغاز میں یہ حروف واقع ہوئے ہیں) کے حروف سے ضرور کوئی رابطہ ہوگا۔

لیکن ۱۱۴ قرآنی سوروں میں موجود تمام چودہ نورانی حروف پر تحقیق کرنا، ان حروف میں سے ہر ایک کا ان کے متعلقہ سورہ کے حروف سے نسبت کا تعین کرنا، اس کا جائزہ لینا، اور اس ضمن میں کی جانے والے دیگر بہت سارے محاسبات کوئی آسان کام نہیں تھا اور یہ کام بغیر برقی دماغ (کمپیوٹر) کے ممکن نہ تھا۔ اس لئے سب سے پہلے ۱۱۴ سوروں میں موجود ان ۱۱۴ نورانی حروف کا علیٰحدہ حساب کیا گیا، ہر سورہ کے مجموعی حروف کا دقیق محاسبہ کرنے کے بعد انہیں اسی سورہ کیعددی شمارہ سمیت برقی دماغ (کمپیوٹر) کے حوالے کیا گیا۔ یہ کام اور اس قسم کے دیگر مقدمات کوئی دو سال کے عرصے میں مکمل ہوئے۔

اس کے بعد اس برقی دماغ کو پورا ایک سال تک اس حساب کتاب کے عمل کے لئے مصروف رکھا گیا، لہٰذا ان محاسبات کا نتیجہ بہت ہی درخشاں تھا کیونکہ تاریخ اسلام میں پہلی بار حیرت انگیز حقائق سے پردہ اٹھایا گیا تھا، وہ اس طرح کہ اعجازِ قرآن کو (دیگر پہلوؤں کے علاوہ) ریاضی اور نسبتِ حروف کے قاعدے سے مکمل اور واضح طور پر بیان کیا گیا تھا۔

اس برقی دماغ نے اپنے حسابی عمل سے یہ واضح کیا کہ ان چودہ حروف میں سے ایک حرف کا قرآن کریم کے ایک سو چودہ سوروں میں سے ہر ایک سورہ کے مجموعی حروف سے فی صد

تناسب کیا ہے۔

مثلاً حساب کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے حروف نورانی قرآن میں سے ایک حرف ''ق'' ہے جو سورہ ''فلق'' میں سب سے زیادہ آیا ہے، اس کی نسبت (۶۷۰۰) فی صد ہے، قرآنی سوروں میں یہ حرف (ماسوائے سورہ ق کے) پہلے درجے پر ہے۔ اس کے بعد سورہ قیامت کا نمبر آتا ہے کہ جس میں حرف قاف بنسبت باقی حروف کے (۳،۹۰۷) فی صد ہے۔ اور اس کے بعد سورہ شمس ہے جس میں یہ نسبت (۳۹۰۶) فیصد ہے۔ اس طرح ہم ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ سورہ قیامت اور سورہ شمس کے مابین صرف (۱/۱۰۰۰) فیصد تفاوت موجود ہے۔

اسی ترتیب سے ہم نے اس نسبت کو قرآن کے دیگر تمام ۱۱۴ سوروں میں معلوم کیا۔ (نہ فقط اس حرف کے بارے میں بلکہ تمام ۱۴ حروف نورانی کے بارے میں) اس طرح ہر ایک سورہ کی مجموع حروف کی نسبت یکا یک ان حروف کے ساتھ واضح ہوتی گئی۔

ابھی آپ ان محاسبات سے جو جالب نتائج نکلے ہیں ان کی طرف توجہ کریں جنہیں ہم یہاں بیان کئے دیتے ہیں:

۱۔ سورہ ''ق'' میں حرف ق کا تناسب بغیر کسی استثناء کے قرآن کریم کے دیگر تمام سوروں سے کہیں زیادہ ہے۔ یعنی وہ آیات کہ جو ۲۳ سالہ دورِ نزول قرآن میں دیگر ۱۱۳ قرآنی سوروں میں نازل ہوئی ہیں، حرف قاف ان میں کم کم استعمال ہوا ہے۔ اور یہ واقعاً حیرت کی بات ہے کہ ایک انسان ۲۳ سال کے عرصہ پر محیط اُن باتوں کے حروف کی تعداد کے پیچھے رہے۔ اور بغیر کسی تکلف کے بالکل آزاد اپنے مطالب کو بیان کریں۔ یقیناً ایسا کام ایک انسان کی دستِ قدرت سے باہر ہے۔ یہاں تک کہ اس کا حساب لگانا برقی دماغ (کمپیوٹر) کے بغیر ایک بڑے ریاضی داں کے لیے بھی شاید ممکن نہ ہو۔

ان سب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف قرآنی آیات اور سورے بلکہ قرآن

کے حروف بھی حساب و کتاب اور ایک خاص نظام ماتحت ہیں جس کی حفاظت پر صرف ذات خداوند متعال ہی قادر ہیں۔

اسی طرح ان محاسبات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سورہ ص میں حرف ''ص'' کا مقام بھی اسی طرح ہے۔ یہاں بھی اس حرف کی تعداد مذکورہ سورہ کے مجموعی حروف کی نسبت دیگر قرآنی سوروں سے بیشتر ہے۔

حرف ''ن'' کی تعداد بھی سورہ ''ن والقلم'' میں قرآن کے ۱۱۴ سوروں میں سب سے زیادہ ہے مگر یہ کہ سورہ ''حجر'' استثنائی حیثیت ہے جس میں حرف ''ن'' کی نسبتی تعداد سورہ ''ن والقلم'' سے زیادہ ہے لیکن قابل توجہ بات یہ ہے کہ سورہ حجرات ان سوروں میں سے ایک ہے کہ جس کے آغاز میں ''الر'' کے حروف ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ تمام سورے جن کے آغاز میں ''الر'' ہے وہ سب ایک ہی سورہ کے حکم میں آتے ہیں۔ اس طرح سے ہمارا مطلوب نتیجہ نکل آتا ہے یعنی حرف ''ن'' کی تعداد کا تناسب ان سب سوروں میں سورہ ن والقلم سے کم ہی ہوگا۔

۲۔ چار حرف (المص) کو سورہ اعراف کے آغاز میں متصور کرتے ہوئے ان میں موجود تمام حروف میم اور صاد کو آپس میں جمع کر لیں اور اس مجموعہ کا اس سورہ کے تمام حروف سے تناسب دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعہ کی تعداد قرآن کے دیگر ہر سورے سے زیادہ ہے۔

اسی طرح اگر چار حرف (المر ا) سورہ رعد کے شروع میں اسی طرح ہے نیز حروف (کھیعص) سورہ مریم کے آغاز میں ہو اور اگر انہیں ایک ساتھ حساب کریں تو یہ پانچ حروف کا مجموعہ قرآن کے تمام سوروں سے زیادہ ہے۔

یہاں ہم اس مسئلہ کے ذریعے ایک نئے پہلو سے آشنا ہوتے ہیں وہ یہ کہ اس آسمانی کتاب میں نہ صرف ایک جداگانہ حرف کو حساب و کتاب اور ایک خاص نظم کے تحت پھیلایا گیا ہے

بلکہ اس کے متعدد حروف بھی ایک حیرت انگیز وضع کے تحت ہیں۔

۳۔ابھی تک بات صرف ان حروف کے بارے میں تھی جو ایک قرآنی سورے کی ابتدا میں آئے ہیں۔لیکن وہ حروف جو چند سوروں کے شروع میں واقع ہوئے ہیں (جیسے الـمـر ا،الم) ان کی کو ئی دوسری شکل وصورت ہے، وہ یہ کہ برقی دماغ (کمپیوٹر) کے محاسبات کے مطابق ان تین حروف (ا،ل،م) کے مجموعہ کو اگر ان تمام سوروں میں شمار کریں جن کا آغاز (الم) سے ہوتا ہے، اور ان کو ان سوروں کے مجموع سے نسبت لگائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تعداد قرآن کے دوسرے ہر سورہ کی نسبت ان میں زیادہ ہے۔

یہاں اس مسئلہ نے ایک خاص قسم کے نقطہ نظر کو واضح کیا ہے وہ یہ کہ نہ صرف قرآنی سوروں کے حروف ایک ضابطہ اور معین حساب کے تحت ہیں، بلکہ ایک جیسے سوروں کے حروف بھی ایک قانون کلی اور خاص نظام کے تحت ہیں۔

ساتھ ہی یہ موضوع بھی واضح ہوتا ہے کہ قرآن کے چند مختلف سورے (الم) یا (المرا) سے کیوں شروع ہوتے ہیں۔اور یہ کوئی اتفاقی اور بے دلیل موضوع نہیں ہے۔

ڈاکٹر رشاد نے (حم) سے شروع ہونے والے سوروں کا ایک پیچیدہ محاسبہ کیا ہے، ہم یہاں اختصار کی خاطر اس سے صرف نظر کرتے ہیں۔

☆☆☆

استاد موصوف نے اِن مطالعات کے ضمن میں دیگر دلچسپ اور قابل توجہ نکات تک رسائی بھی حاصل کیا ہے۔ہم ان جدید نکات کے ساتھ ان سے بطور نتیجہ اخذ ہونے والے تازہ نکات کو بھی قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

ا۔قرآن کے اصلی رسم الخط کو محفوظ رکھا جائے

دانشمند موصوف کہتے ہیں کہ ہمارے یہ تمام محاسبات اس صورت میں صحیح ہے کہ ہم

قرآن کے اصلی اور قدیمی رسم الخط کو محفوظ رکھا جائے مثلاً (اسحٰق، زکوٰۃ اور صلوٰۃ کو اسی صورت میں لکھا جائے نہ کہ اسحاق، زکات اور صلات لکھا جائے) اس کے علاوہ وہ تمام محاسبات جو ہم نے نکالے ہیں وہ سب باطل ہوں گے۔

۲۔عدم تحریف قرآن کی ایک اور دلیل

یہ تحقیقات بتاتی ہیں کہ قرآن مجید کا ایک کلمہ یا ایک حرف بھی کم وبیش نہیں ہوا ہے ۔ورنہ ہماری یہ محاسبات موجودہ قرآن سے قطعاً صحیح نہیں ہوتیں۔

۳۔پُر اسرار اشارے

قرآن مجید کے بہت سے سورے جن کا آغاز حروف مقطعات سے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے ان حروف کے ذکر کے بعد قرآن کی حقانیت وعظمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جیسے، الٓمٓ ذٰلک الکتابُ لاریبَ فیہِ ،، اور اس جیسی دوسری آیات خود ان حروف کے اعجاز قرآن سے ربط وتعلق کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔

حاصل بحث

مذکورہ بحث سے ہم یہ نتیجہ لیتے ہیں کہ حروف قرآن ۲۳ سالہ عرصہ میں پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہوئے یہ عرصہ ایک دقیق اور منظم حساب وکتاب پر موقوف ہے۔ حروف تہجی میں سے ہر ایک حرف سورہ میں موجود مجموعی حروف سے ایک حسابی نسبت رکھتا ہے جو کاملاً دقیق اور باریک ہے، نوع بشر کیلئے اس نسبت کو محفوظ کرنا ممکن نہیں مگر یہ کہ الیکٹرانک دماغ (کمپیوٹر) کی مدد سے۔ البتہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ دانشور موصوف نے جو تحقیق اس حوالے سے کی ہے وہ نقائص وخامیوں سے مبرا نہیں لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری توجہ اور حوصلے سے دوسرے دانشمند حضرات بھی اس کام کو تکامل بخشیں۔

قرآن اور عصر حاضر کے علوم

قرآن نے بیانات کی صورت میں قدرت الٰہی کی نشانیوں اور بعض علمی قوانین کی طرف اشارہ کیا ہے جن میں سے بہت ساری چیزوں سے انسان ابھی تک ناواقف ہے۔ مثلاً زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں پر انسانی حیات کا مسئلہ جو ابھی تک ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ لہٰذا ہم قارئین کے علم میں مزید اضافہ کیلئے ان آیات میں سے چند نمونے پیش کرتے ہیں:۔

۱۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ﴾

اس آیت میں، اشارہ ہے کہ اس دنیا میں موجود ہر چیز کی ایک کمیت و کیفیت معین ہے اور اسی حساب سے اس کا اس دنیا میں وجود ہے۔

۲۔ ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ﴾

اس آیت میں اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کلمہ (یوم) سے مراد تنہا ایک دن یا بارہ گھنٹے نہیں ہے بلکہ یہ زمانے کا ایک حصہ ہے۔ اس سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے ہم زمین و آسمان کے تکامل کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

۳۔ ﴿وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِاَيْدٍ وَاِنَّا لَمُوسِعُونَ﴾

اس آیت میں کائنات کی توسیع و وسعت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اسی بات کی طرف سورۃ انبیاء کی آیت: ۳۰ میں بھی اشارہ ہوا ہے۔ فرماتے ہیں: زمین و آسمان (رتق) یعنی باہم ملے ہوئے تھے اور ہم نے ان کو فتق (جدا) کیا۔ یہ اس عظیم دھماکہ کی طرف اشارہ ہے جو تخلیق کائنات کی ابتداء میں ہوا تھا اور یہ زمین و آسمان وجود میں آئے۔ آج کے دور میں یہ نکتہ علماء و فلاسفہ میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔

۴۔ ﴿اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا﴾

اس آیت میں کائنات میں موجود قوت جاذبہ یا کشش ثقل کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ کہا گیا ہے

کہ وہ ذات جس نے آسمان کو نظر نہ آنے والے ستونوں سے کھڑا کیا، یہ اسی عظیم قوتِ جاذبہ کی طرف اشارہ ہے جسے قرآن نے چودہ سو سال پہلے بیان فرمایا تھا۔

۵۔﴿وَمِن كُلِّ شَيءٍ خَلَقنَا زَوجَينِ﴾

اس آیت میں کائنات میں موجود ہر شے کی زوجیت اور جوڑ ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کائنات کی چھوٹی بڑی چیزیں نہ صرف پودے بلکہ انسانوں، جانوروں اور ایٹم یا اس سے بھی چھوٹے ذرات میں یہ قانونِ زوجیت موجود ہے۔

۶۔﴿يَا مَعشَرَ الجِنِّ وَ الاِنسِ اِنِ استَطَعتُم اَن تَنفُذوا مِن اَقطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ فَانفُذوا لَاتَنفُذُونَ اِلَّا بِسُلطَانٍ﴾

اس آیت کے ذریعے قرآن نے چودہ سو سال پہلے انسانوں سے دوٹوک الفاظ میں بتا دیا کہ آسمانوں کو تسخیر کرنے، اور نفوذ حاصل کرنے کا واحد ذریعہ علم عقل اور فکری طاقت (سُلطان) ہے۔

۷۔﴿يُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتِ السَّبعِ وَالاَرضِ وَ مَن فِيهِنَّ﴾

باوجود یکہ حرف (مَن) زیادہ تر صاحب عقل و شعور کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ دوسرے سیاروں پر بھی انسانوں اور فرشتوں جیسے باشعور موجودات رہتے ہیں۔

۸۔﴿وَاَرسَلنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَاَنزَلنَا مِنَالسَّمَاءِ مَاءً فَاَسقَينَاكُمُوهُ وَمَا اَنتُم لَهُ بِخَازِنِينَ﴾

اس آیت میں بارش برسانے میں ہواؤں کے کردار کی طرف اشارہ کیا ہے اسی طرح بارش کے قطرات سے پُر بادلوں میں گرج چمک کا ماحول پیدا کرنے اور نباتات میں تولید نسل کے عمل میں ہوا کے کردار کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۹۔﴿بَلٰى قَادِرِينَ عَلٰى اَن نُسَوِّيَ بَنَانَه﴾

یہ آیت اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی یا توجہ دلاتی ہے کہ پوری دنیا کے انسانوں میں سے کسی ایک کی اُنگلی بھی ایسی نہیں ملے گی جس پر موجود لکیروں کے نشانات دیگر انگلیوں کے

نشانات سے ملتی ہو۔ یہ خدا کی ایک عظیم نشانی ہے جسے قرآن نے آج سے ۱۴سو سال پہلے بیان فرمایا اور آج جرائم کی روک تھام کرنے والے ادارے اس راز کو کشف کر بیٹھے اور فنگر پرنٹ کی مدد سے مجرموں کی شناخت کی جارہی ہیں۔

اعجاز عددی ورقمی قرآن کریم

قرآن کریم کے موضوعات کے اندر موجود اعداد وارقام کا تناسب اور ہم آہنگی ایک ایسا موضوع ہے جسے مکمل طور پر ذکر کرنا اور اس پر احاطہ کرنا بشری قوت وقدرت سے باہر ہے۔ اور اس کی مکمل توضیح وبیان، کامل شرح وتفسیر ان کی بس سے باہر ہے۔ نمونے کے طور پر ہم قرآنی آیات کے عددی تناسب کو مشفق ومہربان اور دلچسپی رکھنے والے قارئین کی خدمت میں بیان کریں گے۔

☆۔اُجر: کلمہ اجر (جزاو پاداش) قرآن کریم میں ۱۰۸ مرتبہ آیا ہے اور اتنی ہی تعداد میں کلمہ فعل (کام) آیا ہے۔ جزاء (کیفر وپاداش) ۱۱۷ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے اور کلمہ مغفرت ۳۳۴ بار آیا ہے گویا اجر وفعل اور عدل وحساب قرآن کریم میں برابر برابر کی تعداد میں آیا ہے۔ لیکن مغفرت دوگنا یعنی کیفر سے زیادہ استعمال ہوا ہے اور یہ قرآنی ایات میں تناسب وتوازن کی ایک تعجب خیز چھوٹی مثال ہے۔

☆۔الباب: کلمہ الباب (عقل وفکر) ۱۶ بار قرآن کریم میں آیا ہے جو کہ کلمہ اَلاَفئِدَہ (قلوب) کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔ابلیس: قرآن کریم میں لفظ ابلیس ۱۱ مرتبہ آیا ہے اور اتنی ہی تعداد میں خدا نے کلمہ اِستیعاذہ (طلب پناہِ خدا) کا تکرار فرمایا ہے۔

☆۔اِنفاق: کلمہ انفاق اور اس کے مشتقات کل ۷۳ بار قرآن کریم میں آئے ہیں جو کہ لفظ

رضا (خوشنودی) اور اسکے مشتقات کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔ اَصنَام : کلمات اصنام (بت)، خمر (مست کرنے والی شراب) خنزیر (سور)، بَغضاءُ (شدید دشمنی) حَصَب (پتھر کا وہ ٹکڑا جو گناہگاروں کو مارا جائے گا) تنکیل (تعذیب، شدید عذاب دینا) حَسَد (رشک کرنا) اور خیبت (ناکامی، ناامیدی) میں سے ہر ایک کلمہ پانچ مرتبہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے تاہم یہ کلمات قرآن کریم کے مختلف سوروں میں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

☆۔ آیات: یہ کلمہ ۳۸۲ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے اس میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ جس طرح کلمہ الناس (لوگ) ۳۴ مرتبہ اور اَلملائکہ (فرشتے) ۸۶ مرتبہ اور کلمہ عالَمین (دو جہاں، کائنات) ۷۳ بار قران کریم میں استعمال ہوا ہے اسی طرح کلمہ آیات (نشانیاں) ان الفاظ کے مجموعی تعداد کے برابر استعمال ہوا ہے۔

☆۔ ایمان: یہ کلمہ اور اس کے مشتقات کُل ۸۱۱ مرتبہ قران کریم میں آیا ہے۔ کلمہ علم اور اس کے مشتقات ۷۸۲ مرتبہ آیا ہے اور اس کا مترادف کلمہ یعنی معرفت اور اسکے مشتقات ۳۰ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے۔ غرض علم و معرفت اور ان کے مشتقات ملا کر مجموعی طور پر ۸۱۱ مرتبہ مکرر استعمال ہوئے ہیں اور یہ تعداد کلمہ ایمان کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔ الناس: کلمہ الناس اور اس کے مشتقات و مترادفات ۳۶۸ مرتبہ قران کریم میں آیا ہے اور یہ تعداد کلمہ رَسول کی تعداد کے برابر ہے یعنی کلمہ رسول اور اسکے مشتقات بھی ۳۶۸ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے۔

☆۔ بُخل: کلمہ بخل قرآن کریم میں ۱۲ مرتبہ آیا ہے جو کلمہ حسرت (افسوس، غم واندوہ) اور کلمہ طَمع وجحود (انکار کرنا، رنگنا) کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔ بَصَر: قرآن کریم میں لفظ بصر اور بصیرت کی جو تعداد بیان ہوئی ہے وہ ۱۴۸ ہے اور یہ تعداد (قَلب وفُؤاد) کی تعداد کے برابر ہے۔

☆بعث :لفظ بعث (مُردوں کو زندہ کرنا) اور اسکے مشتقات ومترادفات ۴۵ بار قرآن کریم میں آئے ہیں اور اتنی ہی تعداد میں لفظ صراط کا استعمال ہوا ہے۔

☆۔بر :لفظ بر (نیکی) اور اسکے مشتقات قرآن کریم میں ۲۰ مرتبہ آئے ہیں جو کہ کلمہ ثواب اور اس کے مشتقات کی تعداد کے مساوی ہے۔

☆۔تِلاوَت :کلمہ تلاوت (پڑھنا یا اطاعت وپیروی کرنا) قرآن کریم میں ۶۲ مرتبہ آیا ہے اور یہ تعداد کلمہ صَالحات کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔جَحیم :کلمہ جَحیم (دوزخ) ۲۶ بار قرآن کریم میں تکرار ہوا ہے جو کہ لفظ عِقاب (سزا) کی تعداد کے برابر ہے۔

☆حِساب :کلمہ حساب ۲۹ بار قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے بالکل اتنی ہی تعداد کلمہ عَدل وقسط کی ہے کیونکہ ۱۴ بار کلمہ عدل اور ۱۵ مرتبہ کلمہ قسط قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔

☆۔حَیات :کلمہ حیات اور اسکے مشتقات (جہاں حیات انسانی مراد ہو) ۱۴۵ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے اور اتنی ہی تعداد میں موت اور اسکے مشتقات آئے۔

☆۔حَرث :کلمہ حَرث (کھیتی باڑی کرنا) ۱۴ مرتبہ قرآن کریم میں آیا ہے اور اتنا ہی کلمہ زراعت (زمینداری) استعمال ہوا ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ اتنی ہی تعداد کلمہ فَاکھہ (پھل) کی ہے۔

☆۔حَرب :کلمہ حَرب (جنگ) اور اسکے مشتقات ۶ مرتبہ قرآن کریم میں آئے ہیں۔دلچسپ بات یہ ہے کہ اتنی ہی تعداد کلمہ اُسریٰ (گرفتار شدگان، قیدیاں) کی ہے۔

☆۔دنیا وآخرت :کلمہ دنیا قرآن مجید میں ۱۵ بار اور کلمہ آخرت بھی اتنی ہی دفعہ آیا ہے۔حالانکہ قرآن کی چند آیات میں یہ دونوں کلمات ایک دوسرے سے جدا جدا بھی استعمال ہوئے ہیں اور اس کے باوجود دونوں کی تعداد برابر ہے۔

☆۔خیانت :یہ کلمہ قرآن میں ۱۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے اور اتنی ہی تعداد کلمہ خبث (ناپاکی) کی ہے۔

☆۔دِین :کلمہ دین اس کے مشتقات کوملاکر۹۲بار استعمال ہوا ہے اوراتنی ہی تعداد میں مساجداوراس کے مشتقات کے ساتھ آیا ہے۔لہٰذاکلمہ دین اورمساجد کے کلمات برابر استعمال ہوئے ہیں۔

☆۔رُسل :کلمہ رسل ۳۶۸ بارتکرار ہوا ہے جبکہ کلمہ نبی ۷۵ بار،بشیر ۱۸اورنذیر ۵۷ بار آیا ہے جن کی تعداد مجموعی طور پر ۵۱۸ بنتی ہے۔تعجب کا مقام یہ ہے یہ تعداد قرآن میں ذکرشدہ پیغمبروں کے ناموں کی تعداد کے برابر ہے،یعنی انبیاء الٰہی (آدم،نوح،ابراہیم .....) کے ناموں کی تعداد بھی ۵۱۸ ہے۔

☆۔رحیم: یہ لفظ آسماءالٰہی میں سے ہے اورقرآن مجید میں ۱۱۴ بار استعمال ہوا ہے جبکہ لفظ رحمان ۵۷ بار آیا ہے جوکہ کلمہ رحیم کی تعداد کا نصف بنتی ہے۔علاوہ ازیں اتنی ہی تعداد قرآن کے سوروں کی ہے۔

☆۔سلام :کلمہ اسلام اوراس کے مشتقات ۵۰ بار آئے ہیں اوراتنا ہی کلمہ طیبات (پاکیزگیاں) کا استعمال ہوا ہے۔

☆شہر:قرآن مجید میں ارشادخداوندی ہے:﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَاللّٰهِ اثْنَاعَشَرَ شَهْراً فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ﴾ کتاب خدامیں مہینوں کی تعدادالله کے نزدیک یقیناً بارہ ہے۔،،

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کلمہ شہر(مہینہ) بارہ مرتبہ قرآن میں ذکرہُوا ہے یعنی بالکل سال کے مہینوں کی تعداد کے برابر۔اسی طرح کلمہ یوم (دن) کے موارد بھی ۳۶۵ ہے اور بالکل اتنی ہی تعداد شمسی سال کے دنوں کی ہے۔نیز کلمہ یوم صیغہ جمع،اور تثنیہ ملاکر ۳۰ بار آیا ہے۔یہ تعداد مہینے کے دنوں کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔صالحات :کلمہ صالحات (نیک کام) اوراس کے مشتقات ملاکر ۱۶۷ بار استعمال ہوا ہے،اتنی ہی تعداد میں لفظ سیئات (برائیاں) کا استعمال ہوا ہے۔

☆۔صیف: کلمہ صیف والحرّ (موسم گرمااور گرمی) اور کلمہ الشتاء والبرد (موسم سرمااور سردی) قرآن مجید میں ایک دوسرے کی تعداد کے برابر استعمال ہوا ہے اوران میں سے ہرایک کلمہ ۵بارآیا ہے۔ گوکہ سورۃ قریش کی آیت نمبر۲اور نمبر۳ کے علاوہ قرآن میں کہیں اور یہ دونوں کلمات ایک ساتھ استعمال نہیں ہوئے ہیں۔

☆۔صِیَام: کلمہ صِیام (روزہ) وکلمہ صبر اور کلمہ درجات وشفقت (خوف ومہربانی) میں سے ہر ایک کلمہ چودہ چودہ بار استعمال ہوا ہے یعنی برابر آیا ہے۔

☆۔صلاۃ: کلمہ صلاۃ (نماز ودعا) ۶۷بار قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے یہ تعداد قرآن میں موجود کلمات نجات وملائکہ کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔طہر: کلمہ طہر (پاکی) اوراس کے مشتقات ملاکے کوئی ۳۱بار قرآن میں استعمال ہوا ہے یہ تعداد کلمہ اخلاص اوراس کے مشتقات کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔عدد سات: قرآن کہتا ہے کہ آسمانوں کی تعداد سات ہے، اس حقیقت کو قرآن کی سات آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن میں ہے کہ خدا نے زمین وآسمان کو چھ دن کے اندر پیدا کیا۔ اس حقیقت کو بھی سات دفعہ ہی بیان کیا گیا ہے۔ نیز پوری کائنات کا محضر خدا میں ہونے کی حقیقت کو بھی سات دفعہ تکرار کیا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ جولوگ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کا یہ عمل اس دانے کی مانند ہے جس سے سات خوشے نکلتے ہیں۔ یہاں بھی سات کا عدد استعمال ہوا ہے۔

کلمات الٰہی اور اسماء صفات الٰہی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر سات دریاؤں کا پانی سیاہی بن جائے اوراس سیاہی سے خدا کی صفات کو لکھی جائے تو ان کا بیان مشکل ہے۔ اس آیت میں بھی عدد سات استعمال ہوا ہے۔ دوزخ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے سات دروازے ہیں اس طرح قرآن کا سب سے پہلا سورہ فاتحہ سات آیتوں پر مشتمل ہے اور کلمہ

شہادتیں کے کلمات کی تعداد بھی سات ہی بنتی ہے۔

☆۔عقل: کلمہ عقل اور اس کے مشتقات ملا کے ۴۹ بار قرآن میں آیا ہے اور اتنی ہی تعداد میں کلمہ نور کا استعمال ہوا ہے۔

☆۔فجار: کلمہ فجار (برے لوگ) تین دفعہ قرآن میں آیا ہے جبکہ لفظ ابرار (نیک کردار لوگ) چھ مرتبہ یعنی کلمہ فجار کے دوگنا آیا ہے۔

☆۔لسان: کلمہ لسان (زبان) ۲۵ بار آیا ہے۔کلمہ موعظ (وعظ ونصیحت) بھی اتنی ہی بار آیا ہے۔

☆۔محمد: کلمہ محمد پیغمبر اسلامؐ کے نام گرامی ہے جو کہ ۴ بار قرآن میں استعمال ہوا ہے، اور اتنی ہی تعداد کلمہ روح القدس، ملکوت اور سراج کی آئی ہے نیز نام محمد کے برابر کلمہ شریعہ (آئین) کا استعمال ہوا ہے ۔ بنابرایں نام محمد، روح القدس ، ملکوت ، سراج اور شریعت کے کلمات برابر استعمال ہُوا ہے۔

☆۔مصیبت: لفظ مصیبت (ناگہانی آفت) اپنے مشتقات ملا کے ۷۵ بار آیا ہے اور یہ تعداد کلمہ شکر کی تعداد کے برابر ہے۔

☆۔محبت: کلمہ محبت اپنے مشتقات کے ساتھ ۸۳ بار استعمال ہُوا ہے اور اتنی ہی تعداد کلمہ طاعت (فرمانبرداری) کی ہے۔

☆۔مصیر: کلمہ مصیر (بازگشت) ۲۸ بار آیا ہے اور اتنی ہی بار کلمہ اَبد کا استعمال ہُوا ہے۔

☆۔مسلمین: کلمہ مسلمین قرآن میں ۴۱ بار آیا ہے تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظ جہاد بھی اتنی ہی تعداد میں آیا ہے۔

فصل چہارم

قرآن ائمہ معصومین کی نگاہ میں

(۱) عظمت قرآن

قال رسول الله :"فَضل القرآن عَلٰی سَائِرِ الکلام کفضلِ الله عَلٰی خَلقِه؛ قرآن کی فضیلت یہ ہے کہ یہ کلام دیگر تمام کلاموں پر فوقیت رکھتی ہے جسطرح خدا کو اپنے بندوں پر فضیلت حاصل ہے۔" (قرآن در احادیث اسلامی)

(۲) تعلیم و تعلّم قرآن

قال رسول الله : "خیرکُم مَن تَعَلَّم القرآن وعَلَّمَهُ ؛ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔" (قرآن در احادیث اسلام)

(۳) کلمات قرآن پر نگاہ

قالَ رسول الله : "النَظرُ فِی المُصحَف مِن غَیرِ قراءَةٍ عِبادَة ؛ بغیر قرأت کے بھی قران کے صفحات پر نگاہ کرنا عبادت ہے"

(۴) جوانوں کا تلاوت قرآن کرنا

قالَ الصادق علیه السلام : "مَن قَرَأ القرآن وَهُوَشابٌ مُؤ مِن اختلَطَ القُرآن بلَحمِه وَدَمِه ؛ امام صادق فرماتے ہیں "ایک مؤمن جوان جب تلاوت کرتا ہے تو قرآن اس کے گوشت و خون میں سرایت کر جاتا ہے" (قرآن در احادیث اسلامی)

(۵) تاثیر تلاوت قرآن

قالَ رسول اللہ : "اِنَّ القُلوبَ تَصدء کَمَایَصدَ ء الحدیدُ فَقِیلَ یارَسُولَ اللّٰه ماجِلاءُ ھا ، قالَ : تِلاوَه القُرآن وَذِکرُالمَوت ،" آنحضرت فرماتے ہیں: "جس طرح لوہے کو زنگ لگتا ہے اسی طرح دلوں کو بھی زنگ لگتا ہے۔ پوچھا گیا کس طرح اس زنگ کو ثیقل

کیا جائے آپ نے فرمایا: تلاوت قرآن اور ذکر موت سے،،

(۶) قرآن کے دستورات پر عمل

قالَ رسول اللہ ؐ :" ما آمن بالقرآن مَن اِستَحلَّ محارِمَهُ ،،

پیغمبر اکرم ؐ فرماتے ہیں: ''جو شخص قرآن کے حرام کردہ کو حلال کردے گویا اس نے ایمان نہیں لایا۔،، (روح البیان در علوم قرآن)

(۷) گھر میں تلاوت قرآن

قالَ النَبی ؐ : "نَوِّرُوا بیُوتَکم بتِلاوَةِ القُرآن ولاتَتَّخِذُوها قُبُوراً کَمافَعَلتِ الیَهُودوَالنَّصَاریٰ ،صَلُّوفی الکنائِسِ والبِیَعِ وَعَطِّلُوا بُیوتَهُمْ فاِنّ البَیتَ اِذاکَثُرَفِیهِ تِلاوَتِ القُرآن کثُرَ خَیرُہ' والتَّسَعَ اَهلُهُوَاَضاءَ لِاَ هلِ السَّماءِ .،،

پیغمبر اکرم کا فرمان ہے ''اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے نورانی کردو اور یہود و نصاریٰ کی طرح گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ جو اپنی نمازوں کو کلیساء میں پڑھتے ہیں اور اپنے گھروں کو (نماز کی نورانیت سے) محروم رکھتے ہیں۔ اگر گھروں میں تلاوت قرآن کثرت سے کی جائے تو گھر والوں کی خیر و برکت میں وسعت پیدا ہوگا اور جس طرح آسمان کے ستارے زمین والوں کیلئے روشنی دیتے ہیں آسمان والوں کو یہاں سے روشنی ملے گی۔،، (روح البیان در علوم قرآن)

(۸) فہم و ادراک قرآن

قالَ عَلیؑ : "مَن فَهِمَ القُرآنَ فَسَّرَ جُمَلَ العِلْم"

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ''جس نے قرآن کو سمجھا گویا اس نے تمام علوم کی تفسیر کی۔،، (قرآن میں تمام علوم کی طرف اشارہ ہے)

(۹) احترام قرآن

قَالَ رَسُول اللہ :" مَن وَقَّرَ القرآن فَقَدوَقَّرَ اللّٰہ وَمَن لَم یُوَقِّرَالقُرآن فَقَد اسْتَخَفَّ بِحُرْمَةِ اللّٰہ ،حُرْمَةُالقُرآنِ عَلَی اللّٰہِ کَحُرْمَةِ الوالِدِ عَلَی الوَلَدِہ ۔ "

رسول اکرم ؐ فرماتے ہیں:"جس شخص نے قرآن کا احترام کیا گویا اس نے خدا کی عزت کی اور جس نے قرآن کی عزت نہیں کی گویا اُس نے حریم خدا کی اہانت کی۔خدا کے نزدیک قرآن کی حرمت ومنزلت اتنی ہے جتنی عزت باپ کو اپنے بیٹے پر حاصل ہے۔،،(روح البیان درعلوم قرآن)

(۱۰)وہ لوگ جو قرآن کو زحمت سے حفظ کرتے ہیں

قَالَ الصادق : "اِنَّ الَّذِی یُعَالِجُ الْقُرآن وَیَحْفَظُہ بِمُشَقَّةٍمِنہُ (قِلَّة حِفظِ) لَہُ اَجْـــرَان ،،امام جعفر صادق فرماتے ہیں:"بے شک جو کوئی زحمت ومشقت کر کے قرآن کو حفظ کر لیتا ہے اس کیلئے دو اجر ہے۔،، (قران در احادیث اسلامی)

(۱۱) قرآن وعترت

قَالَ رَسُولُ اللّٰہ : "اِنّی تَارِکٌ فِیکُمُ الثَّقَلَیْنُ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی اَھْلَ بَیْتِی لَن یَّفتَرِقَاحَتّٰی یَرِدَاعَلَیَّ الْحَوْض ۔ ،،

رسول اللہ فرماتے ہیں:"بیشک میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری اہلبیتؑ ہے۔یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کروگی۔،، (قرآن در احادیث اسلامی)

قرآن دانشوروں کی نظر میں

۱۔نولدکہ: آپ مشہور ومعروف جرمن دانشور ہیں اور کتاب تاریخ قرآن، کے مؤلف ہیں۔ کتب آسمانی کے بارے میں لکھتے ہیں: کہ قرآن نے اپنے علمی منطق اور قانع کنندہ روش سے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا ہے اور انہیں اپنا مخاطب قرار دیا ہے۔ان لوگوں کے دلوں پر بھی تسلط قائم

کیا ہے جو دور رہ کر اس کی مخالفت کیا کرتے تھے، انہیں اپنی قربت سے نوازا ہے۔ قرآن کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے بیان کی سادگی اور خاص بلاغت نے تربیت سے عاری لوگوں میں بھی ایک متمدن ملت کو وجود بخشا ہے، جنہوں نے دنیا کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری اپنے سر لے لی ہے۔ (تاریخ وعلوم قرآن)

۲۔ تھامس کارلایل: اسکاٹ لینڈ کا مشہور ومعروف مؤرخ گزرا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات واضح وروشن ہے کہ ہر صحیح اور حقیقت پر مبنی بات دلوں میں ایک خاص تاثیر پیدا کر دیتی ہے، سچی بات یہ ہے کہ تمام آسمانی وغیر آسمانی کتب قرآن کے مقابلے میں ہیچ اور حقیر ہیں۔

۳۔ ژول لابوم: خاورشناس فرانسسی دانشور لکھتے ہیں کہ قرآن کی تعلیمات ومواعظ صرف قوم کے سرداروں کیلئے نہیں ہیں بلکہ یہ تمام جہاں کیلئے ہیں۔ یہ دانشور فہرست قرآن کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ قرآن ہمیشہ زندہ وجاوید ہے اور دنیا کا ہر فرد اپنی استعداد اور فہم وادراک کی حیثیت سے اس کتاب سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

۴۔ لئون تولستوی: روسی فلاسفر کہتے ہیں کہ یہ قرآن واضح وآشکار اور آسان حقائق وتعلیمات پر مشتمل ہے۔ نوع بشر کا ہر فرد، ہر صنف اور ہر طبقہ اس سے بہرہ مند ہوا جا سکتا ہے۔

۵۔ گوستاولبون: فرانسسی بزرگ فلسفی کہتے ہیں کہ قرآن اخلاقی تعلیمات، آداب عالیہ، اور مبادی اخلاق فاضلہ کا نچوڑ ہے، قرآن کی تعلیمات آداب انجیل پر فوقیت رکھتی ہیں۔

غیر مسلموں کے ذریعے قرآن کی طباعت

چھاپخانہ وجود میں آنے کے بعد پہلی بار قرآن مجید ۱۵۳۰ ہجری میں شہر بندقیہ سے چھپی، تاہم کلیساء والوں کے حکم پر اس کے تمام نسخے معدوم کر دیے گئے۔

سپس ہنکلمان (Hinkelman) نے شہر ہمبرگ میں ۱۶۹۴ء میں قرآن چھاپنے کیلئے اقدامات کیے۔ اسی طرح مارا کی (Marracci) نے شہر پادو میں ۱۶۹۸ء

میں ایک بار اور قرآن کی طباعت کی۔

مسلمانوں کے ذریعے قرآن کی طباعت

قرآن مجید پہلی دفعہ مسلمانوں کے ذریعے ۱۸۷۸ء میں روس کے شہر پیٹرز برگ سے مولانا عثمان کے توسط سے چھپی۔ اسی دور میں ایک اور نسخہ شہر قازان سے طبع ہوا۔ اس کے بعد یہ کام ایران تک پہنچا اور وہاں سے قرآن دو دفعہ شائع ہوا۔ ایک دفعہ ۱۲۴۸ قمری میں تہران سے اور دوسری دفعہ تبریز سے ۱۲۵۳ میں شائع ہوا۔

دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ قرآن کی تعداد

نمبر شمار..... نام زبان..... تعداد ترجمہ	نمبر شمار..... نام زبان..... تعداد ترجمہ
(۱)..... آراگن..... ۱	(۲)..... سوئدی..... ۶
(۳)..... افریقائی..... ۶ خط میں	(۴)..... البانی..... ۲
..... ۲ عربی میں	.....
..... ۴ لاطین میں	.....
(۵)..... خمیادو (اسپانیہ کی قدیم زبان)..۳۵	(۶)..... جرمن..... ۴۲
(۷)..... انگریزی..... ۵۷	(۸)..... اوکرانی..... ۱
(۹)..... اسپرانتو..... ۱	(۱۰)..... پرتگالی..... ۴
(۱۱)..... بلغاری..... ۲	(۱۲)..... بوشناقی..... ۲ عربی خط میں
.....	..... ۲ روسی خط میں
.....	..... ۹ لاطینی میں
(۱۳)..... لہستانی..... ۱ عربی خط میں	.....

.....۹لاطینی خط میں		(۱۴).....بوہیمی.....	۳
(۱۵).....ترکی.....۲۳خط لاطینی		.....	
.....۳قدیم ایغوری		.....	
.....۶۰عربی خط میں		(۱۶).....دانمارکی.....	۳
(۱۷).....روسی.....	۱۱	(۱۸).....رومانی.....	۱
(۱۹).....اطالوی.....	۱۱	(۲۰).....فرانسسی.....	۳۳
(۲۱).....فنلاندی.....	۱	(۲۲).....لاطینی.....	۴۲

قرآن کی دعائیں

دعا بہترین عبادات میں سے ہے۔انبیاءؑ کی بہت ساری دعائیں تھیں جن میں سے چند قرآن کے مختلف سوروں میں آئی ہیں جنہیں ذیل کی ترتیب میں بیان کیا جاسکتا ہے:

نام سورہ	شمارہ آیات	نام سورہ	شمارہ آیات
بقرہ	۱۲۷،۱۲۸،۲۰۱،۲۵۰،۲۸۶	آل عمران	۸،۹،۱۶،۳۸،۵۳، ۱۴۷،۱۹۰
نساء	۷۵	مائدہ	۸۳،۸۴،۱۱۴
اعراف	۴۷،۱۲۶،۱۵۵،۱۵۶	یونس	۸۵،۸۶
یوسف	۱۰۱	ابراھیم	۴۰،۱۴
اسری	۲۴،۸۰	کھف	۱۰
طہ	۲۵،۲۶،۲۷،۲۸،۱۱۴	انبیاء	۸۳،۸۷،۸۹
مومنون	۲۶،۲۹،۹۴،۹۷،۹۸،	فرقان	۶۵،۷۴،

	۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۸،	نمل	۱۹،
شعراء	۸۳تا۸۹، ۱۲۹،	عنکبوت	۳۰
صافات	۱۰۰	ص	۳۵
مؤمن	۷تا۹	دخان	۱۲
احقاف	۱۵	قمر	۱۰
حشر	۱۰	ممتحنہ	۴، ۵
تحریم	۸، ۱۱	نوح	۲۸،
فلق		ناس	

قرآن میں اسماءِ حُسنٰی

اسمائے حسنٰی یعنی وہ نام جو حسن پر دلالت کریں۔ صاحب تفسیر المیزان کے نزدیک قرآن مجید میں موجود اسماء حسنٰی کی تعداد ۱۲۷ ہے، جنہیں ذیل کی ترتیب میں بیان کی جاتی ہیں:

(الف)

اِلٰہ	(خدا، معبود)
اَحَد	(یکتا، تن وتنہا، بے ہمسر)
اَوّلَ	(ابتداء)
اٰخِر	(انتہا)
اعلیٰ	(برتر)
اَکرَم	(بزرگوار)
اَعلَم	(سب سے زیادہ جاننے والا)

اَرحم الرٰحمین	(رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا)
اَحکم الحاکمین	(سب سے زیادہ حکم کرنے والا، اچھا اور مضبوط حکم کرنا)
اَحسَنُ الخالقین	(سب سے اچھا خلق کرنے والا)
اھل التقویٰ	(صاحب تقویٰ)
اَھل المَغفِرَہ	(صاحبِ مغفرت)
اَقرَب	(زیادہ نزدیک)
اَبقیٰ	(باقی رہنا)

(ب)

بارِءی	(خالق، پیدا کرنے والا)
باطِن	(ناپید، چھپا ہوا)
بِرّ	(نیک، خوبی)
بَصیر	(دیکھنے والا، صاحب بصیرت)
بَدیع	(ایجاد کرنے والا)

(ت)

توّاب	(زیادہ بخشنے والا)

(ج)

جَبّار	(ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والا)
جَامِع	(جمع کرنے والا)

(ح)

حَکِیم	(تمام کاموں کو حق کی بنیاد پر اور مضبوطی سے انجام دینے والا)
حَلِیم	(بردبار)
حَیّ	(زندہ)
حَق	(ثابت اور قائم)
حمید	(قابل ستائش)
حَسِیب	(حساب لینے والا)
حَفِیظ	(نگہبانی، حفاظت کرنے والا)
حَفِی	(زیادہ جاننے والا)

(خ)

خَبِیر	(ہمیشہ آگاہ رہنے والا)
خَالِق	(پیدا کرنے والا)
خَلَّاق	(زیادہ خلق کرنے والا)
خَیر	(اچھا)
خَیرُ الماکِرین	(بہترین تدبیر کرنے والا)
خَیر الحَاکِمین	(بہترین حکم دینے والا)
خَیرُ الفاتحین	(بہترین فتح دینے والا)
خَیرُ الغَافِرین	(بہترین بخشنے والا)
خَیرُ الوَارِثین	(بہترین وارث)
خَیر الرَّاحِمین	(بہترین رحم کرنے والا)
خَیرُ المنزِلین	(بہترین نازل کرنے والا)

(ذ)

ذُوالعرَشِ	(صاحب عرش)
ذُوالطَول	(صاحبِ اقتدار و دولت)
ذوانتِقَام	(انتقام لینے والا)
ذُوالفَضلُ	(بڑے فضل و کرم کے مالک)
ذوالرَّحمة	(صاحب رحمت)
ذوالقُوَّة	(صاحب قدرت و اقتدار)
ذُوالجَلالِ وَالاِکرَام	(صاحب جلال کرامت)
ذُوالمَعَارِج	(بلندیوں کا مالک)

(ر)

رَحمن	(صاحب رحمتِ واسعہ)
رَحِیم	(مومنین کیلئے خاص رحمت والا)
رَئوفُ	(مہربان)
رَبّ	(پالنے والا)
رَفِیع	(عالی مرتبہ رکھنے والا)
رَزَّاق	(زیادہ رزق دینے والا)
رَقِیب	(حافظ، نگہبان)

(س)

سَمِیع	(ہمیشہ سننے والا)

سَلاَم	(ہرعیب سے پاک)
سَرِیع الحِسَاب	(جلدی حساب کرنے والا)
سَرِیع العِقَاب	(جلدی عقاب دینے والا)
(ش)	
شہید	(گواہ)
شاکِر	(شکرگزار)
شکور	(قدر کرنے والا)
شَدِیدُالعِقَابُ	(سخت سزا دینے والا)
شدیدالمِحَال	(سخت سزا دینے والا)
(ص)	
صَمَد	(بے نیاز)
(ظ)	
ظاہِر	(آشکار، معلوم)
(ع)	
علیم	(زیادہ جاننے والا)
عَزِیز	(غالب فاتح)
عَفُوّ	(زیادہ بخشنے والا)
عَلِیّ	(برتر، مافوق)
عَظِیم	(بزرگ، صاحب عظمت)

عَلَّامُ الغُیُوبْ	(غیب کا جاننے والا)
عالِمُ الغَیبِ وَالشَّھَادَۃ	(مخفی چیزوں سے آگاہی رکھنے والا)

(غ)

غَنی	(بے نیاز)
غفُور	(بخشنے والا)
غالِب	(فاتح)
غافِرُ الذَّنبِ	(گناہوں کا بخشنے والا)
غَفّار	(زیادہ بخشنے والا)

(ف)

فَالِقُ الاِصبَاحْ	(صبح کرنے والا)
فَالِقُ الحَبِّ وَالنَّوٰی	(دانے کو شگافتہ کرنے والا)
فاطِر	(خلق کرنے والا)
فَتّاح	(زیادہ فتح کرنے والا)

(ق)

قَوِیّ	(صاحب قدرت)
قُدّوس	(عیب و برائیوں سے پاک)
قَیُّوم	(مستقل اپنی ذات پر قائم رہنے والا)
قاھِر	(غالب آنے والا)
قَھّار	(زیادہ قہر کرنے والا)

قَرِیب (نزدیک)

قادِر (قدرت رکھنے والا)

قَدِیر (توانائی رکھنے والا)

قَابِلُ التَوْب (توبہ قبول کرنے والا)

قَائِم علی کُلِّ نفس بِمَا کَسَبت (ہر شخص کے جزائے اعمال پر حافظ ونگہبان)

(ک)

کَبِیر (بزرگ)

کرِیم (بزرگوار)

کَافِي (بے نیاز)

(ل)

لَطِیف (دقیق، باریک بین)

(م)

مَلِک (مقتدر، امر ونہی میں تصرف رکھنے والا)

مُؤمِن (امن دینے والا)

مُهَیْمِنُ (نگہبان)

مِتکَبر (بزرگ، تکبر کرنے والا)

مُصَوِّر (شکل وصورت دینے والا)

مَجِید (صاحب بزرگی)

مجیب (اجابت کرنے والا)

مُبین	(آشکار و واضح کرنے والا)
مَولیٰ	(سرپرست آقا)
مِحیط	(احاطہ کرنے والا)
مُقیت	(نگہبان، محافظ)
مُتعَال	(برتر)
مُحیي	(زندہ کرنے والا)
مَتِین	(مستحکم، محکم)
مُقتَدِر	(توانا، صاحب اقتدار)
مُستَعَان	(جس سے مدد لی جائے)
مُبدِیٔ	(ایجاد کرنے والا)
مالِکُ المُلک	(صاحب اقتدار و حکومت)

(ن)

نصیر	(نصرت کرنے والا)
نور	(روشنی دینے والا)

(و)

وَھّاب	(زیادہ بخشنے والا)
وَاحِد	(یکتا، جس کا کوئی ثانی نہ ہو)
وَلِیّ	(سرپرست، دوست)
وَالِي	(حاکم سرپرست)

وَاسِع	(وسعت دینے والا)
وَكِيل	(وکیل، کارساز)
وَدُود	(دوست رکھنے والا)

(۵)

هَادِی	(ھدایت کرنے والا)

فصل پنجم

قرآن میں استعمال ہونے والی مختلف زبانیں:

(۱)حبشی (۲) عبری (۳) فارسی (۴) قبطی

(۵)قبطی (۶) سریانی (۷) یونانی (۸) ہندی

(۹)رومی (۱۰) ترکی (۱۱) بربر

قرآن میں غیر عربی لغات (فہرست نامہ قرآن، محمود رامیار نقل از آتور حضری)

اَبّ ، اَبابیل ،ابراھیم ، اِبریق ، اِبلیس ،اَجر ،اَحبار ،آدَم، اِدریس ، أَرائِک ،ا رَم ،آزر ،اَساطِیر ،اَسباط ، اِستَبرَق، اِسحٰق ،اِسرائیل ،اُسّیَ ، اَسلَم ، اِسمٰعِیل، اَلاَعرَاف ، اَللّٰہ ، اَللّٰھُمَّ ، اِلیَاس ،اَلیَسَع ،اُمَّۃ، اَمرُ،امشَاج ،آمَنَ ، اِنجیل ، آیَہ ، اَیُّوب ،باب ، بابل ،رکَزَ،بَرءَ ، بَرزَخ ، بُرھَان ، بُروُج ، بَشَّرَ،بَطَل ، بَعل ،بَعِیر ،بِغال ، بَلَد،بَنّاء ، بُنیان ، بُھتَان ، بَھِیمَہ ،بُور ، بَیعَ،تَاب ، تابُوت ،تُبَّع ، تَتبِیر ،تِجَارۃ، تَجَلّی ،تَسنِیم ، تَفسِیر ،تَنُّور ، تَوَّابُ ،تَورَاۃ، تِین ، جوَ اب،جالُوت ، حُبّ ، جِبتٌ ، جِبرَئِیل ،جَبِین ، جِزیَۃ ،جَلاَبِیب ، جَھنَّم ، جُودِی،حِصن ، حِطَّۃ حَواریُّون ، حوبٌ ، حُور،حَنِیف ، خُبز،خَردَل ، خَلاَق ،خِنزِیرٌ،خَیمَۃ ،دا ٔود ، دِرھَم ،دِھَاق ،دِینَار،رَبّ ، رِبّانی،رِبح ، رَجِیم ،الرَّحمٰن ، رَحِیقٌ ،رِق ،اَلرَّقِیم ، رُمَّان ، رَوضَۃ ، اَلرُّوم ، زَبُور،زُجَاجَۃ ،زُخرُف ، زِرابیّ ،زکریآ ء ، زَکاۃ ،زِنجَبِیل ،زُور،زیت ،سَاعَۃ سَامِرِیّ ،ساھِرۃ، سَباء ،سَبت ، سَبِیل،سِجِّل،سِجِیل سُحتٌ ، سِرَاج ،سُرَادِق ،سِربَال ، سَرد،سَطر،سِفر،سَفِینَۃ ،سَکَرَ،سِکّینٌ ،سَکِینَۃ ، سِلسِلَۃ ، سُلطَان ،سَلوٰی ، سُلِیمَان ،سُندُس ، سَوطُ،سِینَاء ،شِعرٰی ، شَھر،شَیطَان ، اَلصَّابِئُون ، صحُفُ ،صِرَاط ، صَرح ، صَنَم ،صُوَاع ،صَوامِع ،

طَاغُوت ، طَالُوتْ ،طُوبیٰ ،طُور، طُوفَان،عَبقَرِی ، عَتِیق،عَرُوب،عُزَیر، عِفریت ،عِمرَان، عَنکَبُوت ، عَیسٰی ، فَخّار،فُرَات ، فِردُوس ،فِرعَون ، فَلَق ،فِیل ،قَارون ، قُدُس ،قِرطَاس قُرَیش ،قِسط ، قِسطَاس، قَصر،قَطرَان، قَمِیص ،کَاس ،کافُور،کاهِن ،کُرسِی ، کَنز، کُوب ، لات ،لَوح ، لُوط ،مائِدَة، ماعُون ، مِثقال ،المَجوُس ،مَرجان ، مَریَم ،مِسک ، مَسجِد،مَسِیح ،مِشکاة ، مِصر ، مِقلاد،مَلَکُوت ،مَنقُوش ، مَواخِر،مُؤتَفِکَة ،مُوسیٰ ، مِیکال ، نُحاس ، نُسخَة ، نَصَاری ،نَمارِق ، نُوح ، نُون ،هارُون ،هامان ، هاوِیَة ،وَزِیر ،یأجوج ومأجوج ، یاقُوت ، یَعقُوب ، یَغُوث ،یَقطِین ،یَمّ، یَهُود،یُوسُف ، یُونُس .

قرآن میں موجود بعض فارسی کلمات

اَباریق، بِیَعْ ، تَنُّور ، جَهَنَّم (کسی قول کے بنا پر فارسی ہے)،دینار ، اَلرَّسّ ، زَنجبیلْ، اَلسِّجِلّ، سُرادِق ، سُندُس ، قُفل، کافُور، کَنزْ ، مِشک ، مَقالِیدْ ، یاقُوتْ .

قرآن میں موجود جغرافیائی منطقے

یمن

قرآن مجید کے چند مقامات پر ملک یمن (جو جزیرۃ العرب کے جنوب مغرب میں واقع ہے) کا ذکر مختلف حوالوں سے آیا ہے جیسے:

☆۔ سبا کے نام سے :اسی نام کے ایک سورہ میں اس کا ذکر موجود ہے ۔شہر مأرب سباء کا دارالحکومت تھا جو کہ عرم ڈیم کے ٹوٹنے سے تباہ ہوگیا۔اس ڈیم کو سَدَّ مَارِب اور سَدَّ سَبَا بھی کہتے تھے۔

☆۔ ایک عورت کی سلطنت کے نام سے: سورہ نمل میں ایک عورت کی سلطنت کا ذکر آیا ہے جو

ملکۂ سَباء کے عنوان سے مذکور ہے، اس عورت کا مشہور نام بلقیس تھا۔

☆۔ تُبَّع کے نام سے: اس نام سے سورہ ''دُخان'' اور سُورہ ''ق'' میں ذکر آیا ہے۔

☆۔ باغ حَرد کے حوالے سے: سورہ قلم میں باغ حَرد اور اس کے جلائے جانے سے کا ذکر آیا ہے۔

☆۔ گروہ شہر (حاضورا) کے حوالے سے: سورۃ حج کی آیت نمبر ۴۵ میں اس گروہ کے ہلاک کیے جانے کا ذکر آیا ہے۔

☆۔ اصحاب اخدود (نصاریٰ نجران) کے نام سے۔ (فصل اعلام کی طرف رجوع کیجیے)

☆۔ اصحاب فیل کے حوالے سے: اس گروہ نے ابرہہ کی سرکردگی میں ایک عبادت گاہ بنائی اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے کیلئے مکہ کا رخ کیا، اس کا ذکر سورۃ الفیل میں آیا ہے۔

☆۔ قریش کی یمن سے تجارت کے حوالے سے: قریش تجارت کیلئے یمن جایا کرتے تھے، جس کا ذکر سورۃ قریش میں (ایلاف) کے حوالے سے آیا ہے۔

☆۔ نصاریٰ نجران کی مدینہ آمد کے حوالے سے: نجران کے نصاریٰ کی مدینہ آمد، آنحضرت کی اُن سے مباہلہ کرنے کی دعوت، ان کا مباہلہ سے انکار اور آپ کا اُن سے مصالحت کرنے کا ذکر سورۃ آل عمران میں آیا ہے۔

سرزمین مصر

قرآن میں چند مقامات پر اُن وقائع کا ذکر ہُوا ہے جو سرزمین مصر میں واقع ہوئے جیسے:

☆۔ تاریخ زندگی حضرت یوسفؑ۔

☆۔ حضرت یوسفؑ کے بعد قوم بنی اسرائیل کا فرعون مصر کے چنگل میں پھنس جانے کا ذکر۔

☆۔ حضرت موسیٰؑ و ہارون سے مربوط واقعات۔

☆۔ مؤمنِ آل فرعون کا موضوع۔

☆۔ اہرامِ مصر کا ذکر جو سورہ فجر میں آیا ہے۔ (وَفِرعَونَ ذِی الاَوتَاد) سے مراد شاید اسی اہرام

کی طرف اشارہ ہو۔

☆۔فرعون کی بیوی، جس کا ذکر سورۃ تحریم میں آیا ہے، جس میں اس کی مدح وتمجید کی گئی ہے۔ (فرعون کی بیوی نے حضرت موسیٰ پر ایمان لایا تھا۔)

سرزمین مدین

قرآن مجید میں چند مقامات پر مدین کا نام آیا ہے۔ جیسے:

☆۔حضرت شعیبؑ کی نبوت کے بارے میں آیا ہے۔ (مدین حضرت شعیب اور آپ کے قبیلہ کا مسکن تھا۔)

☆۔حضرت موسیٰ کا سرزمین مصر سے مدین فرار ہونے کا واقعہ: (کسی فرعونی کے آپ کے ہاتھوں قتل کے بعد) آپ (مدین) فرار ہو گئے تھے، مدین والے عرب تھے اور وہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے تھے، ان کے فلسطین، لبنان اور مصر والوں سے قدیمی تجارتی تعلقات تھے۔

سرزمین سیناء، یا (سینین)

قرآن مجید کے سورہ نساء آیت: ۱۵۲ میں اس سرزمین سے متعلق اشارہ ملتا ہے اور سورہ مومنون کی آیت: ۲۰ اور سورہ تین کی دوسری آیت میں حضرت مُوسیٰ پر خدا کی تجلّی کا ذکر آیا ہے، یہ واقعہ اسی مقام سینا میں واقع ہُوا تھا۔

بابل

قرآن میں چند مقامات پر اس سرزمین کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے، (ملک بابل عراق کی سرزمین پر دریائے دجلہ وفرات کے درمیان واقع تھا) جیسے:

☆۔ھاروت وماروت (دو فرشتے) کے حوالے سے سُورہ بقرہ میں تذکرہ آیا ہے۔

☆۔موضوعِ حضرت ابراہیمؑ، آپ اسی سرزمین بابل کے ایک شہر (اُور) میں پیدا ہوئے تھے

اور آپ نے اسی شہر کے بادشاہ گلدہ کے خلاف قیام کیا تھا۔

بحرِ مردار کے ساحلی شہر

بحر المیت (بحر مردار) فلسطین کا سب سے بڑا دریا ہے۔ داستان حضرت لوطؑ میں اس دریا کی طرف اشارہ ہُوا ہے۔

مجمع البحرین

یہ وہ جگہ ہے جہاں باب المندب کے مقام پر بحر ہند اور بحیرہ احمر آپس میں ملتے ہیں، یا یہ وہ جگہ ہے، جہاں دریائے مدیترانہ اور بحر اوقیانوس ایک دوسرے سے ملتے ہیں، جو کہ آبنائے جبل الطارق کے نزدیک ہے، حضرت مُوسیٰ اور عبدالصالح (حضرت خضر) کی ملاقات کے واقعہ میں اس طرف اشارہ ملتا ہے۔

رود نیل و دریائے اَحمَر

بُحیرہ احمر بحر ہند کا ایک حصّہ ہے۔ ان دونوں سے متعلق واقعات درج ذیل ہیں:

☆۔ سورہ طٰہٰ آیت: ۳۹ میں حضرت مُوسیٰ (جب آپ پیدا ہوئے تھے) کے دریائے رود نیل کے پانی کے حوالے کرنے کا ذکر آیا۔

☆۔ اسی سورۃ طٰہٰ کی آیت: ۷۸ میں فرعون اور اس کے لشکر کا بحر احمر میں غرق ہونے کا ذکر آیا ہے

تیہ

یہ ایک بیاباں کا نام ہے، جہاں قوم بنی اسرائیل مصر سے نکال دیے جانے کے بعد چالیس سال تک مقیم رہے۔ حضرت موسیٰؑ اور آپ کے بھائی ہارون نے یہیں وفات پائیں۔ یہ بیاباں سرزمین (ایلہ)، مصر، بحیرہ احمر اور سرات کے پہاڑی سلسلے جو شام سے ملتے ہیں، کے درمیان واقع ہے۔

وہ بعض اشخاص جن کا قرآن کریم میں اشارتاً ذکر ہوا ہے لیکن نام نہیں آیا ہے۔

۱۔ آسیہ: زوجہ فرعون
۲۔ آصف بن برخیا: وزیر حضرت سلیمانؑ
۳۔ اَبرھہ: اصحاب فیل
۴۔ اِخوۃُ یوسف: برادران حضرت یوسفؑ
۵۔ اِسرافیل: فرشتوں میں سے ایک فرشتہ
۶۔ اشعیاء: پیغمبران الٰہی میں سے ایک
۷۔ اصحاب کہف
۸۔ عزیز مصر: داستان حضرت یوسفؑ میں ذکر آیا ہے
۹۔ فرزند لُقمان
۱۰۔ برصیصا
۱۱۔ جُعم باعور
۱۲۔ بلقیس، مَلکہ سَبا
۱۳۔ بنیامین: فرزند حضرت یعقوبؑ
۱۴۔ حزقیل
۱۵۔ مادر حضرت مریم (س)
۱۶۔ حوّا: زوجہ حضرت آدمؑ
۱۷۔ حواریون
۱۸۔ خضرؑ
۱۹۔ زلیخا: زوجہ عزیز مصر
۲۰۔ سارہ: ہمسر حضرت ابراہیمؑ
۲۱۔ شدّاد
۲۲۔ عزرائیل: ملک الموت
۲۳۔ ہاجرہ: مادر حضرت اسماعیلؑ
۲۴۔ قابیل: فرزند حضرت آدمؑ
۲۵۔ خواہر حضرت موسیٰؑ
۲۶۔ مؤمن آل فرعون
۲۷۔ نمرود
۲۸۔ ھابیل: فرزند حضرت آدمؑ
۲۹۔ امرأۃ نوح: زوجہ حضرت نوحؑ
۳۰۔ مادر حضرت موسیٰؑ
۳۱۔ حضرت علیؑ و فاطمہ (س) و حسنؑ و حسینؑ

(آیہ مباہلہ میں ان ذوات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔)

قرآن میں موجود مختلف مقامات، شہروں اور پہاڑوں کے نام

بکّہ: مکہ کا دوسرا نام۔

بَدْر: مدینہ کے نزدیک وہ قریہ جہاں کفار و مسلمانوں کی پہلی جنگ ہوئی۔

حُنَین: طائف کے نزدیک ایک قریہ۔

اَلْاَیْکَۃ: قوم شعیب کا ملک۔

احقاف: عمان وحَضَر موت کی درمیان موجود ریت کا پہاڑ۔

جوُدی: وہ پہاڑی جہاں کشتیِ نوح آ رُکی تھی۔

کھف: وہ مقام جہاں اصحاب کہف ٹھہرے تھے۔

العِرَم: ایک درہ کا نام ہے۔

صریم: یمن میں ایک قطعہ زمین اس نام سے موسوم ہے۔

یثرب: مدینہ کا قدیم نام

اُحُد: وہ جگہ یا مقام جہاں مسلمانوں کا کفار سے جنگ ہوئی۔

مِصرِ وبَابِل: جغرافیائی منطقوں کی طرف رجوع فرمایئے!

حِجْر: شام کی طرف وادی قریٰ کے کنارے موجود منازل۔

طور سینا: وہ پہاڑ جہاں حضرت موسیٰؑ اور خدا کے درمیاں گفتگو ہوتی تھی۔

طُویٰ: ایک درّہ کا نام ہے۔

رقیم: بعض کے نزدیک یہ وہ مقام ہے جہاں سے اصحاب کہف نکلے تھے اور بعض کے نزدیک یہ ایک درّہ ہے۔

حَزْذ: ایک قریہ کا نام ہے۔

جُرز: زمین کا وہ قطعہ جہاں سبزہ نہیں اُگتا۔

اَلطّاغیہ: اُس سرزمین کا نام ہے جہاں کہا جاتا ہے کہ قوم ثمود ہلاک ہوگئی۔

قرآن میں موجود کنیات والقاب

اَبُوْ لَهَب : یہ عبدالعزیٰ نامی شخص کی کنیت ہے جسے قرآن نے اس نام (ابولہب) سے مورد مذمت قرار دیا ہے۔ اس کنیت کے علاوہ کوئی اور کنیت کا قرآن میں ذکر نہیں ہوا ہے۔

اِسرائیل: حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے جس کے معنی عبداللہ (بندہ خدا) یا سَرَیٰ اللہ (کیونکہ آپؑ نے رات کو ہجرت کی) ہے۔

بَنی اِسرائیل: لقب یہود

ذُوالْقَرْنَین: بندگان خدا میں سے ایک کا لقب۔

مَسِیْح: حضرت عیسیٰؑ کا لقب جس کے معنی ایک قول کے تحت صدیق، اور دوسرے قول کی تحت یہ ہے کہ ایسا شخص جو کسی بھی بیماری کو مسح کرے اور وہ صحیح ہو جائے۔

اِلْیَاس: کسی قول کے تحت حضرت ادریس کا لقب ہے۔

ذُوالْکِفْل: کہا جاتا ہے کہ حضرت الیاس کا لقب ہے، اور ایک قول کی بناء یسع، یوشع یا زکریا کا لقب ہے۔

نُوْح: پیغمبران الٰہی میں سے ایک نبی جن کا نام عبدالغفار تھا اور لقب نوح قرار پایا۔

فرعون: بادشاہانِ مصر میں سے ہر ایک کا لقب رہا ہے۔

تُبَّع: بادشاہانِ یمن کا لقب۔

قرآن میں موجود پودوں اور سبزیوں کے نام

☆۔ اَثْل.....شیرنی کی ایک قسم ☆۔ اَعْناب:.....انگوریں

☆۔ بَصَلْ.....پیاز ☆۔ بَقْلْ:.....ساگ

☆۔ حَبّ.....دانہ ☆۔ خَشَبْ:.....لکڑی

☆۔خَمْطٌ.....چھاؤ کا درخت، بدمزہ پھل ☆۔رُطَبٌ.....تازہ کھجور

☆۔رُمّان.....انار ☆۔زَقُّوم.....جہنم کا ایک درخت

☆۔زَنْجَبِیل.....نباتیاتی ریشہ ☆۔ سُنْبلَه.....خوشہ گندم

☆۔شَجَر.....درخت ☆۔ ضریع .....خشک اور زہر آلود کانٹا

☆۔طَلْحٌ.....کیلے کا درخت ☆۔ عَدَس.....مسور دال

☆۔عُرْجُوْن.....کھجور کے درخت کی لکڑی ☆۔ طَلْعٌ.....کھجور کے درخت کا پھول

☆۔عَصْفٌ.....خشک پتا ☆۔فاکِهَه.....میوہ

☆۔فُوْم .....لہسن ☆۔ قِطْمِیرٌ.....کھجور کے درخت کا چھلکا

☆۔قِنوٌ.....خوشہ خرما ☆۔ مَغْرُوْشات...درخت جس کے اوپر سایہ ہو

☆۔نَبَاتٌ.....اُگنے والی چیز ☆۔ نَجْمٌ .....بغیر تنے والی سبزی

☆نَخْلٌ.....کھجور کا درخت ☆۔نَقِیرٌ.....شگافتہ کھجور کی گٹھلی

☆۔نَوىٰ.....کھجور کی گٹھلی ☆۔هَشِیْم.....خشک اور نرم شدہ پودا

☆۔وَرَقَة .....درخت کا پتا ☆۔یَقطِیْن.....کدّو

☆☆☆

وہ حیوانات جن کے نام قرآن میں آئے ہیں

☆۔بَعِیر ....اُونٹ، شتر ☆۔بِغَال.....خچر

☆۔بَقَرَ .....بیل ☆۔بَقَرة.....گائے

☆۔ثُعبَان .....اژدھا ☆۔الجان.....سانپ

☆۔جِرَاد .....ٹڈی ☆۔ جَمال .....دو اُنٹ

☆۔جَوَارح .....کتا و مُرغ شکاری ☆۔اَلجِیاد.....اچھا گھوڑا

☆۔حَام.....آزاد اُونٹ ☆۔ حِمَار.....گدھا

☆۔حمولة.....مال بردار اُونٹ ☆۔حُوت .....مچھلی

☆۔حَیَّة.....سانپ ☆۔ حِیتَان.....مچھلیاں

☆۔خنازِیز.....سور (جمع) ☆۔فِیل.....ہاتھی

☆۔قِرَدَة .....بندر ☆۔قَسوَرَة .....شیر

☆۔اَلقَمَّل .....جوں ☆۔اَلکَلب .....کتا

☆۔اَلمَعِز .....اُونٹنی ☆۔اَلموریات .....بھیڑ

☆۔اَلنَّحل.....شہد کی مکھی ☆۔اَلنَّمل .....چیونٹی

☆۔هُدهُد .....ہدہد ☆۔وَصِیلَة .....دُنبہ

☆۔اَبابِیل .....ایک قسم کے پرندے ☆۔اِبل .....شتر

☆۔ أنعام .....چوپائے ☆۔اَوبار .....اُونٹ کے بال

☆۔بُحَیرة.....اُونٹنی ☆۔بُدن..... (وہ قربانی کا جانور جو مکہ قربانی کیلئے بھیجا جاتا ہے)

☆۔بَعُوضَة.....مچھر ☆۔خَیل ..... دو گھوڑے

☆۔دَابَّة .....رینگنے والے جانور ☆۔دَابَّة الاَرض .....دیمک

☆۔دَوَّاب .....جمع دابہ ☆۔اَلذِّئب .....بھیڑیا

☆۔الذُباب.....مکھی ☆۔اَلسَّائِبَة (وہ آزاد اُونٹ جو قربانی و نذر کیلئے ہو)

☆۔اَلصَّافِنات.(وہ گھوڑے جو کھڑے ہوتے وقت اپنی پچھلی ٹانگ زمین میں گاڑتے ہیں۔)

☆ضَان.....بھیڑ ☆۔طائِر..... پرندے

☆۔اَلعَادِیات..دوڑنے والے گھوڑے ☆۔اَلعِجل .....گوسالہ، بچھڑا

☆۔اَلعَرِم .....صحرائی چوہا

☆۔اَلعِشار.....(وہ اُونٹ جو حمل کے دسواں مہینہ میں داخل ہوا ہو)

☆۔عَنکَبُوت.....مکڑی ☆۔عَوَان.....زیادہ عمر والی گائے

☆۔اَلغُراب .....کوّا ☆۔اَلغَنَم .....دُنبہ

☆۔فَراش.....پروانہ، تتلی

قرآن میں مذکور مَلبُوسات

عربی	اُردو ترجمہ	عربی	ترجمہ اُردو
☆۔اِستَبرق	.....سبز ریشم	☆۔اَکِنَّہ	..... جمع کنان
☆۔ ثِیاب	.....جمع ثوب۔لباس	☆۔ جَلاَبِیب	.....جلباب کا جمع، اسکارف
☆۔حَرِیر	.....ریشم	☆۔دِف	..... گرم کپڑا
☆۔ سُندُس	.....ریشم	☆۔ عَبقَرِّی	.....قیمتی لباس، فرش
☆۔ قمِیص	.....قمیص	☆۔ کَسوَۃ	..... پہننے والی چیز
☆۔ لَبُوس	.....زرہ، ڈھانپنے والی شے	☆۔نَعلَین	.....جوتے

☆☆☆

قرآن میں مذکور اَشیاء واَوزار

عربی عبارت	اردو ترجمہ
آنِیَۃ	(جمع اِناء، برتن، ظروف)
اَبارِیق	(جمع ابریق، آب ریز)

اَثَاث	(گھریلو سامان، اشیاء)
اقفال	(جمع قفل، تالا)
اَقلاَم	(جمع قلم، قلمیں، (قرعہ لگانے کا مخصوص تیر))
اَکوَاب	(جمع کوب، پیالی جام)
اَوتاد	(جمع وَتَد، کیل)
اَوعِیة	(جمع وِعاء، ظروف)
جِفَان	(جمع جفنہ، بڑا پیالہ)
اَلجَواب	(جمع جابیہ، حوض)
اَلخیاط	(سوئی، سلائی کا وسیلہ، کنوئیں سے پانی نکالنے کا ذریعہ)
دَلو	(ڈول)
دِهان	(جمع دُھن، سرخ چمڑا)
رَفرَف	(سرہانہ، قیمتی بچھونا)
سراج	(چراغ)
سُرادِق	(خیمہ)
سُرر	(جمع سریر، بستر)
سُلَم	(سیڑھی)
صحاف	(پیالہ کی ایک قسم، پلین کٹورا)
صُواع	(پیمانہ، جامِ آب)
ظُلَّة	(چھتری، سائبان، بادل)
عَصاَ	(جمع عصی، عصاء)

غَشاوة	(پردہ)
غِطاء	(پردہ)
اَلفَخّار	(ٹھیکرا، مٹی کی ٹوٹی ہوئی برتن)
فِراش	(بستر)
قُدور	(جمع قدرہ، دیگ)
القِسطاس	(بڑا ترازو جس سے بڑی چیزوں کو تولا جاتا ہے)
اَلقلائد	(جمع قلادہ، ہار)
قَوارِیر	(جمع قارورہ، شیشہ)
کأس	(شراب کی پیالی)
کُرسِیّ	(کرسی، تخت)
اَلکیل	(پیمانہ، بھٹہ)
اَلمَاعُون	(گھریلو سامان)
مَسد	(کھجور کے درخت اور کپاس کے ریشے)
مِصبَاح	(چراغ)
اَلمَقالِید	(جمع مقلاد، چابی)
مِنسَأة	(عصاء، چھڑی)
اَلمَهد	(گہوارہ)
اَلمِهَاد	(آرام گاہ، بستر)
اَلمَوازِین	(جمع میزان، ترازو)
نَمَارِق	(جمع نمرقہ، گدھی)

قرآن میں اعداد و گنتیاں

عربی	اُردو	عربی	اردو
اِثناعَشَر	(بارہ۔۱۲)	أثنان	(دو)
اَحَد	(اک)	اَحَدَعَشَر	(گیارہ)
اَربَع	(چار)	اَربَعِین	(چالیس)
اَلف	(ہزار)	أَلفَ سَنَةٍ اِلاَّ خمسین	(۹۵۰سال)
اَلفَین	(دوہزار)	اُلوف	(ہزاروں)
بِضع	(تین سے دس سال)	تِسع	(نو)
تِسعَةَ عَشَر	(اِنیس۔۱۹)	تِسعَ وَتِسعُون	(ننانوے)
ثالِث	(تین)	ثَانِي	(دوم)
ثَلاث	(تین)	ثَلاثةآلاف	(تین ہزار)
ثَلاث مائة	(تین سو)	ثَلاثُون	(تیس)
اَلثُّلث	(ایک تہائی)	اَلثُّلثَان	(دوتہائی)
ثَمَانِي	(آٹھ)	اَلثُّمن	(آٹھواں ۱/۸)
حُقب	(ستر سال)	اَلخامسَة	(۱/۵)
خُمس	(پانچواں ۱/۵)	خَمسَة	(پانچ)
خَمسَة آلاف	(پانچ ہزار)	خَمسین	(پچاس)
خَمِسین أَلف	(پچاس ہزار)	رَابِع	(چوتھا)
رُباع	(چار۔چار کرنا)	اَلرُّبع	(ایک چوتھائی)

سَبع	(سات)	سَبعُون	(ستر)
سِتّ	(چھا)	سِتّین	(ساٹھ)
عَشر	(دَس)	عِشرُون	(بیس)
عُصبَة	(دس سے ۴۰ تک)	مِائة الف	(ایک لاکھ)
مِأتین	(دوسو)	مَثنٰی	(دو، دو)

☆☆☆

قرآن میں موجود بدن انسانی کے اَعضاء

عربی عبارت	اُردو ترجمہ
آذان	(جمع اُذن، کان)
اَجسَام	(جمع جسم)
الاَذقان	(جمع ذقن، تھوڑی)
اَرجُل	(جمع رِجل، پاؤں)
الاَرحَام	(جمع رحم، رحم مادر)
اَصابع	(جمع اصبع، انگلیاں)
أصلاَب	(جمع صلب، پشتیں)
اعقاب	(جمع عقب، ایڑیاں)
الاَعنَاق	(جمع عنق، گردنیں)
اعیُن	(جمع عین، آنکھیں)
اَفئِدَة	(جمع فؤاد، دل)
اَفواہ	(جمع فوۃ، مُنہ)

اَمعَاء	(جمع معاء، انتڑیاں)
اَلأَنامِل	(جمع انملہ، انگلیاں)
اَلانَف	(ناک)
أَیدی	(جمع یَد، ہاتھ)
بَدَن	(جسم)
بَطَن	(پیٹ، جمع بطون)
بَنان	(انگلیوں کے سرے)
جسد	(جَسَد)
جُلُود	(شہ رگ)
جَید	(گردن)
حَبلُ الْوَرِید	(گردن کی رگ)
اَلحلقُوم	(سانس کی نالیاں)
اَلحَناجِر	(سانس یا خوراک کی نالی)
اَلخُرطُوم	(ناک)
دَم	(خون، جمع دِماء)
اَلدَّمعُ	(آنسو)
رَاس	(جمع رؤوس، سر)
اَلرِّقاب	(جمع رقابہ، گردنیں)
سَوءَ ات	(جمع سوءَۃ، شرمگاہ)
شَفَة	(لب)

صَدر	(سینہ۔ج،صدور)
ظُفر	(ناخن)
ظَهر	(پیٹھ،جمع۔ظہور)
عَضد	(بازو)
عِطف	(پہلو)
اَلعِظام	(جمع عظم،ہڈیاں)
عَلَق	(جماہُوا خون)
عُنُق	(گردن)
قَلب	(دل)
اَلکَعبین	(جمع کعب، ٹخنے)
لَحم	(گوشت،جمع لحوم)
لِحیَة	(داڑھی)
مُضغةَ	(گوشت کا لوتھڑا)
ناصِیَة	(جمع نواحی،سر کے اگلے حصے پر اگے ہوئے بال)
الوَتین	(شہ رگ)
اَلوَرِید	(رگ)

قرآن میں اوقات و نجوم سے مربوط کلمات

عربی عبارت	اردو ترجمہ
اَلآصَال	(شام کے اوقات)
آناء	(ساعت، گھنٹہ، گھڑی)
اَلاَبکار	(صبح کا وقت)
اَشهرُ الحُرم	(حرام مہینے: ذیقعدہ، ذالحجہ، محرم، رجب)
اُفول	(ستارے، چاند اور سورج کا ڈوب جانا)
اَیّامِ خشوم	(نحس ایام)
اَیّامِ نَحِسات	(منحوس ایام)
بُروج	(ستاروں کے بروج)
حجج	(سال)
خُسوف	(چاند گرہن)
جمعه	(جمعہ)
اَلحَول	(سال)
خُنَسِ الجَوار الکُنس	(منتشر و پراکندہ ستارے)
دُرّی	(روشن ستارہ)
دلوک	(وقتِ زوال)
اَلسَّبت	(ہفتہ)
سنة	(سال)

شَرقی	(مشرق)
الشعریٰ	(نام ستارہ)
اَلشَّفَق	(سورج کے ڈوبنے کے بعد مغرب کی سرخی)
الشَمس	(سورج)
اَلشَّهاب	(شہاب)
الشَهر	(ماہ)
شَهرُ رمضَان	(ماہ مبارک رمضان)
اثناعَشر شهراً	(بارہ مہینے)
الصُبح	(صبح)
الطَّارق	(صبح کا ستارہ)
طُلوع	(سورج کا نکلنا)
ضحی	(صبح کا وقت)
عام	(سال)
عَسعَس	(شب کی تاریکی)
عِشاءَ	(مقام کا وقت)
العَصر	(وقت نماز عصر، زمانہ)
غاسِق	(تاریخ شب)
غَد	(کل)
الغدوّ	(اول صبح)
الغُرُوب	(سورج کے ڈوبنے کا وقت)

اَلفَجر	(صبح)
لفلق	(اوّل صبح)
الفَلَک	(آسمان)
القَمَر	(چاند)
کِسف	(آسمان کا ایک حصہ)
کواکب	(ستارے)
اَللَّیل	(رات)
مَطلَعُ الشَّمس	(سورج طلوع، ہونے کی جگہ)
اَلنَّجم	(ستارہ)
اَلنَّھار	(دن)

قرآن میں موجود رنگوں کے نام

أبیض	(سفید)
اَحویٰ	(سبز مائل سیاہ)
أخضَر	(سبز)
اَسوَد	(سیاہ، کالا)
حُمر	(جمع احمر، سُرخ)
صَفراء	(زرد)
فاقِع	(زرد)
مُدھَامَّتَان	(سرسبز باغ)

قرآن میں موجود اسماء وصفات پیغمبر اسلامؐ

۱. اَحْمَدْ	۲. آمینْ
۳. اَوَّلُ الْمسلمین	۴. اَوَّلُ المؤمنینَ
۵. اَوَّلُ العابدینَ	۶. بُرهانْ
۷. بَشیـرْ	۸. خَـاتَمُ النَّبیینَ
۹. داعِیًالیٰ الله	۱۰. رَحْمَةً لِلْعالمینَ
۱۱. رَحیم	۱۲. رَسُولْ
۱۳. رسول الله	۱۴. رسُولٌ امین
۱۵. رسولٌ مبین	۱۶. رسولٌ کریم
۱۷. رَئوُفْ	۱۸. سراجاً منیراً
۱۹. شاهد	۲۰. شَهیدْ
۲۱. صاحِبْ	۲۲. طه
۲۳. عبدالله	۲۴. مُبَشِّرْ
۲۵. مُحَمَّدْ	۲۶. اَلْمُدَّثِّرْ
۲۷. مُذَکِّرْ	۲۸. اَلْمُزَّمِلْ
۲۹. مُنْذِرْ	۳۰. ناصِحٌ امین
۳۱. اَلنَّبیْ	۳۲. اَلنَّبِیِ الْاُمّیِ
۳۳. نذیر	۳۴. النذیرُالمبین
۳۵. وَلیَ	۳۶. یس (یاسین)

پیغمبر اسلام کے دور میں ہونے والی جنگیں جن کا قرآن میں ذکر یا اشارہ ہوا ہے۔

۱ ..... اُحُد ۲ ..... اَحْزاب ۳ ..... بَدْرْ

۴ ..... بَنی قُرَیْظَةِ ۵ ..... بَنی النِحلَة ۶ ..... بَنی النَّضیرْ

۷ ..... تَبُوک ۸ .. حُدَیبیه وبیعةُ الرّضِوانْ ۹ ..... حَمْراءُ الاَسَدْ

۱۰ ..... حُنَیْن ۱۱ ..... اَلْخَنْدَق ۱۲ ..... ذاتُ السَّلاسِلْ

۱۳ ..... فتح مکّه ....

☆☆☆

قرآن میں موجود روز قیامت کے بعض نام وصفات

۱ ..... اَلاخِرَةَ ۲ ..... خافِضَة ۳ ..... اَلْحاقَّة

۴ ..... راجِفَة ۵ ..... رادِفَة ۶ ..... رافِعَة

۷ ..... اَلسّاعة ۸ ..... اَلصّاخّة ۹ ..... اَلْغاشِیَة

۱۰ ..... اَلْقارِعَة ۱۱ ..... مَعاد ۱۲ ..... میعادْ

۱۳ ..... اَلْواقِعَة ۱۴ ..... اَلْیَومُ الآخِر ۱۵ ..... یَومُ البَعْث

۱۶ .. یَومُ تُبلَی السَرائِر ۱۷ ..... یَومُ التَّغابُن ۱۸ ..... یَومُ التَلاق

۱۹ ..... یَومُ التَّناد ۲۰ ..... یَومُ الْجَمْع ۲۱ ..... یَومٌ حَدِیدْ

۲۲ .... یَومُ الْحِسابَ ۲۳ ..... یَوْمُ الحَسْرَة ۲۴ ..... یَومُ الْحَقّ

۲۵ ..... یَومُ الخُرُوجْ ۲۶ ..... یَومُ الخُلُود ۲۷ ..... یَومُ الدّین

۲۸..... یَومٌ عَسیرٌ ۲۹..... یَومٌ عظیمٌ ۳۰..... یَومٌ عقیم

۳۱..... یَومُ الفَتح ۳۲..... یَومُ الْفَصْل ۳۳..... یَومُ الْقِیامَة

۳۴..... یَومٌ کبیرٌ ۳۵..... یَومٌ محیطٌ ۳۶..... یَومٌ مشهودٌ

۳۷..... یَومٌ معلومٌ ۳۸..... یَومٌ موعودٌ ۳۹..... یَومُ الوَعِید

۴۰..... یَومُ الجَزاء ۴۱..... یَومُ النَّدامَة ۴۲..... یَومُ الشَّهادَة

۴۳..... یَومُ النُّشُور ۴۴..... یَومُ القَضا.....

☆☆☆

قرآن میں موجود جنّت کے بعض نام

۱..... جَنّاتُ عَدْنٍ ۲..... جَنّاتُ الْفِرْدَوْس

۳..... جَنّاتُ الْمَاوٰی ۴..... جَنّاتُ النَّعِیْم

۵..... جَنَّةُ الخُلد ۶..... جَنَّةٌ عالیَةٌ

۷..... دارُالسَّلامْ ۸..... دارُالقَرار

۹..... دَارُالمتَّقِین ۱۰..... دارُالمُقامة

۱۱..... روضات الجنات ۱۲..... طُوبیٰ

۱۳..... عِلّیون ۱۴..... اَلدّارُالآخِرَة

۱۵..... الحُسنیٰ ۱۶..... فَضْل

قرآن میں موجود جہنم کے بعض نام

☆.....بِئْسَ القرار☆.....بِئْسَ المصیر☆.....بِئْسَ المهاد

☆..بِئْسَ الْوِردالمَوْرُود☆.....الجحیم ☆.....جَهنّم

☆.....الحافرة☆.....اَلْحُطَمَةْ☆.....دارُالبَوارْ

☆.....دارُالفسقین☆.....السّاهرة☆.....السّعیر

☆.....السَّقَر☆.....السَّموم ☆.....سُوءُ الدّار

☆.....اَلشَّوىٰ☆.....اَللّظیٰ ☆.....اَلنّارْ

☆.....الهاوِیَه☆.....☆.....،

☆☆☆

وہ فرشتے جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں

نمبر۱۔ جبرائیل یا (روح الامین) جو کہ وہی جبرئیل ہے، دونوں نام قرآن میں آئے ہیں۔

نمبر۲۔ ماروت

نمبر۳۔ ہاروت

نمبر۴۔ میکال

نمبر۵۔ مالک

ان عورتوں کے نام جو قرآن میں آئے ہیں

قرآن میں عورتوں میں سے صرف ایک عورت مادر حضرت عیسیٰ جناب مریم (س) کا نام آیا ہے۔

وہ کافرین جن کے نام قرآن میں آئے ہیں

۱۔قارون ۲۔جالوت ۳۔آزر

وہ قبائل جن کے نام قرآن میں آئے ہیں

۱۔یاجوج وماجوج ۲۔عاد ۳۔ثمود ۴۔مدین ۵۔قریش

۶۔اصحاب الایکہ ۷۔اصحاب الرس۔

قرآن میں موجود پیمانے

۱۔صاع: تقریباً تین کلوگرام وزن کے برابر۔

۲۔قنطار: چھ من، گائے کے کھال بھر سونا۔

۳۔مثقال: ۱۶/۱ سیر۔

۴۔درہم: تقریباً چار چنے کے برابر۔

۵۔دینار: ایک مثقال شرعی کے برابر۔

جن بتوں کے نام قرآن میں آئے ہیں

۱۔اَلبعل: سونے سے بنا ہوا یہ بت قوم الیاسؑ اتھا۔

۲۔سواع: یہ بت حضرت نوحؑ کے دور میں عورت کی شکل کا بنا ہوا تھا۔

۳۔العجل: وہ گوسالہ (بچھڑا) جسے سامری نے بنایا تھا۔

۴۔العزّیٰ: وہ درخت جس کی قبیلہ غطفان پرستش کرتا تھا۔

۵۔لات: قبیلہ بنی ثقیف کا جو چار کونوں والے پتھر کی شکل کا بت جو طائف میں نصب تھا۔

۶۔مَناۃ: قبیلہ ھذیل وخزاعہ کا بت جو مکہ ومدینہ درمیان نصب تھا۔

۷۔نَسْر: وہ بت جسے حضرت نوح کے زمانے میں گِدھ کی شکل میں ترشوا کر سرزمین سباء میں نصب کیا تھا۔

۸۔وَدّ: مردِ قوی کی شکل کا بنا ہوا یہ بت قبیلہ بنی کلب کا موردِ پرستش رہا ہے۔

۹۔یَعُوق: یہ بت یمن کے دارالخلافہ صنعاء کے قریب گھوڑے کی صورت میں نصب تھا۔

۱۰۔یَغوث: یہ بت حضرت نوحؑ کے دور میں قبیلہ مذحج کے مورد پرستش رہا ہے۔

۱۱۔انصاب: کعبہ کے اطراف میں موجود اُن پتھروں کا نام ہے جن کی عرب پوجا کرتے تھے، اور ان کے سامنے قربانیاں پیش کرتے تھے۔

فصل ششم

اعلام قرآن

آدَمْ : عربی زبان میں آدم (Adam) نکالنے، بنانے، سُرخ مٹی اور اوّل بشر کو کہا جاتا ہے۔ آدم غیر عربی کلمہ ہے، یہ کلمہ پچیس بار قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے۔ سترہ بار آدم اور آٹھ دفعہ بنی آدم آیا ہے۔ اکثر و بیشتر اہل لغت اور علمائے تفسیر نے اسے اسم علَم (معرفہ) اور کسی فرد کا نام قرار دیا ہے، اور جبکہ بعض نے اس کلمہ کو انسان اور بشر کی طرح ایک نوع قرار دیا ہے۔

(قاموس قرآن، ج ا)

آزر : حضرت ابراہیمؑ کے چچا یا اُن کے نانا کا نام ہے۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام تارخ یا تارح تھا، لغت عرب میں یہ گنجائش موجود ہے کہ کلمہ ''اَبْ'' جد، نانا یا قومی اُمور کے سرپرست اور قوم کے بڑے کو کہا جا سکتا ہے۔ (قاموس قرآن، ج ا)

ابـــراھیم : آپؑ حضرت رسول خداؐ کے پہلے جدّ امجد ہیں بنی اسرائیل کے نبی اور مورد تصدیق مسلمین و یہود و نصاریٰ ہیں۔ آپ کا نام ۶۹ بار قرآن مجید میں آیا ہے۔ دین مُبین اسلام وہی دین ابراہیم ہے۔ یہ عظیم پیغمبرؑ بابل کے شہروں میں سے ایک شہر اُور میں پیدا ہوئے اور وہیں آپؑ نے پرورش پائی آپ نے بُت پرستی کے خلاف قیام کیا پھر شام کی طرف ہجرت فرمائی۔ قرآن مجید نے آنحضرت کی زندگی کے اہم ادوار اور آپ کے مبارزات و مجاہدات کو آپ کے تعارف اور دوسروں کی ہدایت و رہبری کیلئے بیان فرمایا ہے۔ (قاموس قرآن، ج ا)

ابلیس : اس کلمہ سے مُراد، قرآن مجید میں ایک زندہ باشعور مُکلّف فریب کار، دھوکہ باز نادیدہ موجود ہے۔ اس مخلوق نے حکم خدا سے سرکشی کرتے ہوئے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا، جس کے نتیجے میں درگاہ الٰہی سے نکال دیا گیا اور عذاب و لعنت کا مستحق ٹھہرا، قرآن میں اکثر اس وجود کا ذکر شیطان کے نام سے آیا ہے، صرف گیارہ جگہوں پر ابلیس کے نام

سے ذکر آیا ہے۔ (قاموس قرآن، ج ۱)

ابولھب : رسول خداؐ کے چچا کا نام ابولہب تھا، ایک قول کے تحت اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے ابولہب کہا جاتا تھا۔ اس کے دو گال آگ کے شعلوں کی طرح سُرخ تھے، جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ ابولہب اُس کے جہنم کی آگ کے مستحق قرار پانے کی بناء پر کہتے ہیں، صاحب تفسیر المیزان نے اس قول کو قبول کیا ہے۔ ابولہب کا اصل نام کسی نقل کے تحت عبدالعزیٰ اور کسی کے مطابق عبدِ مناف ہے۔ اس کا شمار پیغمبر اسلامؐ کے سخت دشمنوں میں ہوتا تھا۔ اس نے آنحضرتؐ کو بہت زیادہ اذیت پہنچائی۔ اس کے اور اس کی بیوی کے نام سے ایک پورا سورہ تبت کے نام سے موجود ہے۔ (قاموس قرآن، ج ۶)

احقاف : جزیرۃ العرب کے نقشے پر اگر نظر ڈورائے تو یہ خطہ جزیرۃ العرب کے جنوب میں ربع الخالی (وادی دھناء) کے حصوں میں نظر آتا ہے۔ گذشتہ ادوار میں یہ قومِ عاد کا مسکن رہا ہے، حضرت ھود یہیں مبعوث ہوئے تھے۔ اگر ہم قرآن کریم کی آیات کی طرف متوجہ ہو جائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ دورِ قدیم میں یہ سرزمین بہت سرسبز تھی، جبکہ آج ایک خشک بیابان اور ناقابل سکونت جگہ میں تبدیل ہو چکی ہے۔ (قاموس قرآن ج ۲)

ادریس : ادریس ایک معروف پیغمبرؑ کا نامِ مبارک ہے۔ قرآن مجید میں صرف دو ہی بار آپ کا نام آیا ہے، صاحب تفسیر مجمع البیان لکھتے ہیں کہ جناب ادریسؑ حضرت نوحؑ کے جدّ تھے اور اُن کا نام تورات میں ''اخنوع'' بیان ہوا ہے، جو کہ کثرتِ کتابت کی وجہ سے ادریس میں تبدیل ہو گیا۔ آپ وہ پہلا شخص ہیں جس نے قلم سے لکھنے اور کپڑے سینے کا کام شروع کیا۔ کہا جاتا ہے کہ خدا نے ان کو علم نجوم، ریاضی اور علم ہیئت کی تعلیم دی تھی اور یہ علوم آنحضرت کے معجزات میں شمار ہوتے تھے۔ (قاموس قرآن، ج ۲)

اِرَم: یہ عربستان کے کسی تاریخی قبیلہ کا نام ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ عرب کے کسی قبیلہ کے شہر کا نام ہے جو عربستان کے جنوب میں واقع تھا۔ اور ممکن ہے کہ اس قبیلہ کا سب سے بڑا نامور معمار جسے عادِ اُولیٰ کہا جاتا ہے وہی اِرَم ہو۔ قرآن میں اس قبیلے کی طاقت وقدرت کی طرف (اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادْ) کہہ کر اشارہ کیا گیا ہے۔ (فرہنگ لغات قرآن ص ۳۷)

اِسحاق : آپ حضرت ابراہیمؑ کے فرزند ارجمند اور مشہور نبی تھے۔ آپ کا نام مبارک قرآن کریم میں ستّر (۷۰) بار آیا ہے۔ (قاموس قرآن ج ۳)

اسماعیل : اسماعیل دو کلمات بشنوای الہ (ایل) سے مرکب ہے۔ آپ نے اپنے والد محترم (حضرت ابراہیمؑ) کے ساتھ شمال سے جنوب کی طرف ہجرت کی اور سرزمین مکہ میں قیام فرمایا۔ قریش کے قبائل آپ کو اپنے جدّ بزرگوار سمجھتے تھے۔ مکے میں آپ کی مدد سے آپ کے والد بزرگوار نے ایک عبادت گاہ کی تعمیر کی، جو اپنے چار گوشوں والی ہونے کی وجہ سے کعبہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ شروع میں اس عبادت خانہ میں حضرت ابراہیمؑ کی تعلیمات کے مطابق پرستش ہوتی تھی اور اس خدا کی پرستش ہوتی تھی جسے وہ اللہ نام دیتے تھے۔ لیکن مرور ایام کے ساتھ ساتھ دیگر خداؤں کے نام سے بتوں کا اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ کعبہ قبائل عرب کی بُت پرستی کا مرکز بن گیا۔ شروع میں جُرْھُم نامی قبیلہ حضرت اسماعیلؑ کی اجازت سے یہاں مقیم ہوا، بعد میں دیگر قبائل نے بھی اس طرف ہجرت کرنی شروع کی۔ مذکورہ بالا معبد کی بنیاد رکھنے میں شرکت حضرت اسماعیل کی خصوصیات میں سے ایک ہے، جسے آج کعبہ کہا جاتا ہے۔

اصحاب الاخدود : اخدود کے معنی خندق یا کھائی کے ہیں۔ تفسیر بُرہان میں علی ابن ابراہیم سے نقل ہے کہ یمن کا ایک بادشاہ ذونواس جو کہ ایک متعصب یہودی تھا، کو خبر ملی کہ نجران میں کچھ لوگ دین نصرانیت اور حضرت عیسیٰؑ پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ ذونواس نے انہیں ہلاک

کرنے کیلئے لشکر کشی کی اور اُن لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ اپنے دین سے منحرف ہو جائیں۔ نجران والوں نے اس کی بات کو کوئی اہمیت نہ دی اور اپنے عقیدہ پر ڈٹے رہے، لہٰذا ذونواس نے حکم دیا کہ ایک خندق کھود کر اس میں لکڑی جمع کر کے آگ روشن کی جائیں اور نصاریٰ کو اس آگ میں پھینک دیں۔ (قاموس قرآن ج ۲)

اصحاب الایکہ : ایکہ اس جگہ کا نام ہے جہاں بہت زیادہ جنگل ہو۔ یہ وہ جگہ ہے جس کے نزدیک حضرت شعیب پیغمبرؑ زندگی کرتے تھے۔ یہ نام قرآن مجید کے ۲۶ ویں اور ۳۸ ویں سورے میں ذکر ہوا ہے۔ ان آیات میں جو مفہوم بیان ہوا ہے وہ یہ ہے: یہ وہ گروہ تھا جنہوں نے حق کا انکار کیا، چنانچہ پندرہویں سورے میں ارشاد ہوتا ہے: (وَاِن کَانَ اَصحابُ الاَیکَۃِ لَظَالِمین) ایکہ کی جماعت ستمگاروں میں سے تھی۔ (فرہنگ لغات قرآن ص ۵۵)

اصحاب حجر : مدینہ کے شمال میں ایک جگہ کا نام حجر ہے جو کہ قوم ثمود کے مسکن سے قریب ہے۔ ممکن ہے کہ قوم ثمود یا قوم ثمود کا کوئی گروہ وہاں قیام پذیر تھا۔ شمالِ مدینہ سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر کوہستان حجر واقع ہے، قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: ''کانوا یَنحِتونَ مِنَ الجِبَالِ بُیُوتاً : یہ وہ لوگ تھے جو پہاڑوں میں اپنا گھر بنایا کرتے تھے۔'' نیز آگے یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ اصحاب حجر وہ لوگ تھے جنہوں نے پیغمبروں کی دعوت کو مسترد کیا۔

(فرہنگ لغات قرآن ص ۵۵)

اصحابِ مَدیَن : مدین کو تورات میں (Midian) کہا گیا ہے۔ یہ جگہ جزیرہ نما سینا کے شمال مغرب میں واقع ہے، جو کہ آج سلطنت اُردن کے حدود میں شامل ہے۔ یہ جگہ شام، حجاز، مصر اور عراق کیلئے ایک بہت بڑا تجارتی مرکز تھا۔ اس سرزمین کے رہنے والے توانا اور قدرت مند مگر فاسد ہوا کرتے تھے۔ قرآنی آیات کے مطابق حضرت شعیبؑ انہی لوگوں کیلئے

مبعوث ہوئے تھے۔ (فرہنگ لغات قرآن ،ص۵۸)

اَصحاب کہف : کہف یعنی وسیع غار۔ داستان اصحاب کہف قرآن میں اُن چند مؤحد نوجوانوں سے متعلق ہے، جن کے دلوں میں نور ایمان روشن ہوا، اپنی بُت پرست قوم کے درمیان سے نکل آئے اور کسی غار میں آرام کرنے بیٹھ گئے۔ یہ لوگ اس غار میں ۳۹۰ سال کی مدت تک سوتے رہے اور جب وہ نیند سے بیدار ہوئے تو اُن کو بھوک لگی ہوئی تھی لہٰذا انہوں نے اپنوں میں سے کسی ایک کو کھانا لینے شہر بھیجا۔ چونکہ یہ لوگ اپنی طولانی نیند سے بے خبر تھے لہٰذا بازار جانے والے نوجوان سے کہلا بھیجا کہ وہ کسی سے اپنا تعارف نہ کریں۔ جب وہ نوجوان شہر کی طرف آیا تو اس نے دکاندار کو تین سو سال پُرانا سکّہ دیا، دُکاندار نے پوچھا کہ یہ پُرانا سکّہ تم نے کہاں سے لائے ہو؟ اس طرح آخر میں اُن کی طولانی نیند کی داستان اُن کے لئے اور شہر والوں کے لئے واضح ہوگئی۔ پھر یہ لوگ اسی غار میں رہے یہاں تک کہ وہیں وفات پاگئے۔ ان نوجوانوں کی یاد میں ایک مسجد اس غار کے کنارے تعمیر کیا گیا ہے۔ اصحاب کہف کا واقعہ ولادتِ حضرت عیسیٰؑ اور پیغمبر اسلامؐ کی بعثت کے درمیان کا واقعہ ہے۔ جس بادشاہ کے خوف سے ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی تھی، اس کا نام دقیانوس یا ذوقیوس یا دسیوس تھا، جس نے ۲۴۹ء سے ۲۵۱ء تک حکومت کی۔ (قاموس قرآن، جلد۶)

الیاس : الیاس انبیاء الٰہی میں سے ایک نبی کا نام ہے۔ قرآن مجید میں حضرت الیاس کا ذکر سلسلہ انبیاءِ بنی اسرائیل میں ہوا ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ آپ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے تھے۔ آپ کا تعلق حضرت موسیٰؑ کے بھائی ہارون کی نسل سے تھا۔ قرآن مجید میں دو ہی بار آپ کا نام آیا ہے۔ ایک سورہ انعام کی آیت: ۸۵ میں اور دوسرا سورہ صافات کی آیات ۱۲۳ اور ۱۳۲ میں آپ کا ذکر آیا ہے۔ آپ شمال یہودا کے سامریہ

(Samaria) میں مبعوث ہوئے ۔ اس دور میں خاندان امری (Omri) کے دوسرے بادشاہ اہاب نے ملک میں بُت پرستی کو رواج دیا تھا جس کی آپ نے مخالفت کی۔

(قاموس قرآن، ج ا)

اِنجیل : یہ اس کتاب کا نام ہے جو حضرت مسیح پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید میں اس کتاب کا مکرر ذکر آیا ہے۔ انجیل یونانی لفظ ہے، جس کے معنی بشارت کے ہیں قرآن میں بارہ مرتبہ اس کا ذکر آیا ہے۔ حقیقی انجیل جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی نایاب ہے لیکن وہ اناجیل جو آنحضرت کے بعد آپ کے شاگردوں نے لکھی ہیں، آج کے دور میں چار قسموں میں نصاریٰ کے مورد تصدیق ہیں جن میں انجیل متّی، انجیل مرقس، انجیل لوقا، انجیل یوحنا شامل ہیں۔ ان کے علاوہ انجیل برنابا بھی ہے لیکن مورد تائید نہیں ہے۔

ایّوب : حضرت ایوبؑ مشہور انبیاء میں سے ہیں۔ آپ کا نام قرآن میں چار مرتبہ آیا ہے۔ آپؑ نے شکیبائی، فروتنی، صبر اور خدا پر ایمان کے بہترین نمونے پیش کیے ہیں۔ تورات میں حضرت ایوب کا نام (Job) آیا ہے۔

بابل : عراق کا ایک معروف قدیم شہر ہے جو دریائے فرات کے دونوں جانب واقع تھا۔ یہ شہر ایک طاقتور بادشاہ کی سلطنت کا دارالحکومت رہا ہے جو کہ ۵۳۸ء قبل مسیح میں تباہ ہو گیا۔ اس شہر میں ستارہ شناسی و ستارہ پرستی نے اس قدر ترقی کی تھی کہ لوگ وہاں کے دانشوروں کو ستارہ شناس اور ساحر کے طور پر جانتے تھے۔ (فرہنگ لغات قرآن ص ۱۰۵)

بدر : بدر مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع ہے یہ ینبوع سے مختصر سے فاصلے پر ایک ریگزار زمین ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ اس کے جانب شرقی کو عدوۃ القصویٰ اور جانب غربی کو عدوۃ الدُنیا کہتے ہیں، جبکہ ان دو پہاڑوں کے جنوبی سلسلے کو اسفل کہتے ہیں۔ یہ وہ

جگہ ہے، جہاں مسلمانوں اور کفار قریش کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔ اس جنگ میں قریش کو شکست ہوئی اور اُن کے بڑے بڑے رؤساء مارے گئے، جو پیغمبر اکرمؐ کے دشمن تھے۔

(فرہنگ لغات قرآن، ص ۱۰۹)

بَعل : بعل ایک بُت کا نام ہے جو بعلبک (لبنان) میں واقع تھا۔ اسی نام کی مناسبت سے اس جگہ کو بعلبک کہتے ہیں۔ یونانی زبان میں بعلبک کو (Heliopolis) یعنی شہر خورشید کہتے ہیں۔ کیونکہ یہاں لوگ بعل کی سورج کے خدا کے عنوان سے پرستش کرتے تھے۔ یہ بُت سونے کا بنا ہوا تھا اور قومِ الیاس اس کی پرستش کرتی تھی۔

بَنی اسرائیل : اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا لقب ہے۔ بنی اسرائیل سے یہاں مراد فرزندانِ اسرائیل ہیں۔ یہودی خود کو نسلِ یعقوب میں سے قرار دیتے ہیں۔

تُبَّــعْ : قبیلہ حمیر کے ایک خاندان کا نام ہے جنہوں نے یمن میں بادشاہی کی۔ اس خاندان کا تعلق قبیلہ ہمدان سے تھا۔ ایک زمانہ تھا کہ حمیر کی سلطنت کی وسعت نہ صرف تمام عربستان پر محیط تھی بلکہ افریقہ کے مشرقی ساحل تک پھیلی ہوئی تھی۔ یہ لوگ ایک زمانے میں ستارہ پرست یعنی صائبین میں سے تھے، لیکن بعد میں کچھ لوگ دین موسیٰؑ اور کچھ لوگ دین مسیحیت کی طرف مائل ہوئے۔ قرآن مجید نے قریش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کفار سے خطاب کیا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جسطرح ہم نے حمیر اور تبع کے بادشاہوں کو نیست و نابود کیا ہے اسی طرح تم لوگ بھی (ہمارے سامنے) عاجز و ناتوان رہو گے۔ (فرہنگ لغات قرآن ص ۱۲۳)

ثمود : ثمود بادہ نشین (اعراب) کی ایک قوم کا نام ہے، جو حضرت صالح کے دور میں ہوتی تھی۔ اس دور کے دوسرے قبائل کے نام عاد، طسم اور جدیس تھے۔ ثمود کی ترقی و ظہور عادِ اُولیٰ کے بعد ہوئی تھی اور دورِ موسیٰؑ تک باقی رہی۔ قومِ ثمود شمال مغرب میں (حجاز سے

لے کر جزیرہ نما سینا تک) ایک زبردست ملت تھی۔ پہاڑوں پر خالص پتھروں سے ایسے ایسے گھر بنائے گئے تھے جنہیں انہوں نے خود پہاڑوں کو تراش کر بنائے تھے۔ عربوں کے بعض روایات کے مطابق یہ قبائل زلزلہ کی زد میں آ کر تباہ ہو گئے تھے۔ قرآن میں اِن کا مکرر ذکر ہوا ہے۔ مشیت وارادہ خداوندی سے ان پر شدید قسم کے عذاب واقع ہونے کا بھی بیان آیا ہے۔

جالوت : یہ کلمہ عجمی ہے جو اس سپہ سالار کا نام ہے، جس سے جنگ کرنے بنی اسرائیل آئے تھے اور وہ حضرت داوٗد کے ہاتھوں میدانِ جنگ میں قتل ہو گیا۔ بنی اسرائیل اس سے بہت زیادہ خوفزدہ ووحشت زدہ تھے۔ (قاموس قرآن ج ۲)

جبرئیل : جبرئیل، عبرانی زبان میں Gabriel یعنی بہادر، مردِ خدا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جبرئیل کے القاب قرآن میں روح اور روح الامین کے نام سے آئے ہیں۔ یہ فرشتۂ وحی ہے۔ ان کا ذکر قرآن میں تین بار آیا ہے۔

(فرہنگ لغات قرآن ص ۱۹۲ ۲ قاموس قرآن ج ۲)

جودی : جودی اس پہاڑ کا نام ہے، جو ارمنستان میں واقع ہے۔ قدیم روایات کے مطابق نوح کی کشتی طوفان کے بعد اسی پہاڑ پر آ ٹھہری تھی۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں سورہ بقرہ کی آیت: ۱۰۵ میں آیا ہے۔ (واستَوَتْ عَلَی الجُودِی)

حُنین : حُنین بروزن حُسین، اس پہاڑ کو کہا جاتا ہے جو طائف اور مکہ کے درمیان واقع ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حنین کی مشہور جنگ ہوئی تھی۔ قبیلہ ھوازن اور بنی ثقیف نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا اور مسلمان شکست کھا کر فرار ہونے لگے تھے، لیکن خدا نے اپنے رسول کی مدد فرمائی اور آنحضورؐ نے استقامت کا مظاہرہ کیا، اور فرار نہ ہوئے۔ آخر کار مسلمانوں نے فتح حاصل کر لی۔ (قاموس قرآن، ج ۲)

داود : آپؑ بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک ہیں۔ آپ حضرت سلیمانؑ کے فرزند ہیں۔ آپ کا نام مبارک قرآن مجید میں سولہ بار آیا ہے۔ جو کتاب آپ پر نازل ہوئی تھی وہ زبور ہے۔ آپ جوانی میں لشکر طالوت میں تھے اور میدانِ جنگ میں دُشمن جس کا نام جالوت تھا آپ ہی کے ہاتھوں قتل ہو گیا تھا۔ (قاموس قرآن ج ۲)

ذوالقرنین : ظاہری طور پر (قرن) کے معنی اِس کلمہ میں سینگ کے ہیں اور ذوالقرنین سے یہاں مُراد دو سینگوں والا ہے۔ اس شخص کے بارے میں قرآن میں ایک مفصّل قصہ سورہ ق کی آیت: ۸۳ سے ۹۶ تک میں بیان ہوا ہے۔ ذوالقرنین کی سب سے اہم ترین صفت جو قرآن بیان ہوئی ہے وہ خلوص کے ساتھ عبادت اور حیاتِ آخرت پر ایمان ہے۔ بعض کے نزدیک ذوالقرنین سے مُراد ہخامنشی کا بادشاہ کوروش ہے، بعض اُنہیں سکندر مقدونی، داریوش یا سلطنت عربستان کا ایک بادشاہ قرار دیتے ہیں۔ ذوالقرنین یعنی دو سینگوں والا کا لقب دانیال پیغمبرؑ کے خواب سے ماٴخوذ بتایا جاتا ہے۔

ذَالکِفْل یا ذُوالکِفلْ : عبرانی زبان میں عبا یا ردا ء والے بنی اسرائیل کے ایک نبی جس کا نام حزقیل تھا، کو کہتے ہیں۔ ۵۹۹ء کو بخت النصر نے بنی اسرائیل کے ساتھ اس نبی کو بھی گرفتار کر کے بابل لے گیا۔ اس طرح وہ بابل میں رہے یہاں تک کہ وہیں رحلت کر گئے۔ بخت النصر نے بابل میں انہیں زنجیروں میں جکڑ ہ کے رکھا جسے ذالکفل نے کمالِ صبر سے برداشت کیا۔ تورات میں آپ کے نام سے ایک کتاب ۴۸ ویں باب میں موجود ہے۔ ان کی قبر ملکِ عراق میں نجف وحلہ کے درمیان واقع ہے، جو مسلمانوں اور یہودیوں کی زیارتگاہ بنی ہوئی ہے۔ (فرہنگ لغات قرآن، ص ۲۳۸)

ذوالنون : ذوالنون یعنی مچھلی والے، حضرت یونسؑ کا لقب ہے۔ آپ بھی انبیاء

الٰہی میں سے تھے جنہیں اللہ نے اہل نینوا کیلئے مبعوث فرمایا تھا۔ نینوا والوں نے آپؑ کی دعوت ورہنمائی کو قبول نہیں کیا، لہٰذا آپؑ ناراض ہوکر اُن سے جُدا ہو گئے اور کشتی میں سوار ہوکر کہیں دور جارہے تھے ایسے میں کشتی طوفان کی زد میں آ گئی، لہٰذا کشتی والوں نے آپؑ کو دریا میں پھینک دیا۔ ایک بڑی مچھلی نے آپؑ کو نگل لیا، لیکن آپ اس کے پیٹ میں صحیح وسالم رہے یہاں تک کہ آپ باہر نکل آئے۔ قرآن میں آپ کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر قوم کے ہادی ورہبر کو ہر حال میں اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا چاہیئے۔ انہیں کسی بھی صورت اپنی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کرنی چاہیئے نہ ہی عاجز آنی چاہیئے۔ یونس کو عبرانی زبان میں یونہ (Yanaw)، یونانی زبان میں ایونس (Eaonas) اور انگریزی میں Gonah کہتے ہیں۔

(فرہنگ لغات قرآن ص ۲۳۸)

زکریا : بنی اسرائیل کے مشہور انبیاء میں سے ایک نبی ہیں۔ آپؑ بنی اسرائیل کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کا اسم مبارک قرآن مجید میں سات مرتبہ آیا ہے۔ آپؑ سے متعلق دو قصے بھی قرآن میں بیان ہوئے ہیں جیسے:

۱۔ حضرت مریم (س) کی کفالت کی ذمہ داری اُٹھانے سے متعلق قصہ، آپ نے یہ ذمہ داری اُٹھائی اور حضرت مریم کو بیت المقدس کے حوالے کیا۔ اُن کی کفالت کے سلسلے میں جو قرعہ اندازی ہوئی تھی وہ آپؑ کے نام نکلا تھا۔

۲۔ دوسرا قصہ آپؑ کی استجابت دعا سے متعلق ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اولاد کیلئے دُعا کی تھی جس کا ذکر سورہ آل عمران کی آیت ۳۸ سے لے کر ۴۱ تک ہوا ہے۔ آپ حضرت یحییٰ کے والد تھے۔ (قاموس قرآن، ج ۳)

سامری : یہ اس شخص کا نام ہے جو جزیرہ نما سینا میں بنی اسرائیل کے ساتھ تھا۔

انہوں نے سونے کا ایک گوسالہ (بچھڑا) بنایا جو آواز نکالتا تھا۔ یہ کلمہ قرآن میں تین بار آیا ہے، جیسے سورہ طٰہٰ کی آیت ۸۵، ۸۷ اور ۹۵ میں۔

سَبـأ : قرآن میں یہ کلمہ دو مرتبہ سے زائد نہیں آیا ہے۔ یہ اس قوم کا نام ہے جس کی طرف حضرت سلیمانؑ نے لشکر کشی کی تھی۔ پیغمبر خدا کی نافرمانی کے سبب خدا نے اس سرزمین میں موجود بند (ڈیم) کو تباہ کر کے اُنہیں صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ ان کے گھر ویران ہو گئے۔ قوم سبأ کا مسکن موجودہ یمن کی سرزمین ہے جو کہ اُس دور میں بہت زیادہ ترقی یافتہ تھی۔ موجودہ یمن کے دارالخلافہ صنعا سے ۱۲۰ کلومیٹر دور مشرق کی طرف ایک وسیع و عریض بیابان ہے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اسی قوم سبأ کی سرزمین تھی۔ پانی کے ڈیم کے اطراف کی آبادی اور وہ لوگ جن کی سرزمین کی طرف حضرت سلیمان نے پیش قدمی کی تھی، دونوں کا تعلق اسی قوم سبأ سے سے تھا، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں کا تعلق قوم سبا کے علاوہ کسی اور قوم سے تھا۔ یہ دونوں قصے دو مختلف ادوار یا زمانوں میں بیان ہوئے ہیں۔ (قاموس قرآن، ج ۳)

سُلیمان : آپ بنی اسرائیل کے مشہور نبی ہیں۔ آپؑ کا نام قرآن میں سترہ بار آیا ہے، آپ حضرتؑ داؤدؑ کے بیٹے تھے۔ آپؑ کی حالات زندگی سے متعلق مختلف قصے قرآن میں بہت زیادہ بیان ہوئے ہیں، خاص کر سورہ نساء کی آیت ۱۶۳ میں صراحت کے ساتھ آپ کا ذکر ہوا ہے، آپؑ صاحب وحی تھے۔ آپؑ سے متعلق بیان شدہ قصوں میں وادی نمل (چیونٹیوں کی وادی) ہُدہُد و سبأ کا واقعہ، گھوڑوں کا قصہ اور قصۂ جسد بہت مشہور ہے۔ (قاموس قرآن ج ۳)

سیناء : اُس پہاڑیا جزیرہ نما سرزمین کا نام ہے جس کی سرحدیں شمالاً فلسطین و اُردن سے جنوباً خلیج عقبٰی سے، مغرب میں نہر سویز اور مشرق میں صرف اُردن سے ملتی ہیں۔ جب بنی اسرائیل کی قوم جزیرہ نما سیناء میں مقیم تھی اُس وقت حضرت موسیٰؑ کوہِ سیناء پر جاتے تھے اور یہیں

سے تورات کے ابتدائی احکام بنی اسرائیل تک لائے تھے۔ اس جگہ کو حورب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پہاڑ یہودیوں اور مسلمانوں کی نظر میں بابرکت اور مقدس ہے۔ (قاموس قرآن، ج ۳)

شیطان : شیطان مادہ شَطَنَ سے ہے، جس کے معنی ہے دور ہوا، اگر اسے شاطہ سے ماخوذ سمجھا جائے تو اس کے معنی غصے (انتہائی غصہ) میں چلنے کے ہوتا ہے، بطور استعارہ یہ کلمہ مُفسِد، شریر اور سانپ کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ عبرانی زبان میں (ھس ساطان) اور عربی میں (الشیطان) کہتے ہیں۔ یہ اس موجود کا نام ہے جو علم و آگاہی رکھنے کے باوجود بدی کی طرف مائل ہوا۔ قرآن کریم میں لفظ شیطان یا ابلیس اس باغی و سرکش طاقت کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے جو انسان کو برائیوں کی طرف لے جاتی ہے۔ اس نام سے نا اُمیدی، بھوک، پریشانی، شومیت، سرکشی اور طغیان کی بو آتی ہے۔ (فرہنگ لغات قرآن ص ۳۰۰)

شعیب : آپ ایک مشہور و نامدار نبی تھے۔ آپؑ کا نام گیارہ مرتبہ قرآن میں آیا ہے۔ آپ مَدین والوں کی ہدایت و رہبری کیلئے مبعوث ہوئے تھے آپ نے انتہائی طاقت فرسا اور مشکل تبلیغات کیں جس سے بمشکل کچھ لوگوں نے ایمان لایا اور دوسروں نے آپؑ کو جھٹلایا۔ آخر کار جنہوں نے آپؑ پر ایمان لایا تھا وہ نجات پا گئے اور باقی عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ حضرت شعیبؑ وہی نبی ہیں جنہوں نے اپنی بیٹی کو حضرت موسیٰؑ کے عقد میں دیں، چنانچہ یہ واقعہ سورہ قصص میں تفصیلاً ذکر ہوا ہے۔

صابئون : صابئون یا فرقہ مُغتسلہ وہ فرقہ تھا جن کا دین ستارہ پرستی اور مَسیحیت کا ملغوبہ تھا۔ ان کی آبادی شام سے عراق تک پھیلی ہوئی تھی، خوزستان میں بھی اُن کی کچھ تعداد آباد تھی۔ گو کہ کلمہ صَبا ستارہ کے مفہوم میں آیا ہے لیکن ایک روایت کے تحت آرامی زبان میں مُغتسلہ یعنی دھونے والی شیء کے مفہوم میں آیا ہے۔ یہ کلمہ جمع صیغہ کے ساتھ تین بار قرآن میں آیا ہے

۔اصل میں صائبان والے توحید پرست تھے اور یہود ونصاریٰ میں شمار ہوتے تھے، لیکن بتدریج بُت پرستی وستارہ پرستی کی طرف مائل ہوتے گئے ۲۔

(۱ فرہنگ لغات قرآن ص ۳۱۳ ۲ قاموس قرآن، ج ۴)

صالح : صالح یعنی نیک، ایک نبی کا نام ہے، یہ کلمہ نو بار قرآن میں ذکر ہوا ہے۔ آپ قوم ثمود میں مبعوث ہوئے تھے۔ (لغت ثمود کی طرف رجوع کیا جائے)

صفا : صفا اس پہاڑ کا نام ہے جو مکہ میں مسجد الحرام کے قریب واقع ہے۔ اس لفظ کا مفہوم یا معنی صاف پتھر کا ہونا چاہیئے۔ مروہ اصل میں نرم پتھر کو کہا جاتا ہے اور کسی ایک قول کے تحت مروہ سے مراد سنگریزے ہیں۔ بعد میں یہ دونوں یعنی صفا ومروہ دو پہاڑوں کے نام سے مشہور ہوئے۔ مکّہ میں حج کرنے والے حاجی ان دونوں کے درمیان سَعی کرتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ تقریباً ساڑے تین سو پچاس میٹر ہے۔

طاغوت : یہ کلمہ قرآن مجید میں آٹھ بار آیا ہے اور اس سے مُراد جھوٹے خدا اور متجاوز وسرکش لوگ ہیں۔

طالوت : یہ اس سپہ سالار کا نام ہے جو بنی اسرائیل کیلئے خدا کی طرف سے بعض پیغمبروں کے واسطے مُعین ہوا تھا۔ اس کا نام دو بار قرآن کریم میں آیا ہے۔ (قاموس قرآن، ج ۴)

طور : طور نبطی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں، لیکن قرآن میں خاص اُس پہاڑ کی طرف اشارہ ہوا ہے جو جزیرہ نما سینا میں واقع ہے۔ یہ کوہ حضرت موسیٰ کیلئے مقام مناجات تھا۔ یہ کلمہ قرآن میں دس مرتبہ آیا ہے۔

طُوَیٰ : طویٰ کے معنی روشنی میں دیکھنا، نور میں دیکھنا کے ہیں، ایک معنی لپیٹا ہوا ہونا بھی ہے۔ یہ وہ وادی مقدّس ہے، جہاں سے حضرت موسیٰ مناجات کیا کرتے تھے۔ اور چونکہ یہ

مقامِ وحیِ حضرت موسیٰ رہا ہے لہٰذا ممکن ہے کہ یہ صحرائے سینا کا ہی کچھ حصہ ہو۔

(فرہنگ لغات قرآن ص ۳۳۷)

عاد : یہ وہ قدیم عرب قوم ہے، جن کی آبادی عربستان کے جنوب میں یمن سے لے کر حضر موت اور عمان تک پھیلی ہوئی تھی۔ حضرت ہودؑ ان کے معروف نبی تھے۔ کلمہ عاد قرآن مجید میں چوبیس بار آیا ہے۔ (فرہنگ لغات قرآن ص ۳۴۲)

عَرِم : پہلا حرف مفتوح اور دوسرا مکسور کے ساتھ یہ کلمہ قومِ سبا کے ہلاک ہونے سے متعلق ہے۔ (فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ) اس کلمہ کے معنی کے سلسلہ میں چند اقوال ملتے ہیں:

۱۔ کسی خاص درہ کا نام ہے جو سباء میں واقع تھا۔

۲۔ اس سے مراد وہ بڑے چوہے ہیں جنہوں نے مأرب کے ڈیم میں سوراخ کی اور ڈیم ٹوٹ گیا، اس قسم کے چوہوں کو عربی زبان میں (خلد) کہتے ہیں۔

۳۔ تیسرا معنی شدید بارش کے ہیں۔

عیسیٰؑ : آپؑ بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے تھے۔ آپؑ کا نام قرآن مجید میں پچیس بار آیا ہے، آپ کا لقب مسیح ہے۔ عبرانی زبان میں مسیح کا اصل مشیحا ہے جس کے معنی مبارک کے ہیں۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ عیسیٰ کا اصل یسوع تھا، جس کے معنی نجات دہندہ کے ہیں۔

فرعون : مصر کے بادشاہوں کا لقب ہے۔ یہ کلمہ (ف۔ر۔ع) سے ہے، جس کا معنی سورج کا بیٹا ہے۔ اقرب الموارد کے بقول لغتِ قبطی میں اس کے معنی مگرمچھ کے ہیں۔ یہ لفظ قرآن مجید میں ۷۴ بار آیا ہے۔ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰؑ کے داستانوں میں اس کلمہ کا استعمال زیادہ تر ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس فرعون نے بنی اسرائیل کو اذیت دی، ان کے بچوں کو قتل کیا اُس کا نام رامسس دوم تھا، اور جس فرعون کی ہدایت کیلئے حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کو

مبعوث کیا گیا، اُس کے بیٹے کا نام منتاح تھا جو دریائے سُرخ میں اپنے لشکر سمیت غرق ہوا۔

(فرہنگ لغاتِ قرآن ص ۳۹۴) (قاموس قرآن، ج ۵)

قارون : قارون قومِ موسیٰؑ و یہود کا ایک آدمی تھا، جو بدکاری و بدکرداری میں فرعون وہامان کا ہم پلّہ تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ قارون باوجود یکہ بنی اسرائیل میں سے ہونے کے، فرعون کے پاس بڑا مقام رکھتا تھا۔ مجمع البیان میں آیا ہے کہ ہامان فرعون کا وزیر تھا جبکہ قارون خزانچی۔

(قاموس قرآن، ج ۵)

قارون کے پاس دولت کی فراوانی تھی اور وہ اس دولت کو لوگوں کو مرعوب کرنے کیلئے استعمال کرتا تھا۔ اُس کی اسی دولت نے اُسے فاسد بنا دیا۔ قارون کو ایک زلزلہ کے دوران زمین نے اُس کا گھر سمیت نگل لیا۔

کعبہ : یہ کلمہ مادہ کعب سے ماخوذ ہے، جس کے معنی اُوپر آنے یا اونچی سطح کے ہیں۔ ہر وہ کمرہ جو چار کونوں والا ہو کعبہ کہلاتا ہے۔ خانہ خدا کو بھی اسی تناظر میں کعبہ کہا گیا ہے۔ کعبے (خانہ خدا) کو سخت اور گہرے نیلے رنگ کے پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے۔ دیوار کی بلندی سولہ میٹر ہے، جبکہ لمبائی کے حوالے سے دیکھا جائے تو جس دیوار میں نادوان ہے اس کی لمبائی ۲۰ میٹر ۱۰ سینٹی میٹر ہے اور جس دیوار میں دروازہ ہے اس کی لمبائی بارہ میٹر ہے۔ دروازہ سطح زمین سے دو میٹر اُوپر بلند ہے اور اسی دروازہ کے بائیں جانب حجر اسود ہے جو دیوار میں نصب ہے اور زمین سے ڈیڑھ میٹر بلند ہے۔ (قاموس قرآن، ج ۵)

کعبہ وہ پہلی عبادت گاہ ہے، جسے عبادت کیلئے بنایا گیا۔ قرآن کریم میں اس گھر کی بنیاد کو حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے بیٹے اسماعیل کے ساتھ منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے، لیکن کچھ دیگر آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گھر حضرت ابراہیمؑ سے پہلے موجود تھا۔ (قاموس قرآن ج ۵)

قرآن میں موجود سرزمین کعبہ کے مختلف نام

۱۔ **مکّہ** : مکہ مادہ مَکّاء سے ہے، جس کا معنی گھر ہے۔ یہ بابلی لغت سے ہے۔ چونکہ اس سرزمین میں پانی کم ہے اس لیئے مکہ نام دیا گیا۔

۲۔ **بکّہ** : چونکہ یہ سرزمین خشک ہونے کی وجہ سے پانی کو جذب کرنے والی تھی، لہٰذا اس حوالے سے بکّہ کہا جاتا ہے۔

۳۔ **اُمّ القُریٰ** : اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جگہ دنیا میں موجود تمام علاقوں کی ماں ہے۔

۴۔ **بلد الامین** : کیونکہ یہ شہر شہر امن ہے، یہاں حیوان وحشرات کو بھی امن حاصل ہے۔

۵۔ **بیت عتیق** : یہ مکہ کا لقب ہے کعبہ کو اس نام سے یاد کرنے کی چند وجوہات ہیں:

(الف)۔ یہ کہ یہ شہر جباروں کے سلطنت وشکوہ سے آزاد ہے۔

(ب)۔ عتیق کا ایک معنی کریم ہے۔ ہر وہ چیز جو مکرّم ہو عتیق کہلاتا ہے، چونکہ کعبہ میں یہ دونوں صفات موجود ہیں اس لیئے بیت عتیق کہا ہے۔

(ج)۔ تیسرا معنی قدیم ہونے کے حوالے سے ہے، یہ وہ پہلا گھر ہے جو پروردگار کے نام سے کرہ زمین پر بنایا گیا تھا، اس مناسبت سے اس گھر کو عتیق کہا گیا ہے۔

لقمان : حضرت لقمان کامل ومعروف انسان تھا۔ آپؑ کا نام قرآن میں دوبار آیا ہے۔ ابن عمر سے نقل ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سُنا، آپؐ نے فرمایا: ''میں برحق کہتا ہوں کہ لقمان پیغمبر نہیں تھا لیکن کثیر الفکر اور حسن یقین والا شخص تھا، وہ خدا کو دوست رکھتا تھا اور خدا بھی اسے چاہتا تھا۔ خدا نے اسے حکمت سے نواز کر اس پر منّت رکھی۔'' (قاموس قرآن ج۶)

لوط : آپؑ حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے ہیں۔ شہر سَدُوم کے لوگوں کی ہدایت ورہبری

کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے۔تحقیقات سے پتہ نہیں چلا ہے کہ یہ گاؤں کہاں واقع تھا،لیکن گمان یہ ہے کہ یہ مقام موجودہ اُردن میں واقع تھا۔وہاں کے لوگ حضرت لوطؑ کی مخالفت کرتے تھے اور بدفعلی کے مرتکب ہوتے تھے، یہاں تک کہ یہ قوم آخر تباہ ہوگئی۔حضرت لوطؑ کا نام قرآن میں ۲۷ بار ذکر ہوا ہے۔

مَدْیَن :یہ اُس شہر کا نام ہے جہاں کے باسیوں کیلئے حضرت شعیبؑ مبعوث ہوئے تھے۔صاحبِ قاموس قرآن لکھتے ہیں: معان جو کہ اس وقت خلیج عقبہ کے جنوب مشرق میں ملک اردن کا ایک ضلع ہے،شاید اسی ضلع کا مرکز معان وہی سابق مَدیَن ہو۔مدین وہی شہر ہے جہاں حضرت موسیٰؑ مصر سے فرار کر کے گئے تھے اور دس سال تک حضرت شعیبؑ کے اجیر رہے تھے۔

مریم :مریم،عبرانی زبان میں میریوم،یونانی زبان میں ماریہ(Mareea) حضرت عمران کی بیٹی اور حضرت عیسیٰؑ کی والدہ تھیں۔آپ کا نام قرآن میں ۳۴ بار آیا ہے،قرآن میں ایک سورہ بھی آپ کے نام سے موجود ہے۔

مَسْجِد ضرار :مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر ایک وادی،قبا کے نام سے موجود ہے،ہجرت کے وقت آنحضرتؐ یہاں وارد ہوئے اور ایک مسجد تعمیر کرائی،جو اسلام کی سب سے پہلی مسجد تھی۔اس مسجد کا خاص احترام ہے،یہ مسجد بنی عمرو بن عوف سے منسوب ہے جو قبا میں رہتا تھا۔منافقین کی ایک جماعت کو بنی غنم بن عوف سے حسد ہوئی لہٰذا اُنہوں نے اسی مسجد کے قریب ایک اور مسجد تعمیر کرائی۔جب مسجد بن گئی تو یہ لوگ آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے:یا رسول اللہ!ہم نے ایک مسجد بنائی ہے تا کہ وہ لوگ جو ضعیف و ناتوان ہونے کی وجہ سے مسجد قبا تک نہیں آسکتے وہ اس مسجد میں نماز پڑھیں۔سردی اور بارش کے دنوں میں بھی اس مسجد سے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔لہٰذا آپ تشریف لائیں اور اس مسجد میں نماز پڑھیں اور خداوند عالم سے نزول

برکات کیلئے دُعا کریں۔ (آنحضرت کا اس مسجد میں نماز کی ادائیگی ان کے اس کام کے صحیح ہونے کی دلیل بنتی)۔ آنحضرتؐ ان دنوں سفرِ تبوک کی تیاریوں میں مصروف تھے، لہٰذا آپؐ نے ان لوگوں سے فرمایا: ہم ابھی سفر پہ جارہے ہیں، انشاءاللہ واپسی پر یہاں آکر نماز پڑھیں گے۔ اسی دوران ابو عامر راہب جو آنحضرتؐ اور اسلام کے دشمنوں میں سے تھے، نے اس مسجد بنانے والوں کو خط لکھا کہ تم لوگ تیار ہو جائیں اور ایک مسجد تعمیر کریں، میں قیصر روم کے پاس جا کر ایک لشکر لے کر مدینہ آؤں گا اس طرح ہم محمدؐ کو مدینہ سے خارج کر دیں گے۔ منافقین اس کا انتظار کرتے رہے۔ یہی سبب ہے کہ قرآن نے اس مسجد کو مسجد ضرار قرار دیا، یعنی ایک ایسی مسجد جو اسلام کیلئے باعثِ ضرر ہو؛ اور کافرین کیلئے فائدہ دینے والی ہو؛ جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے اور دُشمنانِ اسلام کیلئے پناہ گاہ بنے۔

جب رسول خداؐ تبوک سے واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اس مسجد سے متعلق ساری باتیں آنحضرتؐ تک پہنچائیں، آپؐ کو اس میں نماز کے لئے تشریف لے جانے سے منع فرمایا اور مسجد قباء کی تعریف فرمائی۔ آنحضرتؐ نے چند لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس مسجد کو ویران کر دیں اور اس مقام کو کچرا خانہ میں تبدیل کریں۔ (قاموس قرآن، ج۳)

مـوسـیٰ : آپ قوم بنی اسرائیل کو فرعونِ مصر کے چنگل سے آزاد کرنے اور انہیں نجات دینے والے پیغمبر ہیں۔ عربی زبان میں موسیٰ کو موشہ کہتے ہیں جس کے معنی پانی سے نکالی گئی شے کی ہیں۔[1]، آپؑ کا نام قرآن میں ۱۳۶ بار آیا ہے، اس طرح آپ کی حالات زندگی بنسبت دیگر انبیاء کے زیادہ بیان ہوئی ہیں۔ [1] (فرہنگ لغات قرآن ص۵۲۳)

نـوح : اس عظیم الشان نبی کا ذکر قرآن میں ۴۳ بار آیا ہے۔ آپ پہلا اولوالعزم نبی اور داعی توحید تھے۔ آپ کو خدا کی طرف سے عبدالشکور کا لقب ملنے کا افتخار حاصل ہے۔ آپؑ نے

تقریباً ایک ہزار سال یا اس سے زیادہ عمر پائی۔ آپؑ ۹۵۰ سال تک تبلیغ دین میں مصروف رہے۔ بعض روایات میں آپؑ کی مجموعی عمر ۲۳۰۰ سال یا ۲۵۰۰ سال بتائی ہے۔[1] آپ کے ہی دور میں دُنیا میں طوفان آیا ہے۔ [1] (قاموس قرآن، ج ۷)

ھـــارون: ھارونؑ بھی بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے تھے۔ آپ حضرت موسیٰؑ کے بھائی تھے۔ آپؑ کا نام اُنیس بار قرآن مجید میں آیا ہے۔ لفظ ہارون غیر عربی ہے جس کے معنی کوہ نشین یا نورانی کے ہیں۔ (قاموس قرآن، ج ۷)

ھـــــود: آپؑ کا نام سات بار قرآن کریم میں آیا ہے۔ آپ قومِ عاد کی ہدایت و رہبری کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ یہ قوم آپؑ کی دعوت کو قبول نہ کرنے اور خدا کی طرف سے دی گئی فرصت و مہلت کے ختم ہونے پر عذاب الٰہی کا شکار ہوگئی۔ خدا کے حکم سے سات رات اور آٹھ دن مسلسل یخ بستہ خشک ہوائیں چلتی رہیں، جس کی وجہ سے ان لوگوں کے خون بدنوں کے اندر منجمد ہوگئے اور وہ ہلاک ہوگئے۔ (قاموس قرآن، ج ۷)

مَـأجوج: یأجوج و مأجوج دُنیا کی وہ پہلی اقوام ہیں جنہیں (تاتار) نام دیا جاتا ہے۔ چھ سو سال قبلِ مسیح میں ان کا ایک گروہ بحر اسود کے ساحلوں پر منتشر آباد تھا۔ یہ لوگ جب کبھی قفقاز کے پہاڑوں کے دامن سے نیچے آتے تھے تو مغربی ایشیا میں رہنے والے لوگوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اس حصّہ کو ان دنوں مغلستان کہا جاتا تھا۔ ذوالقرنین نے ان حملوں کو روکنے کیلئے دو پہاڑوں کے درمیان ایک دیوار بنائی۔

یـحییٰ: انگریزی میں (John) پسر ذکریا جس کے معنی خداداد نعمت کے ہیں۔[1]، یہ نام قرآن مجید میں پانچ بار آیا ہے۔ آپؑ کی ولادت آپؑ کے والد محترم کی خدا سے ایک بیٹے کے لئے کی گئی دُعاؤں کی بدولت ممکن ہوئی تھی۔ آپؑ کی ولادت خارق عادت اور غیر طبیعی طور

پر ہوئی تھی، چونکہ حضرت زکریا بوڑھے ہو چکے تھے اور آپؑ کی والدہ بھی بوڑھی اور پیدائشی طور پر بانجھ پن کا شکار تھی۔ قرآن مجید میں آپؑ کی شہادت سے متعلق کچھ بھی ذکر نہیں ہوا ہے۔ ۲

۱(فرہنگ لغات قرآن، ص ۶۰۵) ۲ (قاموس قرآن، ج ۲)

آپؑ کے قتل کے بارے میں لکھا ہے کہ فلسطین کے حاکم ہیرودیس نے آپؑ کو قتل کرنے کا حکم صادر کیا تھا۔

یعقوب :آپؑ حضرت ابراہیمؑ کے فرزند حضرت اسحاق کے بیٹے اور بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔ آپؑ کا نام قرآن میں سولہ مرتبہ آیا ہے۔ (قاموس قرآن، ج ۷)

یوسف :حضرت یعقوبؑ کے فرزند حضرت یوسفؑ، اسحاق پیغمبرؑ کے پوتوں میں شمار ہوتے ہیں، آپ کا شمار اولادِ ابراہیم کے پشتِ سوم میں ہوتا ہے۔ آپؑ کا نام ستائیس بار قرآن مجید میں آیا ہے آپؑ کی تعجب خیز داستان، آپؑ کی جمالِ انسانیت، خودسازی اور ایمانداری کی زندہ مثال ہے۔ یہ طویل داستان احسن القصص کے عنوان سے آپؑ ہی کے نام سے بیان ہوئی ہے۔ خداوند متعال نے اس داستان میں آپؑ کے حیات کی شرح وتوضیح کی طرف خاص توجہ دی ہے۔ (قاموس قرآن، ج ۷)

احمد :احمد یعنی زیادہ حمد وثناء کرنے والا، یہ آنحضرتؐ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جو سورہ صف کی آیت ۶ میں آیا ہے۔ یہی کلمہ انجیل یوحنا میں آرام دینے والا یا روح القدس کے معنی میں آیا ہے، جبکہ یونانی زبان میں (Paracletes) اور عربی زبان میں فارقلیط لکھا جاتا ہے۔ تفسیر صافی میں اُصول کافی سے نقل ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی اُمت سے فرمایا :عنقریب میرے بعد اولادِ اسماعیل سے ایک نبی پیدا ہوگا جس کا نام احمد ہوگا اور وہ میری اور تمہاری تصدیق کرے گا۔

اَصْحابُ الرَّسْ: رَس لغت میں اثرِ جزوی، اوّل بخار یا دفنِ میت وغیرہ کے معنوں میں آیا ہے۔ قرآن میں اس سے مُراد وہ قوم لیا ہے جو سلسلہ قومِ عاد وثمود میں شامل تھی۔ ان پر آسمان سے عذاب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہوگئی۔ سورہ فرقان آیت: ۳۸ اور سورہ ق آیت: ۱۲ میں اس کا نام آیا ہے۔

اصحاب الرّس کی جائے سکونت کے بارے میں مختلف نظریات ملتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ کہتے ہیں کہ ایران کے شمال میں نہر ارس کے کنارے ایک بڑا تمدن وتہذیب تھا، شاید وہی اصحاب الرس کی محلِ سکونت ہو۔

۲۔ بعض کا کہنا ہے کہ اصحاب الرس وہی قومِ شعیبؑ ہے۔

۳۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ یمامہ میں موجود ایک شہر یا انطاکیہ کے ایک کنوئیں کا نام ہے۔

اصحاب الرقیم: کلمہ رقیم رقم شدہ یعنی لکھی گئی شے کا معنی دیتا ہے۔ یہ شام کا ایک شہر ہے یا اُس وادی کا نام ہے جو شام کے جنوب میں عقبہ اور ایلہ کے درمیان واقع ہے۔ اس وادی کے گردونواح میں بعد میں آبادیاں بڑھ گئی تھیں۔ روم والے اسے (Petra) یا صخرہ نام دیتے ہیں۔ یہ شہر بعد میں تجارتی قافلوں کی آمدورفت کا مرکز بن گیا تھا۔

صاحب قاموس قرآن لکھتے ہیں کہ اصحاب رقیم وہی اصحاب کہف ہیں، انہیں اصحاب رقیم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس داستان کو کسی لوح پر رقم کیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اصحاب رقیم کہلائے۔ صاحب مجمع البیان علامہ طبرسی نقل کرتے ہیں کہ رقیم وہ پتھر کا لوح ہے جس پر قصہ اصحاب کہف کو لکھا گیا تھا اور اسے اُس غار کے دروازہ پر آویزان کیا تھا۔

صاحب المیزان کا عقیدہ ہے کہ یہ وہی اصحاب کہف ہیں۔ اصحاب رقیم واصحاب کہف کے دو علٰحدہ گروہ ہونے کی رد میں آپ فرماتے ہیں: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خدا اپنے کلامِ بلیغ

میں دو گروہوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک گروہ کی طرف تفصیل سے جبکہ دوسرے گروہ کی جانب نہ تفصیلاً اور نہ اجمالاً اشارہ کریں۔ ایسا ہونا بعید اور ناممکن ہے۔

اَصْحابُ السَّبْت: سبت کے معنی روز استراحت ہے، یعنی کام سے چھٹی کرنا۔ عقیدہ یہود کے تحت ہفتہ چھٹی کا دن ہے۔ اس دن آرام کرنا ہوتا ہے۔ اصحاب السبت سے مُراد وہ قوم یہود ہے جو دریا کے کنارے آباد تھی۔ یہ لوگ مچھلیاں پکڑتے تھے، اُنہوں نے ہفتہ کے دن کام سے چھٹی نہیں کی اور مشغولِ کار رہے، نیک لوگوں کی نصیحتوں پر عمل نہیں کیا۔ لہٰذا عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ قرآن مجید میں سورہ اعراف کی آیت ۱۶۳ اور اس سے آگے ان کی زندگی کے بارے میں بیان فرمایا ہے جس کی عبارت یوں ہے: ''اور ان سے اس قریہ کے بارے میں پوچھو جو سمندر کے کنارے تھا اور جس کے باشندے ہفتہ کے بارے میں زیادتی سے کام لیتے تھے، کہ ان کی مچھلیاں ہفتہ کے دن سطح آب تک آ جاتی تھیں اور دوسرے دن نہیں آتی تھیں تو اُنہوں نے حیلہ گری کرنا شروع کر دی ہم اسی طرح ان کا امتحان لیتے تھے کہ یہ لوگ فسق اور نافرمانی سے کام لے رہے تھے۔''

ظاہری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ روز ہفتہ چھٹی کا دن تھا اور اس دن کام نہیں کرنا چاہیئے تھا، لیکن اس دن دیگر ایام کے برخلاف مچھلیاں سطح آب پر آیا کرتی تھیں لہٰذا اس قوم نے حکمِ خدا کو ماننے کی بجائے اُس دن مچھلیاں پکڑنا شروع کیا اور مادی فائدے کو حکمِ خدا پر مقدم رکھا جس کی وجہ سے وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے۔

اصحاب فیل: ۵۷۱ء میں یمن کے حاکم ابرہہ نے کعبہ کو خراب کرنے اور عرب کے بدّوؤں کو یمن میں اپنے کلیساء کی طرف متوجہ کرنے کیلئے مکہ مکرمہ پر لشکر کشی کی اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر آیا لیکن ناکام ہوئے۔ خانہ کعبہ کی حفاظت پر مامور قریش کے ہاں یہ واقعہ بہت شہرت

حاصل کر گیا، یہاں تک کہ قرآن کریم کا ایک پورا سورہ (الفیل) کے نام سے نازل ہوا جس میں ابرہہ اور اس کے لشکر کی شکست کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

زید: زید پیغمبر اسلام کا وہ صحابی ہیں جنہیں پیغمبر اکرمؐ نے اپنا بیٹا کہا ہے۔ زید اصل میں قبیلہ کلب سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ بچپن میں اسیر ہوا۔ حارث بن شراحیل کلبی تھا اس کا پدر تھا۔ حکیم بن خرام نے بازار عکاظ مکہ سے زید کو خریدا اور اپنی پھوپھی ام المؤمنین حضرت خدیجہؑ کو عنایت کی، اُنہوں نے اسے پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ کچھ عرصہ بعد زید کے والد اور چچا کو اس بات کا علم ہو گیا کہ اُن کا بیٹا پیغمبر اکرمؐ کے پاس ہے، لہٰذا انہوں نے آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ وہ اُن کا بیٹا اُنہیں واپس کریں۔ پیغمبر اکرمؐ نے اُن کی خواہش کو پورا کیا لیکن یہ شرط رکھی کہ زید کی مرضی ہے کہ وہ اپنے باپ کے پاس چلا جائے یا میرے پاس رہے۔ زید نے پیغمبر اکرمؐ کے پاس رہنے کو ترجیح دی، اس طرح پیغمبرؐ نے اس کو اپنا بیٹا قرار دیا۔ سورہ احزاب کی آیت ۳۷ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

شِعریٰ: یہ وہ تابناک ستارہ ہے جو اجرامِ فلکی میں کلب اکبر کی صورت میں واقع ہے اور یہ ثابت ستاروں میں سے درخشندہ ترین ستارہ ہے۔ یہ ستارہ نوعاً گرمیوں میں جنوب کی طرف آسمان پر ہوتا ہے۔ اس ستارے کا زمین سے فاصلہ سورج اور زمین کے درمیان فاصلہ سے پانچ لاکھ گنا زیادہ ہے اور اس کی حرارت سورج کی حرارت سے چالیس گنا زیادہ ہے۔ قوم خزاعہ مذکورہ ستارے کی پرستش کرتی تھی، لہٰذا قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: ''اِنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِعریٰ؛ خدا ستارہ شعریٰ کا پروردگار اور رب ہے۔''، مطلب یہ ہے کہ اس خدا کی عبادت کرو جو شِعریٰ کا بھی رب ہے، نہ کہ اس ستارے کی۔ شِعریٰ دو ستاروں کے نام ہیں: شِعرائے یمانی اور شعرائی شامی۔ لیکن قرآن میں جس کا ذکر آیا ہے وہ پہلا شِعریٰ ہے جو دوسرے سے درخشندہ تر ہے۔

عُزَیر: گو کہ قرآن مجید میں ان کی شخصیت سے متعلق کوئی مطلب بیان نہیں ہوا ہے تا ہم ظاہری طور پر عُزیر سے مُراد وہی شخص ہے، جس کا ذکر تورات میں عزرا کے نام سے آیا ہے۔ موجودہ تورات میں دس ابواب پر مشتمل ایک کتاب عزرا کے نام سے بھی موجود ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے بابل سے واپس آ کر تورات کے کچھ کلمات جمع کیے اور اس کو لکھا۔ قرآن میں آیا ہے کہ یہود اُسے خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ سورہ توبہ آیت ۳۰ میں اس موضوع کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

قریش: قریش عرب کا بہت بڑا قبیلہ تھا۔ رسول اکرمؐ اسی قبیلہ کے ایک خاندان بنی ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ مکّہ اور اس کے گرد و نواح میں کھیتی باڑی نہیں ہو سکتی تھی لہٰذا یہ لوگ تجارت پیشہ تھے۔ تجارت کی وجہ سے ان کے ثقافتی اقدار میں وقتاً فوقتاً تغیرات آتے رہتے تھے یہ لوگ کبھی یمن اور کبھی شام تجارت کرنے جاتے تھے جس کی وجہ سے دیگر اقوام سے ان کے تعلقات بڑھ گئے اور قریش کے افکار و اطلاعات میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہ کلمہ قرآن میں صرف ایک ہی بار آیا ہے۔ (سورہ قریش آیت ۱)

مجوس: مجوس کو قدیم فارسی زبان میں مگوش اور پہلوی زبان میں مغ جس کا مخفف موہے، کہتے ہیں۔ کلمہ موبد اسی سے ترکیب ہوا ہے۔ یہ زرتشت کے علماء کے گروہ کا نام ہے۔ قرآن کریم کی صرف ایک آیت میں اس کلمہ کا ذکر آیا ہے۔ عصر اسلام میں عام طور پر زرتشتوں کو مجوس کہتے تھے۔ اس سلسلے میں جو کچھ قرآن میں آیا ہے اس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ مجوس کا مذہب مشرک نہیں تھا بلکہ دیگر ادیان توحیدی کی طرح تھا۔ اس بات کی دلیل ان سے جزیہ کا لینا ہے۔ (سورہ حج، آیت ۱۸)

منات: یہ اُس بُت کا نام ہے جس کی قبیلہ بنی خزاعہ پرستش کیا کرتا تھا۔ بعض مفسرین

کے بیان کے تحت یہ بت عورت کی شکل میں پتھر کا بنا ہوا تھا۔ کلمہ منات منیہ سے ماٴخوذ ہے جس کے معنی آرزو و بخت کے ہیں، گویا یہ بخت کا خدا تھا۔ یہ بُت مکّہ اور مدینہ کے درمیان قریہ جابی میں موجود تھا۔ اوس وخزرج کے قبائل بھی اس بُت کی پوجا کرتے تھے۔ (قرآن کے سورہ نجم، کی ۱۹ویں اور ۲۰ویں آیت میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔)

ھـــامـــان :قرآنی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہامان فرعون کا وزیر تھا۔ فرعون اور قارون کے ضمن میں اس کا بھی ذکر ہوا ہے۔ چھ بار یہ کلمہ قرآن میں آیا ہے۔

(سورہ قصص آیہ ۸۔۳۸، سورہ غافر آیت ۲۳۔۲۴۔۳۶، سورہ عنکبوت آیہ ۳۹)

وَدّ: ایک بُت کا نام ہے۔ نامگذاری کی علت یہ ہے کہ لوگ اس کو بہت زیادہ چاہتے تھے وہ اس بات کے معتقد تھے کہ اس کے اور خدا کے درمیان دوستی ہے۔

قریش کے ایک جنگجو عَبد وَدّ جو جنگ خندق میں حضرت علیؑ کے ہاتھوں قتل ہوا، کا نام اسی بُت کے بندہ کے عنوان سے رکھا تھا۔ اس بت کا نام سورہ نوح آیت ۲۳ میں آیا ہے۔

یعوق: یہ عرب کا ایک بُت ہے جو سُرعت وتیز رفتاری کا مجسم نمونہ تھا یہی سبب ہے کہ اس بُت کو گھوڑے کی شکل میں بنایا گیا تھا۔ البتہ وَدّ، سُواع، یَغوث، یَعوُق ونَسر اُن پانچ بتوں میں سے ہیں جن کی قوم نوح پرستش کرتی تھی۔

یھـــود :یہ اس قوم کا نام ہے جس کی نسل حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹوں سے پھیلی ہے۔ یہود کی طرح کسی بھی قوم نے پیغمبروں کی اتنی نافرمانی نہیں کی۔ اور کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس نے یہود کی طرح اپنے پیغمبروں کو ستایا ہو، اور نہ کسی قوم میں اتنے انبیاء معجزات لے کر آئے ہیں جتنا کہ قوم یہود میں آئے۔ قرآن کریم میں سورہ بقرہ، آل عمران، مائدہ اور توبہ میں ان کی بدعتوں خلاف ورزیوں اور اُن کی قبیح وشرم انگیز حرکتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فصل هفتم

وہ آیات جن میں تمام حروف تہجی استعمال ہوئے ہیں

قرآن مجید کی دو آیتیں ایسی ہیں، جن میں سے ہر ایک میں عربی زبان کے تمام حروف تہجی استعمال ہوئے ہیں جیسے:

۱۔ ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِن بَعْدِ الغَمِّ اَمَنَةً نُعاساً يَغْشىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ وَ طَائِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غيرِ الْحَقِ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقولُونَ هَلْ لَنَا مِن الاَمْرِ مِنْ شَيءٍ قُلْ اِنَّ الاَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخفُونَ فِي اَنْفُسِهِمْ مَا لا يُبدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِن الاَمْرِ شَيءٌ ما قُتِلْنَا هيهُنا قُل لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ القَتْلُ اِلىٰ مَضَاجِعِهِم لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ ما فِي صُدورِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ ما فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّٰهُ عَليمٌ بِذاتِ الصُّدُورِ﴾

''اس کے بعد خدا نے ایک گروہ پر پُرسکون نیند طاری کردی اور ایک کو نیند بھی نہ آئی کہ اسے صرف اپنی جان کی فکر تھی اور اُن کے ذہن میں خلاف حق جاہلیت جیسے خیالات تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ جنگ کے معاملات میں ہمارا کیا اختیار ہے، پیغمبر آپ کہہ دیجئے: کہ اختیار صرف خدا کا ہے۔ یہ اپنے دل میں وہ باتیں چھپائے ہوئے ہیں جن کا آپ سے اظہار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اگر اختیار ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے تو آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں بھی رہ جاتے تو جن کیلئے شہادت لکھ دی گئی ہے وہ اپنے مقتل تک بحر حال جاتے اور خدا تمہارے دلوں کے حال کو آزمانا چاہتا ہے اور تمہارے ضمیر کی حقیقت کو واضح کرنا چاہتا ہے اور وہ خود ہر دل کا حال جانتا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت:۱۵۴)

۲۔ ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدّاءُ عَلَى الْكُفّارِ رُحَماءُ بَيْنَهُمْ تَريهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللّٰهِ وَرِضْواناً سيماهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُودِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوراةِ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجيلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوىٰ

عَلیٰ سُوقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیمًا ﴾

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کفار کیلئے سخت ترین اور آپس میں انتہائی رحمدل ہیں تم انہیں دیکھو گے کہ بارگاہ اُحدیت میں سرخم کیے ہوئے سجدہ ریز ہیں، اور اپنے پروردگار سے فضل وکرم اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں، کثرتِ سجود کی بناء پر ان کے چہروں پر سجدہ کے نشانات پائے جاتے ہیں، یہی ان کی مثال توریت میں ہے اور یہی ان کی صفت انجیل میں ہے، جیسے کوئی کھیتی ہو جو پہلے سوتی نکالے پھر اسے مضبوط بنائے پھر وہ موٹی ہو جائے اور پھر اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائے کہ کاشتکاروں کو خوش کرنے لگے تا کہ ان کے ذریعے کفار کو جلایا جائے اور اللہ نے صاحبان ایمان وعمل صالح سے مغفرت اور عظیم اجر کا وعدہ کیا ہے۔،، (سورہ فتح، آیت:۲۹)

کشفِ معارف قرآن کے دو قاعدے

پہلا قاعدہ: ہر جملہ ایک ثابت ودائمی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے اور اس جملہ کے اندر موجود قیود میں سے ہر ایک، دیگر جداگانہ حقائق کو بیان کرتی ہے، بطور مثال ہم اس آیۂ شریفہ کو بیان کرتے ہیں: ﴿قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِی خَوْضِهِمْ یَلْعَبُونَ﴾ (سورہ انعام آیت:۹۱)

اس آیت کے جملوں سے ذیل کی ترتیب کے ساتھ چار قسم کے معانی نکلتے ہیں:

۱۔ ''قُلِ اللّٰهُ: کہہ دیجئے: اللہ (ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے۔)''

۲۔ ''قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ: کہہ دیجئے اللہ! پھر انہیں (کافروں کو) چھوڑ دیں''

۳۔ ''قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِی خَوْضِهِمْ: کہہ دیجئے اللہ، پھر انہیں (کافروں کو) ان کی بیہودگیوں میں چھوڑ دیں۔''

۴۔ ''قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِی خَوْضِهِمْ یَلْعَبُونَ: کہہ دیجئے اللہ، پھر انہیں (کافروں کو) انکی

بیہودگیوں میں کھیلتے چھوڑ دیں۔"

اسی طرح ہم تمام ایسے موارد جن میں اس قسم کی گنجائش یا قابلیت پائی جاتی ہو، ایک ہی آیت سے متعدد معانی لے سکتے ہیں۔

دوسرا قاعدہ: یہ کہ جب دو مختلف داستان کے چند جملے ایک دوسرے سے مشترک ہوں تو ہمیں جان لینا چاہیئے کہ ان دونوں کی برگشت ایک ہی مَبدأ کی طرف ہے۔ پس ان دو قاعدوں کی بناء پر ہم قرآن میں موجود بہت سے اسرار سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔

قرآن دین کا اصلی واساسی منبع

قرآن بعض دیگر مذہبی کتابوں کی طرح نہیں ہے کہ جن میں خدا وخلقت سے متعلق چند آسان مسائل کو بیان کیا گیا ہو؛ یا زیادہ سے زیادہ سادہ اخلاقیات کی باتیں کی ہوں اور بس! اور جس کی وجہ سے مؤمنین مجبور ہو کر اپنے اُمور زندگی کو چلانے کے قوانین وافکار دیگر منابع سے لینے لگیں، ایسا نہیں ہے بلکہ قرآن مجید ہمارے لئے ایک باایمان وجود کی حیثیت سے افکار و نظریات اور اعتقادات کے حصول کو ضروری قرار دیتا ہے، ساتھ ہی تربیتی، اجتماعی، اخلاقی اور خانوادگی کے اُصول وضوابط بھی بیان کر دیتا ہے۔ قرآن نے نہ صرف ان مسائل کی توضیح، تشریح اور تفسیر کی ہے، بلکہ ان مسائل پر اجتہاد کرنے، اُصولوں کو فروع پر تطبیق دینے اور ان سے نتیجہ اخذ کرنے کی ذمہ داری کو سنت اور اجتہاد پر چھوڑی ہے۔ اسی لئے دیگر کسی منبع سے استفادہ کرنا اُس مسئلہ سے متعلق قرآن کے حوالے سے شناخت اور پہچان پر موقوف ہے۔ قرآن دیگر تمام منابع کے جانچنے کا معیار ومقیاس ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ حدیث وسنت کو بھی قرآن کی مدد سے جانچیں اور قرآن کے ساتھ مطابقت رکھنے صورت میں قبول کریں ورنہ چھوڑ دیں۔

(شناخت قرآن، استاد شہید مرتضیٰ مطہری)

تلاوت وقرأت کے معنی میں فرق

قرأت لغت میں پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اساتذہ تجوید کے نزدیک قرأت صرف قرآنی آیات کی ظاہری شکل وصورت کو پڑھنے کا نام ہے۔

تلاوت کے معنی بھی قرآن کی ظاہری صورت کو پڑھنے کو کہتے ہیں، تاہم اگر تلاوتِ قران کرنے والا تلاوت کے ساتھ ساتھ کلام الٰہی کے معانی ومفاہیم، اوامر ونواہی وغیرہ کی طرف بھی اس طرح متوجہ رہے جیسے کہ آیات اُسی لحظہ اُس (شخص) پر نازل ہوئی ہو۔

آداب تلاوت قرآن بزبان قرآن

۱۔ارشاد ہوتا ہے﴿ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴾: ''قرآن کو سوائے پاک افراد کے کوئی نہ چھوئے۔،، اس تعبیر میں ممکن ہے کہ ظاہری پاکیزگی کی طرف اشارہ کیا ہو کہ جب قرآن کے حروف کو چھولیا جائے تو ضروری ہے کہ باطہارت وباوضو ہو۔

۲۔ جب تلاوت قرآن شروع کی جائے تو ضروری ہے کہ درگاہ الٰہی میں شیطان سے پناہ طلب کریں: ﴿ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴾ یعنی قرآن کی تلاوت سے پہلے '' اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ'' پڑھیں۔

۳۔قرآن کی بصورت ترتیل تلاوت کرنا، ترتیل کا معنی رُک رُک کر اور تفکّر کے ساتھ پڑھنا ہے۔

۴۔ترتیل کے علاوہ بھی آیات قرآنی میں تدبّر وتفکّر کرنا چاہیئے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ ﴾ ''کیا یہ لوگ قرآن میں تدبّر نہیں کرتے۔،،

۵۔وہ حضرات جو قرآن کی آیات کو سنتے ہیں اُن کی ذمہ داری ہے کہ وہ تلاوت قرآن کے وقت خاموش رہیں، ایسی خاموشی جس میں تفکّر وتعقل ہو، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاِذَا قُرِءَ

الْقُرآن فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَانْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سُنا کریں اور خاموش رہا کریں کہ شاید تم پر رحم کی جائے۔ (سورہ اعراف آیت:۲۰۴)

آداب تلاوت قرآن کلام معصومین کی روشنی میں

۱۔ باوضو ہو

قَالَ الإمام عَلِيّ ابنُ اَبی طالِبْ عَلَيْهِ السَّلامْ : " لا يَقْرَأُ العَبْدُ القُرآنَ إذا كانَ عَلىٰ غَيْرَ طَهورٍ حَتّٰى يَتَطَّهر ."

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جب تک تم باوضو نہ ہو قرآن کو نہ پڑھا کریں۔

۲۔ مسواک کرنا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمْ : " نَظِّفُوا طَرِيقَ الْقُرآن " قالوُا : يا رَسولَ الله :وَمَا طَرِيقُ الْقُرآنْ ؟ قالَ: " اَفْواهَكُمْ " قالوا: بماذا؟ قال:" بالسّواكِ."

رسول خداؐ نے فرمایا: ''راہِ قرآن کو صاف رکھو'' لوگوں نے کہا: یارسول اللہ راہِ قرآن کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے مُنہ ہیں'' کہا: وہ کیسے صاف رکھیں؟ فرمایا: مسواک کے ذریعے۔

(قرآن در احادیث اسلامی)

۳۔ تلاوت سے پہلے استعاذہ

قَالَ الصّادقُ" :" اِغْلِقُوا اَبْوابَ الْمَعْصِيَةِ بِالْاِسْتِعاذَةَ ، وَافْتَحُوا اَبْوابَ الطّاعَةِ بِالتَّسْمِيَةِ "

امام صادق فرماتے ہیں: ''معصیت کے دروازوں کو'' اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم'' کہہ کر بند کرو اور اطاعت کے دروازوں کو'' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم'' کہہ کر کھولو۔''

(قرآن در احادیث اسلامی)

۴۔تلاوت قرآن خضوع وخشوع کے ساتھ

قالَ رَسولُ اللّٰہِؐ : اِقرَأُوا الْقُرآنَ ما ائتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوبُکُمْ ، ولاتَتْ عَلَیْہِ جُلُوْدُکُمْ ، فَاِذا اخْتَلَفْتُمْ فَلَسْتُم تَقْرَاوْنَہُ "

رسول خداؐ فرماتے ہیں: ''قرآن پڑھا کرو! چونکہ تلاوت قرآن سے تمہارے دل نرم ہوجاتے ہیں۔ جب تم خود اپنے اندر احساس خضوع محسوس کرو تو تلاوتِ قرآن کرلیا کر۔ ایسا نہ ہونے کی صورت میں تلاوت کا حق ادا نہیں ہوتا۔'' (قرآن در احادیث اسلامی)

۵۔آیات قرآنی میں تدبّر وتفکّر کرنا

قالَ عَلیؑ : " اَلا لاٰ خَیرَ فی قِراءَۃٍ لاٰ تَدَبُّرَ فیھا."

حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ''آگاہ ہوجاؤ! جس تلاوتِ قرآن میں تفکّر شامل نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں۔'' (قرآن در احادیث اسلامی)

۶۔قرآن کھول کے تلاوت کرنا

قالَ رَسولُ اللّٰہِؐ : " اَلقِراءۃُ فِی الْمُصْحَفِ اَفْضَلُ مِنَ الْقِراءَۃِ ظاھِراً "

پیغمبر اکرمؐ فرماتے ہیں: ''قرآن کھول کر تلاوت کرنا زبانی تلاوت کرنے سے بہتر ہے۔'' (قرآن در احادیث اسلامی)

۷۔اچھی آواز میں تلاوت کرنا

قالَ رسول اللّٰہؐ : " حَسِّنُوا الْقُرآنَ بِاَصْواتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنِ یَزیدُ الْقُرآنَ حُسناً "۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: ''قرآن کو اچھی آواز سے زینت دو کیونکہ اچھی آواز قرآن کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے۔'' (قرآن در احادیث اسلامی)

۸۔ صحیح تلاوت کرنا

قالَ رَسُولُ اللّٰہِؐ : "اَعْرِبُوا الْقُرآنَ وَالْتَمِسُوا غَرائِبَہُ" ۔

رسول خداؐ نے فرمایا: "قرآن کو اس کے صحیح اعراب وحرکات سے پڑھا کرو اور اس کے عجائب کو تلاش کرو۔"

۹۔ اخلاص کے ساتھ تلاوت قرآن

قالَ الصّادقؑ : "اِنَّ مِنَ النّاسِ مَنْ یَقْرَأُ الْقُرآنَ لِیُقالَ: فُلانٌ قارِیٌ وَ مِنْھُمْ مَنْ یَقْرَأُ الْقُرآنَ لِیَطْلُبَ بِہِ الدُّنیا وَلا خَیْرَ فی ذٰلِکَ وَمِنْھُمْ مَنْ یَقْرَأُ الْقُرآنَ لِیَنْتَفِعَ بِہِ فی صَلاتِہِ وَ لَیْلِہِ وَنَھارِہِ" ۔

امام صادقؑ نے فرمایا: "کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس لیئے تلاوت کرتے ہیں تا کہ کہا جائے کہ فُلان قاری تلاوت کر رہا ہے، اور کچھ لوگ قرآن کی تلاوت اس لیئے کرتے ہیں تا کہ اپنی معاش کا بندوبست ہو جائے، ان دونوں گروہوں کیلئے کوئی خیر نہیں ہے، لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ہدایات ورہنمائیوں سے بہرہ مند ہونے کیلئے قرآن پڑھتے ہیں، یہ لوگ نماز میں اور کبھی دن ورات میں کسی بھی وقت آیات الٰہی سے معنوی وفکری طور پر بہرہ مند ہوتے ہیں۔

تجوید کی نشانیاں وعلامات

خلیل ابن احمد فراہیدی وہ پہلا شخص تھا جس نے ابوالاسود دوئلی[1] اور اُن کے شاگردوں کے تجویدی علامات ونشانیوں کو چھوٹے حروف میں تبدیل کیا جیسے (ط، ج، ق، لا)

[1] (ابوالاسود دوئلی حضرت علیؑ کے شاگرد تھے)

قرآن میں موجود علاماتِ وقف

شیخ عبداللہ سجاوندی اہل سنّت کے قرّاء میں سے ایک ہیں، انہوں نے چھ حروف کو

وقف کی نشانی کے طور پر وضع کیا اور یہ رموز سجاوندی کے نام سے مشہور ہوئے جو کہ یہ ہیں:

(م، ط، ج، ز، ص، لا)

م: یہ وقف لازم کی علامت ہے یعنی اس کلمہ پر ٹھہرنا لازم ہے، اور اگر حالت وصل کے ساتھ پڑھا جائے تو بعض موارد میں کلام اور آیت کے معانی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ سورہ مؤمن کی آیت ۶ اور ۷۔

ط: یہ وقف مطلق کی علامت ہے یعنی اس کلمہ پر ٹھہرنا اور اس کے مابعد سے شروع کرنا دونوں صورتوں میں سب قرّاء کے نزدیک اچھا ہے، اور یہاں وقف نہ کرنے اور وصل کرنے سے آیت کے معنی میں کوئی تبدیلی بھی نہیں آتی۔ مثلاً سورہ حدید آیت ۲۱۔

ج: یہ وقف جائز کی علامت ہے یعنی اس کلمہ پر ٹھہرنا پسندیدہ اور جائز ہے اور اس کے مابعد سے وصل کرنے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے، لیکن یہاں ٹھہرنا اچھا ہے۔ جیسے سورہ حج کی آخری آیت۔

ز: یہ وقف مُجوّز کی نشانی ہے یعنی اس کلمہ پر ٹھہرنے کی تجویز دی گئی ہے اور اس کلمہ کے مابعد سے ابتداء کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ ملا کے پڑھنے میں شائستگی ہے۔ وقف کی صورت میں بہتر ہے کہ مناسب مقام سے اعادہ کیا جائے۔ جیسے سورہ ملک کی پہلی آیت۔

ص: یہ وقف مرخص کی علامت ہے۔ کلام کے طولانی ہونے کی وجہ سے قاری کا سانس جواب دے اور محلِ وقف تک پہنچنے سے پہلے آیت کا معنی واضح رہے تو یہاں ٹھہرنے کی اجازت اور رُخصت ہے، ساتھ ہی آیت کے پہلے حصہ کو دوبارہ دُہرانے کی ضرورت بھی نہیں۔ اس کے برعکس اگر آیت کے معانی واضح نہ ہوں اور کلام کے طولانی نہ ہونے کی وجہ سے قاری کا سانس بھی نہ رُکے تو اختیاری حالت میں باوصل پڑھی جاسکتی ہے۔ جیسے سورہ ملک آیت ۲۶۔

لا: یہ عدم جوازِ وقف کی نشانی ہے۔ اگر آیت کا مفہوم و مطلب مکمل ہونے سے پہلے یا حالتِ اضطرار و ناچاری میں وقف کیا جائے تو قاری کو چاہئے کہ آیت کو مناسب جگہ سے دُہرائے لیکن اگر علامت آیت کے آخر میں ہو تو اس صورت میں وقف کرنا روا ہے، جیسے سورہ مؤمن آیت ۲۳ اور ۲۴۔ (سرّ البیان فی علوم القرآن، ص ۲۴۹۔۲۵۰۔۲۵۱)

مُتأخرین کی نظر میں تجوید کی نشانیاں

۱. **قف**: جس طرح ''ط'' وقف مطلق ہے یہ بھی وقف کا حکم دیتا ہے۔

۲. **ق**: جسطرح حرف ''ج'' وقف جائز ہے۔ یہ بھی ایک قول کے تحت وقف ہے۔

۳. **صَلْ**: یہاں وصل کرنا اچھا ہے۔

۴. **صلے**: یہاں وصل کرنا اَولیٰ ہے جس طرح حرف ''ز'' وقف مجوز ہے۔

۵. **س**: سکتہ کی طرح ہے۔

۶. **قفه**: یہ طولانی سکتہ کی علامت ہے۔

۷. **صق**: ماقبل سے وصل کرنا ہوتا ہے۔

۸. **صب**: مابعد سے وصل کی علامت۔

۹. **جه**: ''ص'' کی طرح علامت وقف مرخص ہے۔

۱۰. **ک**: یعنی ماقبل کی طرح ہے۔

۱۱. **قلا**: ایک قول وقف کرنے سے متعلق ملتا ہے لیکن وقف نہیں کرنا ہے۔

۱۲. **سه نقطه**: وقف معانقہ کی علامت ہے یہ تین نقطے اُس جگہ آتے ہیں جہاں

سے کچھ فاصلے پر وقف کی علامت آنے والی ہو، پس اگر پہلی جگہ وقف کرے تو دوسری جگہ نہیں کرنی چاہیئے اور اس کے بالعکس۔ (پژوھشی پیرامونآخرین کتاب الٰہی، ج۲، ص۱۳۹)

رُکوع کیا ہے؟

اہل سنّت نے قرآن کے تیس پاروں کو ہزار حصوں میں تقسیم کیا ہے اور جہاں بھی کوئی قصہ یا موضوع تمام ہو جائے، اس آخری آیت پر حرف "ع" جو رکوع کی نشانی ہوتی ہے، لکھا گیا ہے۔ ماہ مبارک رمضان میں پڑھی جانے والی نماز تراویح کی ہزار رکعت میں سے ہر رکعت میں ایک رُکوع ایک سورہ کی جگہ پڑھی جاتی ہے۔

قرآن کے سجدے

قرآن مجید کی پندرہ آیات پر سجدے ہیں۔ ان آیات کے پڑھنے یا سُننے پر سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ چار آیات پر واجب سجدہ ہے اور دیگر گیارہ آیات پر سجدہ مستحب ہے۔

واجب سجدے

۱۔ سورہ سجدہ آیت ۱۵ (الجُزْءُ ویا اَلْمَضاجِعْ)

۲۔ سورہ سجدہ (فصلت) آیت ۳۷

۳۔ سورہ نجم کی آخری آیت

۴۔ سورہ عَلَق کی آخری آیت

مستحب سجدے

۱۔ آخری آیت، سورہ اعراف.

۲۔ آیت ۴۸، سورہ نحل

۳۔ آیت ۵۸ ،سورہ مریم

۴۔ آیت ۷۷، سورہ حج

۵۔ آیت ۲۵، سورہ نمل

۶۔ آیت ۲۱، سورہ انشقاق

۷۔ آیت ۱۵، سورہ رعد

۸۔ آیت ۱۰۷، سورہ اَسریٰ

۹۔آیت ۱۸، سورہ حجّ

۱۰۔ آیہ ۶۰، سورہ فرقان

۱۱۔ آیت ۲۴، سورہ (ص)

اوامر ونواہی قرآن

قرآن میں موجود اوامر ونواہی کو پانچ قسموں میں خلاصہ کیا جاسکتا ہے۔جیسا کہ:

۱۔اوامر ونواہی اَحکام، جیسے: ﴿اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَ آتُوا الزَّکٰوۃَ﴾: نماز قائم کرو اور زکات دیا کرو۔

۲۔اوامر ونواہی عبادی، جیسے: ﴿اُذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیراً﴾: زیادہ سے زیادہ ذکر خدا کیا کرو۔

۳۔اوامر ونواہی رہبری ورہنمائی، جیسے: ﴿کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ﴾: جو پاک غذائیں خدا کی طرف سے بطور رزق تم کو دی گئی ہیں ان میں سے کھاؤ۔

۴۔اوامر ونواہی اخباری، جیسے: ﴿وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِہٖ لِبَنِیْ اِسْرَائِیلَ اسْکُنُوا﴾ :اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا: تم اس سرزمین میں سکونت اختیار کرو۔

۵۔اوامر ونواہی دُعا، جیسے: ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا﴾: اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت کے بعد حق سے منحرف نہ فرما۔

قرآن کی قسمیں

قرآن کی قسمیں چار قسم کی ہیں:

۱۔قسم برائے اثبات توحید جیسے: ﴿وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا . فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا . فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا . اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ﴾: قسم ہے قطار میں صف باندھنے والوں کی، پھر بطور کامل جھڑکی دینے والوں کی، پھر ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی، یقیناً تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

(سورہ صافات، آیت:۱تا۴)

۲۔حقیقت قرآن پر قسم، مثلاً ﴿فَلَا اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ . وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ . اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ﴾: میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے مقامات کی (یا آیات قرآن کی) اور اگر تم سمجھو تو یہ یقیناً بہت بڑی قسم ہے، کہ یہ قرآن یقیناً بڑی تکریم والا ہے۔

(سورہ واقعہ، آیت ۷۵تا۷۷)

۳۔رسول اکرم کی حقیقت پر قسم، جیسے: ﴿يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ . اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ . عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾: یاسین (اے سیّد الرسل، اے کامل ترین انسان) قسم ہے قرآن کی، کہ آپ یقیناً رسولوں میں سے ہیں۔ راہ راست پر ہیں۔

(سورہ یس، آیت ۱تا۴)

۴۔وعدہ وعید اور جزا کی اثبات پر قسم، جیسے: ﴿وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا . فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا . فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا . فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا . اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ . وَاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ﴾: قسم ہے بکھیر کر اُڑانے والی (ہواؤں) کی (جو نباتات کے پھولوں میں نسل کشی کا عمل انجام دیتی ہیں)، پھر بوجھ اُٹھانے والے (بادلوں) کی۔ پھر سبک رفتاری سے چلنے والی

(کشتیوں) کی پھر اُمور کو تقسیم کرنے والے (فرشتوں) کی۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً سچ ہے۔ اور جزا کا دن ضرور واقع ہوگا۔ (الذاریات، آیات ۱تا۶)

رسالہ امام خمینیؒ سے قرآن سے مربوط بعض مسائل

☆۔ حروف و صفحۂ قرآن کو نجس کرنا حرام ہے۔ نجس ہونے کی صورت میں فوراً پاک کرنا چاہیئے۔

☆۔ اگر قرآن کی جلد نجس ہو جائے اور اس سے بے احترامی کا احتمال ہو تو اسے دھونا چاہیئے۔

☆۔ قرآن مجید کو عین نجاست جیسے خونِ مُردار پر رکھنا حرام ہے چہ جائیکہ عین نجاست خشک ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کا اس کے اُوپر سے اُٹھانا واجب ہے۔

☆۔ قرآن کریم کو نجس سیاہی سے لکھنا چہ جائیکہ ایک ہی حرف کیوں نہ حرام ہے اگر لکھا گیا ہے تو اسے فوراً صاف یا کُرید نا چاہیئے۔ یا کوئی ایسا کام کرے کہ سیاہی ختم ہو جائے

☆ احتیاط واجب ہے کہ قرآن کو کافر کے ہاتھ دینے سے گریز کریں، اگر قرآن اُن کے ہاتھ لگے تو بناء بر امکان ان سے لینا چاہیئے۔

☆۔ حروف قرآن کو چھونا، مَس کرنا یعنی جسم کے کسی عضو کو حروف قرآن سے مس کرنا اس شخص کیلئے حرام ہے جس کا وضو نہ ہو، لیکن فارسی یا دیگر کسی اور زبان میں ترجمہ کیا ہوا ہو تو اس کے حروف کو چھونے میں کوئی اشکال نہیں۔

☆۔ بچہ یا دیوانے کو حروف قرآن کے مس کرنے سے روکنا واجب نہیں ہے۔ لیکن اُن کے مس کرنے سے بے حرمتی ہوتی ہو تو روکنا چاہیئے۔

☆۔ پانچ چیزیں محب پر حرام ہیں:

(۱۔۲۔۳۔۴)۔جسم کے کسی حصہ کو حروف قرآن، اسم خدا، اسم پیغمبرؐ اور آئمہ اطہار علیہم السلام کے اسماء سے مَس کرنا۔

(۵)۔ان چار سوروں کا پڑھنا جن میں واجب سجدے ہیں مثلاً:

۱۔قرآن کا بتیسواں سورہ (الم تنزیل)

۲۔قرآن کا اکتالیسواں سورہ (حم السجدہ)

۳۔قرآن کا تریپنواں سورہ (والنجم)

۴۔قرآن کا ۹۶واں سورہ (اِقرأ)

ان سوروں میں سے کسی ایک سورہ کا ایک حرف بھی پڑھنا حرام ہے۔

☆۔اگر کوئی نماز میں اُن چار سورتوں میں سے کسی ایک کی عمداً قرأت کرے جن میں واجب سجدے ہیں، تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

☆۔ اگر غلطی سے اس سورہ کی قرأت کرنا شروع کر دے جس میں واجب سجدہ ہے اور سجدہ والی آیت کے آنے سے پہلے متوجہ ہو جائے تو اس سورہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا سورہ پڑھنا چاہیئے۔ اگر سجدہ والی آیت پڑھ چکنے کے بعد متوجہ ہو جائے تو دوران نماز اشارتاً سجدہ کا بجالانا ضروری ہے مزید یہ کہ اسی سورہ کے پڑھنے پر اکتفا کرے یعنی کوئی اور دوسرا سورہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆۔اگر دوران نماز سجدہ والی آیت کو سننے پر اشارتاً سجدہ کرے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

☆۔سورہ وَ النجم، سورہ اقرأ، الم تنزیل اور حم سجدہ میں سے ہر ایک سورہ میں ایک ہی سجدہ والی آیت ہے۔ اگر انسان اس آیت کو پڑھے یا سنے تو آیت کے ختم ہوتے ہی فوراً سجدہ کرنا چاہیئے۔ بھول ہو جانے کی صورت میں جونہی یاد پڑ جائے فوراً سجدہ کرنا چاہیئے۔

☆۔اگر انسان خود سجدہ والی آیت کی تلاوت کے دوران کسی دوسرے سے بھی اسی

آیت کو سنے تو اُسے دو سجدے بجالانا ہوگا۔ اگر اُس نے آیت سنی نہیں صرف کانوں تک آواز پہنچی ہو، تو ایک ہی سجدہ کافی ہے۔

☆۔ نماز کے علاوہ حالتِ سجدہ میں سجدہ والی آیت کو پڑھے یا اس پر کان دھرے تو اُسے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد دوبارہ پھر سجدہ کرنا چاہیے۔

☆۔ اگر سجدہ والی آیت کسی ایسے شخص سے سنے جو تلاوت قرآن کا ارادہ نہیں رکھتا، یا گراموفون کے ذریعے سے سنے تو اس صورت میں اس پر سجدہ واجب نہیں ہے۔ لیکن کسی ایسے آلہ کی مدد سے سنے جو خود انسان کی آواز کو دوسروں تک پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے، جیسے سپیکر، ٹیپ ریکارڈر وغیرہ تو اس صورت میں سجدہ کرنا واجب ہے۔

☆۔ کھانے اور پہننے والی چیزوں پر قرآن کے واجب سجدے بجالانا صحیح نہیں ہے۔ البتہ وہ تمام شرائط جو نماز کے سجدوں کیلئے ہیں، کی رعایت ضروری نہیں ہے۔

☆۔ قرآن کا واجب سجدہ اس طرح بجالانا ضروری ہے کہ لوگ کہے کہ اس نے سجدہ بجالایا ہے۔

☆۔ قرآن کے واجب سجدوں میں سجدہ کی نیت سے بغیر ذکر کے پیشانی کا زمین پر رکھنا تنہا کافی ہے۔ ذکر کا پڑھنا مستحب ہے لیکن بہتر ہے کہ سجدے میں یہ ذکر پڑھیں: "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه حَقًّا حَقًّا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اِيمَانًا وَتَصدِيقًا ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه عُبودِيَةً وَرِقًّا ، سَجَدتُ لَکَ يَارَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا مُستَکبِرًا وَلَا مُستَنکِفًا بَل اَنَاعَبدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ مُستَجِيرٌ "

اَوصافِ قرآن بزبان قُرآن

قرآن اپنا تعارف اس طرح سے کرتا ہے:۔

☆۔﴿ لاَرَیبَ فِیہِ ھُدًی لِلمُتَّقِین ﴾ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں، متقین کیلئے ھدایت ہے۔ (سورۃ بقرہ، آیت:۲)

☆۔﴿ھُدیً لِلنَّاسِ﴾: انسانوں کیلئے ھدایت ہے۔ (سورہ بقرہ، آیت:۱۸۴)

☆۔﴿ قُرآنٌ مُبین ﴾: یہ وہ قرآن ہے جو حق و باطل کو واضح کرتا ہے۔

(سورہ حجر، آیت:۱)

☆۔﴿ وَالقُرآنَ العَظِیم﴾: یہ قرآن عظیم ہے۔ (سورہ حجر، آیت:۸۷)

☆۔﴿ اِنَّ ھٰذاالقُرآنَ یَھدِی لِلَّتی ھِیَ اَقوَم ﴾: یہ قرآن یقیناً اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ (سورہ اسراء، آیت:۹)

☆۔﴿ شِفَاءٌ وَرَحمَۃٌ لِلمُؤمِنِین﴾: (یہ قرآن) مومنین کیلئے شفاءِ (دل) اور رحمت (الٰہی) ہے۔ (سورہ اسراء، آیت:۸۲)

☆۔﴿وَالقُرآنِ الحَکِیم ﴾: قسم ہے قرآن کی جس میں حکمت بیان ہے۔

(سورہ یٰس، آیت:۲)

☆۔﴿بَل ھُوَقُرآنٌ مَجِید﴾: بلکہ یہ قرآن کتابِ بزرگوار الٰہی ہے۔

(سورہ بروج، آیت:۲۱)

☆۔﴿اِنَّہٗ لَقُراٰنٌ کَرِیم ﴾ کہ یہ قرآن یقیناً بڑی تکریم والا ہے۔

(سورہ واقعہ، آیت:۷۷)

☆۔﴿ لاَیَاتِیہِ البَاطِلُ مِن بَینَ یَدَیہِ وَلاَ مِن خَلفِہِ تَنزِیلٌ مِن حَکِیمٍ حَمِید﴾:

''باطل نہ اس کے سامنے سے آ سکتا ہے نہ پیچھے سے یہ حکمت والے اور لائق ستائش کی نازل کردہ ہے،،

(سورہ فصلت، آیت:۴۲)

☆۔﴿اِن ھُوَ اِلَّا ذِکرٌ لِلعٰلَمِین﴾: یہ تو سارے عالمین کیلئے بس ہدایت ہے۔

(سورہ تکویر، آیت:۲۷)

☆۔﴿تِبیَانًا لِکُلِّ شَیءٍ﴾: (یہ قرآن) ہر چیز کی حقیقت کو روشن کرنے والا ہے۔

(سورہ نحل، آیت:۸۹)

☆﴿وَاِنَّهٗ لَکِتَابٌ عَزِیز﴾ یہ کتاب صاحب عزت ہے۔ (سورہ فصلت آیت:۴۱)

فصل هشتم

نامگذاری سورہ ہائے قرآن

۱۔سورہ اَلحمد :جس کے معنی حمد وستائش کے ہیں۔اس کا وجہ تسمیہ بشمول بسم اللہ کے دوسری آیت میں موجود کلمہ الحمدِ ہے۔

۲۔سورہ البقرہ :جس کے معنی گائے کے ہیں یہاں وہ خاص گائے مراد ہے، جس کے ذبح کرنے کا بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا۔سورۃ کی آیت نمبر ۶۷ نامگذاری کا ماخذ ہے۔

۳۔سورہ آل عمران :حضرت مریمؑ کے والد کا نام عمران تھا۔وجہ تسمیہ سورۃ کے ۳۳ویں آیت میں آیا ہے۔

۴۔سورہ نساء :جس کے معنی عورتوں کے ہیں۔یہ سورہ احکام وحقوق خواتین پر مشتمل ہے اور اس کا وجہ تسمیہ پہلی آیت میں ہے۔

۵۔سورہ مائدہ: مائدہ غذا سے آراستہ دسترخوان کو کہتے ہیں (یہ اس واقعہ سے مربوط ہے کہ جب حضرت عیسی کے حواریوں نے آپ سے غذا سے پُر دسترخوان (مائدہ) کے نزول کی فرمائش کی تھی) اس سورہ کا وجہ تسمیہ آیت نمبر ۱۱۲ میں ہے۔

۶۔سورہ انعام :انعام چوپائے کو کہتے ہیں، اس سورہ میں چوپایوں کے حلال وحرام ہونے سے متعلق احکامات بیان ہوئے ہیں۔وجہ تسمیہ کا ماخذ آیت نمبر ۱۳۶ ہے۔

۷۔سورہ اعراف :اعراف اس جگہ کا نام ہے جو بہشت ودوزخ کے درمیان واقع ہے۔وجہ تسمیہ کا ماخذ آیت نمبر ۴۵ ہے۔

۸۔سورہ انفال :انفال کے معنی منافع وفائدہ یا جنگی غنائم کے ہیں۔اس نام کا ماخذ اسی سورہ کی پہلی آیت ہے۔

۹۔سورہ توبہ : اس کلمہ کا معنی گناہ وعصیان سے نادم ہوکر پلٹ جانا ہے۔اس سورہ میں جنگ تبوک کے مفرورین کے توبہ کرنے کا ذکر آیا ہے۔آیت نمبر۱۰۵اس سورہ کے نام کا ماٴخذ ہے۔

۱۰۔سورہ یونس : یونس انبیاء الٰہی میں سے ایک نبی کا نام ہے۔وجہ تسمیہ والی آیت کا نشان ۹۷ ہے۔

۱۱۔سورہ ھُود :یہ بھی انبیاء الٰہی میں سے ایک نبی کا نام ہے۔اس نام کا ماٴخذ آیت نمبر۹۸ ہے۔

۱۲۔سُورَہ یوسف :یہ سورہ بھی ایک نبی کے نام سے منسوب ہے۔اس وجہ تسمیہ کا ماٴخذ آیت نمبر۴ ہے۔

۱۳۔سورہ رعد :رعد کے معنی گرج چمک کے ہیں۔آیت نمبر۱۳ اس نام کا ماخذ ہے۔

۱۴۔سورہ ابراھیم :یہ کلمہ بھی پیغمبران الٰہی میں سے ایک نبی کا نام ہے آیت نمبر۳۵اس نام کا ماٴخذ ہے۔

۱۵۔سورہ حجر : حجر جزیرہ نما عربستان کے ایک شہر کا نام ہے جو قوم ثمود کا مسکن تھا۔

۱۶۔سورہ نحل :نحل شہد کی مکھی کے معنی میں آیا ہے،نامگذاری کا ماٴخذ آیت نمبر۶۸ ہے۔

۱۷۔سورہ اسراء:اس کلمہ کے معنی رات کو سیر کرنا ہے۔(بمناسبت معراج پیغمبرؐ

مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ اور اس سے آگے) نامگذاری کا ماخذ پہلی آیت ہے۔

۱۸۔سورہ کھف: کہف سے مراد وہ غار ہے جو پہاڑ میں موجود تھا۔(اس سورہ میں اصحاب کہف سے متعلق گفتگو ہوئی ہے۔) آیت نمبر ۹ نامگذاری کا ماخذ ہے۔

۱۹۔سورۃ مریم: مریم یعنی مادر حضرت عیسیٰ، وجہ تسمیہ کا ماخذ آیت: ۲۷ ہے۔

۲۰۔سورہ طہ: یہ کلمہ حضرت محمدؐ کے ناموں میں سے ایک نام یا وہ راز ہے جو خدا اور پیغمبر اسلام کے درمیان مضمر تھا۔ یہ (حروف مقطعات میں سے ہے)۔ سورہ کی پہلی آیت نامگذاری کا ماخذ ہے۔

۲۱۔سورہ انبیاء: مراد انبیاء الٰہی ہے (اس سورہ میں بہت سے انبیاء کی داستان زندگی بیان ہوئی ہیں) نامگذاری کا ماخذ انبیاء کی زندگی سے متعلق حالات واقعات ہیں۔

۲۲۔سورہ حج: اسلام کی اہم عبادات میں سے ایک حج ہے۔ آیت نمبر ۲۸ اس نام کا ماخذ ہے۔

۲۳۔سورہ مؤمنون: مؤمنون یعنی ایمان لانے والے۔ (اس سورہ میں مؤمنین کے اوصاف بیان کیے ہیں)، وجہ تسمیہ کا ماخذ پہلی آیت ہے۔

۲۴۔سورہ نور: نور یعنی روشنی۔ آیت نمبر ۳۵ ماخذِ نامگذاری ہے۔

۲۵۔سورہ فرقان: یعنی حق کو باطل سے جدا کرنا (قرآن کے ناموں میں سے ایک نام ہے) اس نام کا ماخذ بھی پہلی آیت ہے۔

۲۶۔سورہ شعراء: شعراء شاعر کی جمع ہے، جو شعر گوئی کرتا ہے وہ شاعر کہلاتا ہے، (مذکورہ سورہ میں شعراء کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے) ماخذ والی آیت کا نشان ۲۲۴ ہے۔

۲۷۔سورہ نمل: نمل یعنی چیونٹی، (اس سورہ میں حضرت سلیمانؑ کے لشکر کی چیونٹیوں سے ملاقات کا واقعہ بیان ہوا ہے) نامگذاری کا ماٰخذ آیت نمبر ۱۸ ہے۔

۲۸۔سورہ قصص: قصص یعنی کہانیاں (اس دورہ میں داستان حضرت موسیٰؑ کا ذکر ہوا ہے) نامگذاری کا ماخذ آیت ۲۵ ہے۔

۲۹۔سورہ عنکبوت: عنکبوت یعنی مکڑی، ماخذِ نامگذاری آیت نمبر ۴۱ ہے۔

۳۰۔سورہ روم: روم سے مراد سلطنتِ روما ہے، وجہ تسمیہ کا ماٰخذ دوسری آیت ہے۔

۳۱۔سورہ لقمان: لقمان حکیم کے نام سے منسوب ہے، آیت نمبر ۱۲ ماٰخذ ہے۔

۳۲۔سورہ سجدہ: سجدہ یعنی عبادت کیلئے پیشانی کا خاک پر رکھنا۔ ماٰخذ نامگذاری آیت نمبر ۱۵ ہے

۳۳۔سورہ احزاب: احزاب یعنی فرقے، پارٹیاں، (مراد کفار مکہ و دیگر قبائل کا لشکر ہے جو مسلمانوں سے جنگ کرنے مدینہ آیا تھا)۔ ماخذ نامگذاری آیت نمبر ۲۰ ہے۔

۳۴۔سورہ سبا: سبا ایک قوم کا نام ہے، ماخذِ نامگذاری آیت نمبر ۱۵ ہے۔

۳۵۔سورہ فاطر: فاطر یعنی پیدا کرنے والا، سورہ کی پہلی آیت نامگذاری کا ماخذ ہے۔

۳۶۔سورہ یٰس: یٰس حروف مقطعات میں سے ہے۔ پہلی آیت ماخذِ اسم سورہ ہے۔

۳۷۔سورہ صافات: صافات سے مراد وہ فرشتے ہیں جو صف بہ صف کھڑے

ہیں۔پہلی آیت نامگذاری کا ماخذ ہے۔

۳۸۔سورہ صٓ (صاد) :ص،حروف مقطعات میں سے ایک ہے، ماخذ پہلی آیت ہے۔

۳۹۔سورہ زُمر :زمر یعنی گروہ در گروہ،(مراد فرشتوں اور دوزخیوں کے گروہ کے گروہ ہے۔مأخذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۴۰۔سورہ غافِر (مؤمن) :غافر یعنی بخشنے والا،(اس سورہ میں مؤمن آل فرعون کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے)مأخذ تیسری آیت ہے۔

۴۱۔سورہ فصلت (حم سجدہ) :فصلت یعنی مفصل، تفصیل سے دیا ہوا۔(چونکہ قرآنی آیات میں حق و باطل کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے شاید اس وجہ سے نام رکھا ہو)علاوہ ازیں اس سورۃ کے اندر واجب سجدہ بھی ہے لہٰذا اسے حم سجدہ بھی کہا جاتا ہے۔سورہ کی تیسری آیت سے نام ماخوذ ہے۔

۴۲۔سورہ شوریٰ :شوریٰ یعنی مشاورت کرنا، مأخذِ نامگذاری آیت نمبر ۳۸ ہے۔

۴۳۔سورہ زخرَف :زُخرف یعنی زینتیں، سونا(اس سورہ میں سونے چاندی کا ذکر آیا ہے)۔نامگذاری کا مأخذ آیت نمبر ۳۵ ہے۔

۴۴۔سورہ دخان :دخان یعنی دھواں، سورہ کی آیت نمبر ۱۰ مأخذ ہے۔

۴۵۔سورہ جاثیہ :جاثیہ یعنی گھٹنوں کے بل گرنا،(روز قیامت لوگ گھٹنوں کے بل چل کر آئیں گے۔)مأخذ آیت نمبر ۲۷ ہے۔

۴۶۔سورہ احقاف :احقاف سے مراد سرزمین قوم ھود ہے، جو عذاب الٰہی میں غرق ہوئی۔ ماخذ آیت نمبر ۲۱ ہے۔

۴۷۔سورہ محمدؐ: محمد نام گرامی پیغمبر اکرمؐ ہے۔ مأخذ دوسری آیت ہے۔

۴۸۔سورہ فتح :فتح کے معنی کھولنے کا ہے، (اس سے مُراد صلح حدیبیہ بھی ہے ،جس کے باعث بعد والی تمام کامیابیاں نصیب ہوئی تھیں)۔ پہلی آیت نامگذاری کا مأخذ ہے۔

۴۹۔سورہ حجرات :حجرے، کمرے یا خیمے، (اس سے مراد دولت سرائے پیغمبرؐ کے کمرے ہیں) مأخذ نامگذاری آیت نمبر ۴ ہے۔

۵۰۔سورہ ق (قاف): حروف مقطعہ قرآن میں سے ہے، نامگذاری کا ماخذ پہلی آیت ہے۔

۵۱۔سورہ ذاریات: ذاریات یعنی منتشر کرنے والی شے، جیسے ہوا، بادل وغیرہ.

۵۲۔سورہ طُور: ایک پہاڑ کا نام ہے، مأخذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۵۳۔سورہ نجم: نجم یعنی ستارہ۔ مأخذ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۵۴۔سورہ قمر :قمر یعنی چاند، (اس سورہ میں شق القمر کا موضوع بیان ہُوا ہے۔) پہلی آیت نامگذاری کا ماخذ ہے۔

۵۵۔سورہ رحمان: صفات خدا میں سے ایک صفت رحمان یعنی زیادہ بخشنے والا ہے۔ پہلی آیت تسمیہ کا مأخذ ہے۔

۵۶۔سورہ واقعہ: قیامت کے ناموں میں سے ایک نام قیامت ہے، جس کے معنی واقع ہونا کے ہیں۔ مأخذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۵۷۔سورہ حدید: حدید یعنی لوہا، ماخذ نامگذاری آیت نمبر ۲۵ ہے۔

۵۸۔سورہ مجادلہ :مجادلہ کے معنی گفتگو کرنے کے ہیں،(اس سورہ میں پیغمبر اکرمؐ سے کسی عورت کی اپنے شوہر سے متعلق گفتگو کا بیان ہے۔)۔ ماخذ نامگذاری دوسری آیت ہے۔

۵۹۔سورہ حشر :حشر کے معنی جمع کرنا اور بھگانا ہے(اس سورہ میں بنی نضیر کے یہودیوں کو اطراف مدینہ سے بھگا دینے کی بات آئی ہے۔)مأخذِ نامگذاری دوسری آیت ہے۔

۶۰۔سورہ ممتحنہ :وہ کوئی جو مورد آزمائش ٹھہرا ہو، یعنی آزمائش شدہ ہو۔(وہ عورتیں اس سورہ کا موضوع ہے جنہوں نے مسلمان ہو کر اپنے اپنے کافر شوہروں کو چھوڑ کر مدینے میں پناہ لی تھیں۔)مأخذِ نامگذاری آیت نمبر ۱۰ ہے۔

۶۱۔سورہ صف : صف یعنی کھڑی ہونا، صف بہ صف کھڑا ہونا۔ یہ نام سورے کی چوتھی آیت سے ماخوذ ہے۔

۶۲۔سورہ جمعہ :(اس سورہ میں نماجمعہ کے بارے میں بیان ہُوا ہے۔) مأخذِ نامگذاری آیت نمبر ۹ ہے۔

۶۳۔سورہ منافقون :صیغہ جمع منافق، یعنی وہ شخص جس کے دو چہرے ہوں۔ (اس سورہ میں مسلمانوں کے خلاف منافقوں کی سازشوں کا ذکر آیا ہے۔) ماخذ نامگذاری پہلی والی آیت ہے۔

۶۴۔سورہ تغابن :تغابن یعنی پشیمانی، دھوکہ ہونا، قیامت کے ناموں میں سے

ایک نام ہے۔ مأخذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۶۵۔سورہ طلاق: (اس سورہ کا کچھ حصہ احکام طلاق پر مشتمل ہے علاوہ ازیں خواتین کے بارے میں سفارش کی گئی ہے) مأخذِ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۶۶۔سورہ تحریم: تحریم یعنی حرام کرنا، (اس سورہ میں خدا تعالیٰ نے پیغمبر اکرمؐ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نے جس چیز کو تمہارے لیے حلال بنایا ہے انہیں تم کیوں حرام قرار دیتے ہو۔ مأخذ نامگذاری سورہ کی پہلی آیت ہے۔

۶۷۔سورہ مُلک: ملک یعنی بادشاہی، اقتدار کا حق خدا کو حاصل ہے، اُسے ہر کام میں تصرف کرنے کا حق ہے۔ اس سورہ کا نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔

۶۸۔سورہ قلم (ن): قلم، ذریعہ تحریر، مأخذ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۶۹۔سورہ حاقہ: حاقہ یعنی حقانیت، وقائع کی حقیقت تک پہنچنا۔ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے، گویا کہ قیامت کے حوادث حقیقت پر مبنی ہوں گے۔ مأخذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۷۰۔سورہ معارج: معارج بمعنی سیڑھیاں یا وہ جگہ جہاں سے چڑھنا ہوتا ہے۔ مأخذ نام گذاری آیت نمبر ۳ ہے۔

۷۱۔سورہ نوح: نوح انبیاء الٰہی میں سے ایک نبی کا نام ہے۔ مأخذِ تسمیہ آیت نمبر ا ہے۔

۷۲۔سورہ جن: ایک غیر مرئی مخلوق، (اس سورہ میں چند جنہ کا پیغمبر اکرمؐ پر ایمان لانے کا ذکر آیا ہے۔ مأخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۷۳۔سورہ مُزمّل: مزمل یعنی اپنی چادر کو لپیٹنا، (اس سے مراد آنحضرتؐ ہے۔) وجہ تسمیہ کا ماٰخذ پہلی آیت ہے۔

۷۴۔سورہ مُدّثر: چادر لپیٹنا یا اوڑھنا (یہاں بھی پیغمبر اکرمؐ مُراد ہے۔) ماٰخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۷۵۔سورہ قیامۃ: قیامۃ یعنی روز قیامت، ماٰخذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۷۶۔سورہ دَھر: دہر یعنی روزگار، زمانہ۔ ماٰخذِ نامگذاری پہلی آیت۔

۷۷۔سورہ مُرسَلات: مرسلات یعنی وہ جن کو بھیجے گئے، (ملائکہ یا ہَوا مُراد ہے) ماٰخذ نامگذاری آیت نمبر۲ ہے۔

۷۸۔سُورہ نَباء: نباء یعنی خبر، یہاں روزِ قیامت کی خبر مُراد ہے۔ ماٰخذِ تسمیہ آیت نمبر۲ ہے۔

۷۹۔سورہ نازعات: نازعات سے مراد وہ فرشتے ہیں جو جان کنی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ ماٰخذ تسمیہ پہلی آیت۔

۸۰۔سورہ عبس: مُنہ چڑھانا (اس سے مُراد وہ نابینا شخص ہے جب وہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کسی شخص نے اس کی تحقیر کی تھی، جس کا ذکر اس سورہ میں آیا ہے۔ ماٰخذ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۸۱۔سورہ تکویر: تکویر یعنی لپیٹنا، بند کرنا، (اس سے مُراد یہ ہے کہ قیامت سے پہلے سورج کی روشنی کو چھین لیا جائے گا۔) ماٰخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۸۲۔سورہ انفطار: انفطار یعنی چیرنا، شگافتہ کرنا، (مُراد یہ ہے کہ جب قیامت

ہوگی تو آسمان پھٹ جائے گا۔)مَاَخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۸۳۔سورہ مُطَفِّفِین: مطففین یعنی کم فروشی کرنے والے لوگ،(اس سورہ کے اندر ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے)ماخذِ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۸۴۔سورہ انشقاق :انشقاق بمعنی شگافتہ ہونا،دوٹکرے ہونا،(آسمانوں کا ایک دوسرے سے ٹوٹ کر جُدا ہونا مُراد ہے، جو کہ قیامت کی نشانی یا خبر ہوتی ہے)مَاَخذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۸۵۔سورہ بروج :بروج یعنی بہت سارے بُرج یا بڑے بڑے ستارے۔ مَاَخذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۸۶۔سورہ طارق: ظاہر شدہ،درخشاں ستارہ۔مَاَخذِ نزمگذاری پہلی آیت ہے۔

۸۷۔سُورہ اَعلیٰ :اعلیٰ یعنی برتری،(مراد یہ کہ خدا ہر چیز کے تصور سے برتر ہے۔)مَاَخذ نامگذاری پہلی آیت۔

۸۸۔سورہ غاشیہ :غاشیہ یعنی بے ہوش کرنے والی،ہمہ گیر،(قیامت کے ناموں میں سے ایک نام)۔مَاَخذِ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۸۹۔سورہ فجر: فجر بمعنی شگافتہ ہونا،اوّل صبح،مَاَخذ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۹۰۔سورہ بَلَد: بلد یعنی شہر(مراد شہر مکہ ہے۔)نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔

۹۱۔سورہ شمس: شمس یعنی سورج۔مَاَخذ تسمیہ پہلی آیت۔

۹۲۔سورۃ اللیل: لیل یعنی رات،شب۔مَاَخذِ نامگذاری پہلی آیت۔

۹۳۔سورہ والضحیٰ: ضحیٰ یعنی صبح۔مَاخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۹۴۔سورہ انشراح: انشراح یعنی کشادہ و وسیع ہونا (مراد یہ ہے کہ خدا نے پیغمبر اکرمؐ کے سینہ کو کشادہ فرمایا، وسعت قلب عطا کی) مَاخذ پہلی آیت ہے۔

۹۵۔سورہ التین: تین یعنی انجیر کا پھل، مَاخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۹۶۔سورہ عَلَق: عَلَق بمعنی جما ہوا خون، مَاخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۹۷۔سورہ قدر: قدر یعنی اندازہ، شبِ قدر، مَاخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۹۸۔سُورہ بَیِّنہ: بیّنہ یعنی دلیل، آشکار، واضح۔مَاخذِ تسمیہ پہلی آیت۔

۹۹۔سورہ زلزال: زلزال، لرزنا، ہلنا، یہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔مَاخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۱۰۰۔سورہ عادیات: عادیات یعنی دوڑنے والے گھوڑے، ممکن ہے کہ اس میں حضرت علیؑ کی اُس پیش قدمی کی طرف اشارہ کیا گیا ہو، جو آپ نے غزوہ ذات السلاسل میں کی تھی۔مَاخذ نامگذاری پہلی آیت۔

۱۰۱۔سورہ قارعہ: قارعہ یعنی کھڑکھڑانے والی، قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے، مَاخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۱۰۲۔سورہ تکاثر: تکاثر یعنی مال و دولت پر فخر و مباہات کرنا، کفار قریش اپنی اکثریت کو ثابت کرنے کے لئے اپنے گذشتہ گان کے قبروں کو شمار کر کے فخر کیا کرتے تھے۔

۱۰۳۔سورہ عصر: عصر یعنی زمانہ، نماز عصر، زمانِ حضرت رسول اکرمؐ یا زمانِ امام عصر (امام زمان) مراد ہے۔مَاخذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۱۰۴۔سورہ **ھُمَزَہ** :ھُمزہ یعنی عیب جوئی کرنے والا۔مَاَ خذ نامگذاری پہلی آیت۔

۱۰۵۔سورہ **فیل** :فیل یعنی ہاتھی (مُراد ابرہہ کا وہ لشکر ہے جو خانہ خُدا کو خراب کرنے کی نیّت سے یمن سے مکہ کا رخ کیا تھا، تباہ ہلاکت میں مبتلا ہو گیا تھا۔

۱۰۶۔سورہ **قریش**: حضرت محمدؐ کا قبیلہ قریش کہلاتا تھا۔مَاَ خذِ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۱۰۷۔سورہ **ماعُون**: ماعون یعنی زکات۔مَاَ خذِ نامگذاری آخری آیت ہے۔

۱۰۸۔سورہ **کوثر** :کوثر یعنی خیر کثیر، حوض کوثر یا جنابِ فاطمۃ الزھرا (س) مراد ہیں۔مَاَ خذِ نامگذاری پہلی آیت۔

۱۰۹۔سورہ **کافرون** :یہاں کفار قریش مراد ہے، جنہوں نے پیغمبر اکرمؐ کیلئے کچھ تجاویز پیش کی تھی جو کہ مسترد کر دی گئی تھی۔مَاَ خذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۱۱۰۔سورہ **نصر**: نصر یعنی مدد کرنا، نصرت کرنا۔مَاَ خذ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۱۱۱۔سورہ **لَھَب** :ابولھب جو مکہ میں پیغمبر اکرمؐ کے دشمنوں میں سے تھا۔ مَاَ خذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

۱۱۲۔سورہ **اخلاص** :اخلاص یعنی پاک وخالص کرنا، (اپنے معتقدات کو شرک سے پاک رکھنا مراد ہے۔) سورہ کا نام اسی سورہ کے معانی ومفاہیم سے ماخوذ ہے۔

۱۱۳۔سورہ **فلق** :فلق بمعنی چیرنے والی شے، صبح کی پَو۔مَاَ خذِ تسمیہ پہلی آیت ہے۔

۱۱۴۔سورہ **الناس**: ناس یعنی لوگ، مَاَ خذِ نامگذاری پہلی آیت ہے۔

فصل نہم

اہل تشیع کے اہم تفاسیر

نام تفسیر	مؤلف مؤلف ومفسر	قرن/صدی
تفسیر علی بن ابراھیم	علی بن ابراھیم قمی	تیسری صدی
تفسیر عیاشی	محمد بن مسعود سمرقندی	تیسری صدی
تفسیر نعمان	ابوعبداللہ محمد بن ابراھیم	چوتھی صدی
تفسیر تبیان	ابوجعفر محمد بن حسن بن علی الطوسی	چوتھی و پانچویں صدی
مجمع البیان	فضل بن حسن طبرسی	چھٹی صدی
روض الجنان	ابوالفتح رازی	چھٹی صدی
تفسیر صافی	ملامحسن فیض کاشانی	گیارھویں صدی
تفسیر ملاصدرا	صدرالمتألھین	گیارھوں صدی
تفسیر منہج الصادقین	ملافتح اللہ کاشانی	دسویں صدی
تفسیر برھان	سیدھاشم بحرینی	بارھویں صدی
تفسیر نورالثقلین	شیخ عبدالعلی بن جمعہ	بارھویں صدی
تفسیر المیزان	علامہ طباطبائی	چودھویں صدی

اہل سنت کے اہم تفاسیر قرآن

نام تفسیر	مولف ومفسر	قرن/صدی
جامع البیان معروف بہ تفسیر طبری	طبری، مؤرخ، محدث اور فقیہ	تیسری و چوتھی صدی

تفسیر کشّاف ..... زمخشری معروف بہ (جاراللہ) ..... چوتھی و پانچویں صدی

مفاتیح الغیب یا تفسیر کبیر ..... امام فخر رازی ..... چھٹی صدی

کشف الاسرار ..... ابوالفضل رشیدالدین میبدی ..... چھٹی صدی

تفسیر ابن کثیر ..... مؤرّخ مشہور ابن کثیر ..... ساتھویں و آٹھویں صدی

الدرالمنثور ..... جلال الدین سیوطی ..... دسویں صدی

تفسیر جلالین ..... جلال الدین محمد ابن ابراھیم محلی و

جلال الدین سیوطی ..... نویں و دسویں صدی

تفسیر روح البیان ..... شیخ اسماعیل حقی ..... گیارہویں و بارہویں صدی

تفسیر روح المعانی ..... آلوسی ..... گیارہویں صدی

تفسیر انوارالتنزیل و

اسرارالتاویل ..... قاضی بیضاوی ..... ساتویں صدی

تفسیر طنطاوی ..... طنطاوی ..... چودہویں صدی

☆☆☆

قرآن پڑھنے سے پہلے کی دعا

﴿اَللّٰھُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَہٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ، اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِی فِیہِ وَاجْعَلْہُ نُوراً لِبَصَرِی وَشِفَاءً لِصَدْرِی وَذَھَابًا لِھَمِّی وغمی و حُزنِی ، اَللّٰھُمَّ زَیِّنْ بِہٖ لِسَانِی وَجَمِّلْ بِہٖ وَجْھِی وَقَوِّبِہٖ جَسَدِی وَثَقِّلْ بِہٖ مِیزَانِی وَارْزُقْنِی تِلَاوَتَہٗ عَلٰی طَاعَتِکَ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ ، وَاحْشُرْنِی مَعَ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الْاَخْیَارِ﴾

"اے پروردگار! تو نے قرآن کو برحق نازل کیا اور حقیقت میں قرآن نازل ہوا ہے۔ خدایا قرآن کی طرف میرے شوق و رغبت کو زیادہ فرما، قرآن کو میری آنکھوں کیلئے بصیرت، دل کیلئے شفا اور غم واندوہ

کو مجھ سے دور کرنے والا قرار دیں۔ پروردگارا! میری زبان کو قرأتِ قرآن سے مزین فرما۔ میرے چہرے کو قرآن کے طفیل حُسن و جمال عطا کر۔ میرے جسم کو بذریعہ قرآن طاقت و توانائی عطا فرما اور اس سے میرے میزان کو بھاری کر دے، شب و روز اطاعت کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآن کرنے کی توفیق عطا فرما اور مجھے محمدؐ و آل محمدؐ کے ساتھ محشور کر دیں۔،،

دُعاءِ ختم قرآن

امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے:۔

اَللّٰھُمَّ انِّیْ قَدقَرَأتُ مَاقَضَیتَ مِن کِتابِکَ الَّذی اَنزَلتَهُ عَلیٰ نَبِیِّکَ الصَّادِقِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ ، فَلَکَ الحَمدُ رَبَّنَا اَللّٰھُمَّ اجعَلنی مِمَّن یُحِلُّ حَلَالَهُ وَیُحَرِّمُ حَرامَهُ وَیُؤمِن بِمُحکَمِهٖ وَمُتَشابِهِهٖ، وَاجعَلهُ لِی اُنسًا فِی قَبرِی وَ اُنسًا فِی حَشرِی ، وَاجعَلنِی مِمَّن یَرقیٰ بِکُلِّ آیَةٍ قَرَءَ هَادَرَجَةً فِی اَعلیٰ عِلِّیِّینَ بِرَحمَتِکَ یَااَرحَمَ الرَّاحِمِینَ .

،،پروردگارا! بتحقیق جو کچھ آپ نے اس کتاب میں بیان فرمایا ہے وہ میں نے پڑھا ہے یہ وہ کتاب ہے، جسے آپ نے اپنے سچے اور راست گو پیغمبرؐ پر نازل فرمایا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! حمد و ثنا تجھ سے مخصوص ہے۔ پروردگارا مجھے ان لوگوں میں سے قرار دیں جو حلال قرآن کو حلال اور حرام قرآن کو حرام سمجھتے ہیں اور محکم و متشابہ آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔ میرے لئے قرآن کو قبر اور روز قیامت میں مُونس غمخوار قرار دے دیں۔ مجھے ان لوگوں میں قرار دیں جن کا جنت میں ہر ایک آیت کی تلاوت کے عوض ایک ایک درجہ کا اضافہ ہوتا ہے۔ تجھے تیری رحمت کا واسطہ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔،،

فہرست الف بای سُوَر قرآن

(الف)

(۱). آل عمران (۲) ابراهیم (۳). احزاب (۴).احقاف

(۵).اخلاص (۶).اسرائیل (۷).اعراف (۸).اَعلیٰ

(۹).انبیاء (۱۰).انشراح (۱۱).انشقاق (۱۲).انعام

(۱۳).انفال (۱۴).انفطار

(ب)

(۱۵).بقره (۱۶). بروج (۱۷).بَلَد (۱۸).بَیِّنَة

(ت)

(۱۹).تَبَّت (۲۰).تحریم (۲۱).تغابن (۲۲).تکاثر

(۲۳).تکوِیر (۲۴). توبَه (۲۵). تین

(ج)

(۲۶).جاثیه (۲۷).جُمعه (۲۸).جِن

(ح)

(۲۹).حَاقّه (۳۰).حج (۳۱). حَجَر (۳۲).جعرات

(۳۳).حدید (۳۴).حشر

(د)

(۳۵).دُخان (۳۶).دَهر

(ذ)

(۳۷).ذاریات

(ر)

(۳۸).رَحمن (۳۹).رَعد (۴۰).روم

(ز)

(۴۱).زخرف (۴۲).زَلزَله (۴۳). زمَر

(س)

(۴۴).سبا (۳۵). سجده

(ش)

(۴۶).شعراء (۴۷).شمس (۴۸)شوریٰ

(ص)

(۴۹).ص (۵۰). صافات (۵۱).صف

(ض)

(۵۲).ضُحیٰ

(ط)

(۵۳) .طارِق (۵۴).طلاق (۵۵).طور (۵۶).طٰہٰ

(ع)

(۵۷).عادیات (۵۸).عبس (۵۹).عصر (۶۰).علق

(۶۱).عنکبوت

(غ)

(٦٢).غاشيه

(ف)

(٦٣).فاتحه (٦٤).فاطِر (٦٥).فتح (٦٦).فجر

(٦٧).فرقان (٦٨).فصلت (٦٩).فلق (٧٠).فيل

(ق)

(٧١).ق (٧٢).قارعه (٧٣).قدر (٧٤). قريش

(٧٥). قصص (٧٦).قلم (٧٧).قمر (٧٨).قيامَة

(ک)

(٧٩).كافرون (٨٠).كوثر (٨١). كهف

(ل)

(٨٢).لقمان (٨٣).لَيل

(م)

(٨٤).مائده (٨٥).ماعون (٨٦).مجادله (٨٧).محمَّد

(٨٨).مدثر (٨٩). مُرسلات (٩٠).مَريَم (٩١).مُزمل

(٩٢).مطففين (٩٣).معارج (٩٤).ملک (٩٥). مُمتحنة

(٩٦).منافقون (٩٧).مؤمن (٩٨).مؤمنون

(ن)

(٩٩).نازعات (١٠٠).ناس (١٠١).نَبا (١٠٢).نجم

(١٠٣).نحل (١٠٤). نِساء (١٠٥).نصر (١٠٦).نمل

(۱۰۷).نوح (۱۰۸).نور

(و)

(۱۰۹).واقعه

(ہ)

(۱۱۰).همزه (۱۱۱).ہُود

(ی)

(۱۱۲). یٰس (۱۱۳).یوسف (۱۱۴).یونس

☆☆☆

جدول قرآنی معلومات (سورہ،تعداد آیات،کلمات،حروف)

عدد	سورہ	آیات	کلمات	حروف
۱	الفاتحة	۷	۲۹	۱۴۲
۲	البقرہ	۲۸۶	۶۲۲۱	۲۵۵۰۰
۳	آل عمران	۲۰۰	۳۴۸۰	۱۴۵۲۵
۴	النساء	۱۷۶	۳۷۴۵	۱۶۰۳۰
۵	المائدہ	۱۲۰	۲۸۰۴	۱۱۹۳۳
۶	الانعام	۱۶۵	۳۸۵۰	۱۲۲۵۴
۷	الاعراف	۲۰۶	۳۸۲۵	۱۳۸۷۷
۸	الانفال	۷۵	۱۰۹۵	۵۰۸۰
۹	التوبة	۱۲۹	۴۰۹۸	۱۰۴۸۸

١٠	يونس	١٠٩	١٨٣٢	٧٥٦٧
١١	هود	١٢٣	١٧١٥	٧٥١٣
١٢	يوسف	١١١	١٧٦٦	٧١٦٦
١٣	الرّعد	٤٣	٨٥٥	٣٥٠٦
١٤	ابراهيم	٥٢	٨٣١	٣٤٣٤
١٥	الحجر	٩٩	٦٥٤	٢٧٦٠
١٦	النحل	١٢٨	٢٨٤٠	٧٧٠٧
١٧	الاسرى	١١١	١٥٣٣	٦٤٦٠
١٨	الكهف	١١٠	١٥٧٩	٦٣٦٠
١٩	مريم	٩٨	٩٨٢	٣٨٠٢
٢٠	طه	١٣٥	١٣٤١	٥٢٤٢
٢١	الانبياء	١١٢	١١٦٨	٢٨٩٠
٢٢	الحج	٧٨	١٢٩١	٥٠٧٠
٢٣	المؤمنون	١١٨	١٨٤٠	٤٨٠٢
٢٤	النّور	٦٤	١٣١٦	٥٦٨٠
٢٥	الفرقان	٧٧	٨٩٢	٣٧٣٣
٢٦	الشعراء	٢٢٧	١٢٩٧	٥٥٢٢
٢٧	النمل	٩٣	١١٤٩	٤٧٩٩
٢٨	القصص	٨٨	١٤٤١	٥٨٠٠
٢٩	العنكبوت	٦٩	١٩٨١	٤١٩٥

۳۰	الرّوم	۶۰	۸۱۹	۳۵۳۴
۳۱	لقمان	۳۴	۵۴۲	۲۱۱۰
۳۲	السجده	۳۰	۳۸۰	۱۵۰۰
۳۳	الاحزاب	۷۳	۱۲۸۰	۵۷۹۶
۳۴	سباء	۵۴	۸۸۳	۱۵۱۲
۳۵	الفاطر	۴۵	۷۹۷	۳۱۳۰
۳۶	یس	۸۳	۷۲۹	۳۰۰۰
۳۷	الصافات	۱۸۲	۸۲۰	۳۸۲۳
۳۸	ص	۸۸	۷۳۲	۳۰۲۹
۳۹	الزّمر	۷۵	۱۱۹۲	۴۷۰۸
۴۰	المؤمن	۸۵	۱۱۹۹	۴۹۶۰
۴۱	فصلت	۵۴	۷۹۶	۳۳۵۰
۴۲	الشوری	۵۳	۸۶۶	۳۵۸۸
۴۳	الزخرف	۸۹	۸۳۳	۳۴۰۰
۴۴	الدخان	۵۹	۳۴۶	۱۴۳۱
۴۵	الجاثیة	۳۷	۴۸۸	۲۱۹۱
۴۶	الاحقاف	۳۵	۶۴۴	۲۵۹۸
۴۷	محمّد(ص)	۳۸	۵۳۹	۲۳۴۹
۴۸	الفتح	۲۹	۵۶۰	۲۴۳۸
۴۹	الحجرات	۱۸	۳۴۳	۱۴۹۶

٥٠	ق	٤٥	٣٥٧	١٤٩٤
٥١	الذاريات	٦٠	٣٦٠	١٢٨٧
٥٢	الطّور	٤٩	٣١٢	١٥٠٠
٥٣	النّجم	٦٢	٣٠٨	١٤٠٥
٥٤	القمر	٥٥	٢٤٢	١٤٢٠
٥٥	الرحمن	٧٨	٣٥١	١٦٣٤
٥٦	الواقعة	٩٦	٣٧٨	١٧٠٣
٥٧	الحديد	٢٩	٥٤٤	٢٤٧٤
٥٨	المجادلة	٢٢	٤٧٣	١٧٩٢
٥٩	الحشر	٢٤	٤٤٥	١٩١٣
٦٠	الممتحنه	١٣	٣٤٨	١٥١٠
٦١	الصّف	١٤	٢٢١	٩٠٠
٦٢	الجمعة	١١	١٨٠	٧٢٠
٦٣	المنافقون	١١	١٨٠	٧٧٦
٦٤	التغابن	١٨	٢٤١	١٠٧٠
٦٥	الطلاق	١٢	٢٤٨	١٠٦٠
٦٦	التحريم	١٢	٢٤٦	١١٦٩
٦٧	الملک	٣٠	٣٣٠	١٣٠
٦٨	القلم	٥٢	٣٠٠	١٢٥٦
٦٩	الحاقّة	٥٢	٢٥٦	١٠٨٦

٧٠	المعارج	٤٤	٢١٦	١٠٦١
٧١	نوح	٢٨	٢٢٦	٩٢٩
٧٢	الجن	٢٨	٢٣٥	٨٧٠
٧٣	المزمّل	٢٠	٢٨٥	٨٣٨
٧٤	المدثّر	٥٦	٢٥٥	١٠١٠
٧٥	القيامة	٤٠	١٩٩	٥٢ء
٧٦	الدهر	٣١	٢٤٠	١٠٥٤
٧٧	المرسلات	٥٠	١٨١	٨١٦
٧٨	النباء	٤٠	١٧٣	٧٧٠
٧٩	النازعات	٤٦	١٣٩	٧٥٣
٨٠	عبس	٤٢	١٣٣	٥٣٣
٨١	التكوير	٢٩	١١٤	٥٣٣
٨٢	الانفطار	١٩	٨٠	٣٢٧
٨٣	المطففين	٣٦	١٧٧	٨٣٠
٨٤	الانشقاق	٢٥	١٠٩	٤٣٠
٨٥	البروج	٢٢	١٠٩	٤٥٨
٨٦	الطارق	١٧	٦١	٢٤٥
٨٧	الاعلى	١٩	٧٢	٢٧٠
٨٨	الغاشية	٢٦	٧٢	٣٣٠
٨٩	الفجر	٣٠	١٣٧	٥٧٧

٩٠	البلد	٢٠	٨٢	٣٣٠
٩١	الشمس	١٥	٥٤	٢٤٧
٩٢	الليل	٢١	٧١	٣٠٢
٩٣	الضحى	١١	٤٠	١٩٢
٩٤	الانشراح	٨	٢٧	١٠٣
٩٥	التين	٨	٣٤	١٥٠
٩٦	العلق	١٩	٩٢	٢٨٠
٩٧	القدر	٥	٣٠	١١٢
٩٨	البيّنة	٨	٩٤	٣٩٢
٩٩	الزلزال	٨	٣٥	١٤٩
١٠٠	العاديات	١١	٤٠	١٦٣
١٠١	القارعة	١١	٣٦	١٥٠
١٠٢	التكاثر	٨	٢٨	١٢٠
١٠٣	العصر	٣	١٤	٦٨
١٠٤	الهمزة	٩	٣٣	١٣٠
١٠٥	الفيل	٥	٢٣	٩٦
١٠٦	قريش	٤	١٧	٩٣
١٠٧	الماعون	٧	٢٥	١٢٥
١٠٨	الكوثر	٣	١٠	٤٢
١٠٩	الكافرون	٦	٢٦	٩٤

۱۱۰	النصر	۳	۱۹	۷۷
۱۱۱	لهب	۵	۲۰	۷۷
۱۱۲	الاخلاص	۴	۱۵	۴۷
۱۱۳	الفلق	۵	۲۳	۷۴
۱۱۴	الناس	۶	۲۰	۷۹

☆☆☆

قرآن کا معلوماتی جدول (سورہ، محل نزول.....)

نام سورہ	محل نزول	پارہ نمبر
فاتحہ الکتاب	مکہ یامدینہ	شروع پارہ: ۱
بقرہ	مدینہ	پارہ: ۱، ۲ اور اوائل پارہ: ۳
آل عمران	مدینہ	پارہ: ۳، ۴
نساء	مدینہ	پارہ: ۴، ۵، ۶
مائدہ	مدینہ	پارہ: ۶، ۷
انعام	مکہ	پارہ نمبر ۷، نمبر ۸
اعراف	مکہ	پارہ ۸، ۹
انفال	مدینہ	پارہ: ۹ اور اوائل ۱۰
توبہ	مدینہ	پارہ: ۱۰، ۱۱
یونس	مکہ	پارہ: ۱۱
ھُود	مکہ	پارہ: ۱۲
یوسف	مکہ	پارہ: ۱۲، ۱۳

رعد	مکہ	پارہ :۱۳
ابراھیم	مکہ	آخرِپارہ: ۱۳
حجر	مکہ	ابتدائے پارہ :۱۴
نحل	مکہ	پارہ :۱۴
اسراء یابنی اسرائیل	مکہ	پارہ :۱۵
کھف	مکہ	اواسط پارہ:۱۵ اورابتدائے پارہ:۱۶
مَریَم	مکہ	پارہ :۱۶
طه	مکہ	پارہ :۱۶
انبیاء	مکہ	پارہ :۱۷
حج	مدینہ	پارہ: ۱۷
مومنون	مکہ	پارہ: ۱۸
نور	مدینہ	پارہ: ۱۸
فرقان	مکہ	آخرِ پارہ: ۱۸ ,ابتدائے پارہ :۱۹
شعراء	مکہ	پارہ :۱۹
نمل	مکہ	آخرپارہ :۱۹ ،ابتدائے :۲۰
قصص	مکہ	پارہ: ۲۰
عنکبوت	مکہ	اواخرپارہ :۲۰ وابتدائے پارہ :۲۱
روم	مکہ	اوائل پارہ :۲۱
لقمان	مکہ	اواسط جزء :۲۱
سجدہ ، جذر یا مضاجع:	مکہ	اواخرپارہ :۲۱
احزاب مدینہ	مدینہ	اواخرپارہ: ۲۱ ، ابتدائے پارہ:۲۲

سَبَاء	مکہ	اوائل پارہ: ۲۲
فاطِر یاملائکہ	مکہ	اواخرپارہ: ۲۲
یٰس	مکہ	انتھائے پارہ: ۲۲ وابتدائے پارہ: ۲۳
صافات	مکہ	اوایل پارہ: ۲۳
زمریاغرف	مکہ	انتھائے پارہ: ۲۳ وابتدائے پارہ: ۲۴
مؤمن	مکہ	اوائل پارہ: ۲۴
سجدہ (فصلت)	مکہ	انتھائے پارہ: ۲۴ وابتدائے پارہ: ۲۵
شوریٰ	مکہ	اوایل پارہ: ۲۵
زخرف	مکہ	اواسط پارہ: ۲۵
دخان	مکہ	اواخرپارہ: ۲۵
جاثیہ	مکہ	انتھائے پارہ: ۲۵
احقاف	مکہ	ابتدائے پارہ: ۲۶
محمدیاقتال	مدینہ	اوائل پارہ: ۲۶
فتح	مدینہ	اواسط پارہ: ۲۶
حجرات	مدینہ	اواسط پارہ: ۲۶
ق	مکہ	اواخرپارہ: ۲۶
ذرایات	مکہ	انتھائے پارہ: ۲۶، ابتدائے پارہ: ۲۷
طور	مکہ	اوایل پارہ: ۲۷
نجم	مکہ	اوایل پارہ: ۲۷
قمر	مکہ	اواسط پارہ: ۲۷
الرحمن	مدینہ	اواسط پارہ: ۲۷

واقعه	مکه	اواسط پاره:۲۷
حدید	مدینه	انتهائے پاره:۲۷
مجادله	مدینه	ابتدائے پاره:۲۸
حشر	مدینه	اوایل پاره:۲۸
ممتحنة	مدینه	اواسط پاره:۲۸
صف	مدینه	اواسط پاره:۲۸
جمعه	مدینه	اواسط پاره:۲۸
منافقون	مدینه	اواسط پاره:۲۸
تغابن	مدینه	اواخرپاره:۲۸
طلاق	مدینه	اواخرپاره:۲۸
تحریم	مدینه	انتهائے پاره:۲۸
ملک	مکه	ابتدائے پاره:۲۹
قلم یانون	مکه	اوایل پاره:۲۹
معارج	مکه	اواسط پاره:۲۹
نوح	مکه	اواسط پاره:۲۹
جن	مکه	اواسط پاره:۲۹
مزمل	مکه	اواسط پاره:۲۹
مدثر	مکه	اواسط پاره:۲۹
قیامة	مکه	اواخرپاره:۲۹
دهریاانسان	مکه	اواخرپاره:۲۹
مرسلات	مکه	انتهائے پاره:۲۹

نَبَاياعَم	مکہ	ابتدائے پارہ: ۳۰
النازعات	مکہ	اوایل پارہ: ۳۰
عبس یاأعمی	مکہ	اوایل پارہ: ۳۰
کورت یاتکویر	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
انفطار	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
مطففین یا تطفیف	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
انشقاق	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
بروج	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
طارق	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
اَعلیٰ	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
غاشیہ	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
فجر	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
بلد	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
شمس	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
لیل	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
ضحی	مکہ	اواسط پارہ: ۳۰
انشراح	مکہ	اواخرپارہ: ۳۰
تین	مکہ	اواخرپارہ: ۳۰
علق	مکہ	اواخرپارہ: ۳۰
قدر	مکہ	اواخرپارہ: ۳۰
بیّنہ	مدینہ	اواخرپارہ: ۳۰

زلزال	مدینه	اواخرپاره:۳۰
عادیات	مدینه	اواخرپاره:۳۰
قارعه	مکه	اواخرپاره:۳۰
تکاثر	مکه	اواخرپاره:۳۰
عصر	مکه	اواخرپاره:۳۰
همزه	مکه	اواخرپاره:۳۰
فیل	مکه	اواخرپاره:۳۰
قریش	مکه	اواخرپاره:۳۰
ماعون	مکه	اواخرپاره:۳۰
کوثر	مکه	اواخرپاره:۳۰
کافرون	مکه	اواخرپاره:۳۰
نصر	مکه	اواخرپاره:۳۰
لهب یاتبت	مکه	اواخرپاره:۳۰
اخلاص (توحید)	مکه	اواخرپاره:۳۰
فلق	مکه	اواخرپاره:۳۰
ناس	مکه	اواخرپاره:۳۰

لغت نامه

(الف)

اَبیٰ : گریز کیا، امتناع کیا

اَتیَ : آیا

اَتیٰ : لایا، دیا

اَثر : قدموں کے نشان، باقی ماندہ

اِثم : گناہ

اَثیم : بہت زیادہ گنہگار

اَجَل : اس خاطر

اَخَذَ : لیا، پکڑا۔

اَخرَ : پیچھے رہ گیا

اَخَّر : تاخیر کیا

آخرَت : قیامت، روز حساب

اُخت : بہن

اِدّ : بُرا کام، ناپسند کام، تعجب خیز

آداء : کسی کے حق کو ادا کرنا، ادا کرنا

اِذَن : اجازت دیا، موافقت کیا

اَذیٰ : آزار پہنچائی، اذیت دی

اِربَة : حاجت، نیازمندی،

اَزَّ : حرکت میں لایا

اَزر : طاقت، توانائی، استحکام

اَزِفَ : نزدیک ہُوا، وقت آ پہنچا

اَسَّسَ: بنیاد رکھا

اَسِیر: گرفتار، قید

اَسِف: غمگین ہُوا، غصہ میں آیا

اُسوَہ : مقتدا، نمونہ، آئیدیل

اَسیٰ: اندوہ گین ہُوا، افسوس ہُوا

اَشِر: خود پسند، متکبر، باغی

اَلسَّرد: زرہ

السَّقَر: جہنم کا ایک نام، وہ جگہ جہاں بہت زیادہ گرمی ہے

السُّوق: بازار، کیونکہ وہاں سامان تولا جاتا ہے

الشَّت: پراکندہ، متفرق، جمع: اشتات

الشُّح: بخل کے ساتھ حرص رکھنا

اَشفَقَ: ڈر گیا، خوف کھایا

الشَّک: حالت تردید، دو مساوی چیزوں میں سے انتخاب کرنے میں دودلی ہونا۔

الشِّیعة : تابع، گروہ، یار، پیروکار

اَلصَّاخَة: محل، عالیشان قصر

الصِّراط: وسیع وکشادہ راستہ

اِصغَاء: سننا، کان دھرنا

اَلصَّفد: قید و بند، غول، جمع: اصفاد

اَصفیٰ: انتخاب کیا، چنا

الصُّلب: پیٹھ کے مہرے

الصَّلوٰۃ: نماز

اَلصَّیص و الصَّیصَۃ : قلعہ، حصار۔ جمع: صیاصی

الضَّبح: گھوڑے کا دوڑتے وقت تیز تیز سانس لینا

الضَّنک: ہر تنگ چیز، دبا ہُوا

الطَّوع: فرمانبرداری کی، حکم مانا

اَلطَّاقَۃ: توانائی، قوت

اَطَاق: زحمت اور مشقت میں پڑا

العَتَاب: ملامت کرنا، غُصّہ کرنا

العُروَۃ: وہ چیز جس پہ لٹکایا جائے

اِعتَرٰی: پہنچا، اصابت کیا، لگا

اَلعِزَہ: لوگوں کا متفرق اور پراکندہ گروہ۔ جمع: (عزون، عزین)

اَلعسر: سختی، تنگی، دباؤ

اَلعَصر: زمانہ، روزگار، عصر کا وقت، دن ختم ہونے کا وقت

اَعطی: بخشا۔ العَطَاء: بخشش، احسان

العَقَبَۃ: پہاڑ کی اُونچائی پر جاتے ہوئے راستے میں آنے والا موڑ

العَقل: عقل

العَیلَہ: فقر، ضرورت، فقیری

الغُثَاء: سطح آب پر موجود تنکے، بے قیمت شے

اصر: گناہ کی سنگینی، گناہ کا بوجھ

اُفّ: اظہار برأت کرنے کا کلمہ، تنفر اور برأت کا معنی دیتا ہے

اِفک: جھوٹ، حقیقت سے دُور

اَکَلَ: کھایا

اَلَتَ: کم کیا

اَلِفَ: اُنس ومحبت پیدا ہُوا۔ جمع کیا

اِلّ: عہد و پیمان، قسم

اَلَمَ: درد ہُوا

اَلاَن: ابھی، زمانے کا وہ حصّہ جس میں ہم ہیں

اِیلاء: قسم کھانا

اَمت: (بلندی) وہ جگہ جو بلند پر ہو

اَمَرَ: حکم دیا

اَمَل: آرزو، اُمید

آمام: آگے، مقابل

اِمام: پیشوا، مقتدا، آگے رہنے والا

اَمِنَ: دل راحت ہُوا، محفوظ ہُوا، امن ملا

آنَسَ: محبت ہوئی، دیکھا

اَنام: لوگ

اَنیٰ: نزدیک ہُوا، وقت آ پہنچا

اَبَ: لوٹنا

اَوَدَ: بوجھ ڈالا

اَوَیٰ: جگہ لیا۔ ساکن ہُوا

اَیَّدَ: مضبوط بنایا، طاقتور بنایا

اَیِّم: وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو، اور وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو جمع: اَیَامَ

اَیَّانَ: کب، کس وقت

اَیْنَ: کہاں

اَینَمَا: جہاں پر بھی

اَیّ: کونسی/کونسا

اَبتَر: دُم بریدہ، جس کی نسل منقطع ہوگئی ہو

اَلبَال: حالت، وضعیت

اَلخَیر: نیک و پسندیدہ، وہ چیز جس کی طرف عقل رغبت کرے

اِختَار: اختیار کیا انتخاب کیا

اَرسَلَ: بھیجا، مامور بنایا

السُّحت: مال حرام

آغریٰ: دشمنی ڈالا، حرص پیدا کیا، بڑھکایا

اِفتَریٰ: جھوٹ باندھا، اپنی طرف سے بنایا

اَلفَظّ: تندخو، بداخلاق

اَفلَحَ: نجات پایا، کامیاب ہُوا

القُبل: سامنے کی طرف

القُطر: کنار، پہلو، طرف، جمع: اقطار

اَلقِطّ: نصیب، حصہ، مکتوب

اقلَحَ: امساک کیا، باز رہا

اَللُّغوب: تھکن، سستی، حماقت

اَللَّفظ: وہ لغت جو منہ سے نکلے

اَللَّم: یک جا، ایک ساتھ

اللَّمَم: چھوٹا گناہ، وہ گناہ جو کبھی غفلت سے سرزد ہوتی ہے

اِملاق: کوئی چیز نہ رکھنا، پرشے سے خالی

اَلمَور: تیز حرکت، گرد بار

النَّبَأ: اہم خبر، آگاہی

اَلنَحبَة: تیز بھاگنا، مرجانا، آگے بڑھانا

النَّذر: عہد و پیمان، وہ چیز جو انسان خود پر واجب کرتا ہے

اَلنُّعاسُ: اونگنا، ہلکی نیند

النَّقع: گرد و غبار

النَّکال: ایسی سزا جو دوسروں کیلئے باعث عبرت و دہشت ہو

اَهَلَّ: آواز بلند کی

اَلهَمسُ: نرم آواز، ہلکی آواز، پاؤں کی ہلکی چاپ

اَلهَون: آرامش، آہستہ، بردباری، تواضع و وقار)

اَلوَثَن: پتھر سے بنی بت، جمع: اوثان

اَبوزر: بوجھ، بھاری بوجھ، گناہ کا بوجھ

اَلوَزَر: پہاڑ کو پناہ گاہ قرار دنیا

الوَطَر: ضرورت، حاجت

اَوقَدَ: آگ کو بڑھکایا

الوَهن: سستی ناتوانی

الوَیل: وائے کرنا (اسم فعل)

اَلیَمّ: دریا

اَیّامُ اللّٰه: وہ دن جس میں خدا کی عظمت لوگوں پر ظاہر ہوئی

اِقتَحَم: خطرناک اور خوفناک جگہ داخل ہوا

(ب)

بَأس: شدید بلا، سخت گرفتاری

بَتَکَ: قطع کیا، کاٹ دیا

بَتَلَ: خالص ہُوا، رجحان پیدا ہُوا، راغب ہُوا

بَثَّ: منتشر کیا

بَحَسَ: شگاف ہُوا

بَحَثَ: جستجو کیا تلاش کیا

بَخَسَ: کم کیا، گھٹایا

بَخَعَ: خود کو زیادہ غصّے سے ہلاکت میں ڈالا

بُخلْ: دوسرے کو کوئی چیز دینے سے پرہیز کرنا جو مستحق ہو

بَدَا: شروع کیا

بدار: جلد بازی کیا۔ جلدی کیا

بَدَعَ: ایجاد اور اختراع کیا

بَدَلَ: کسی چیز کو دوسری چیز کی جگہ رکھا۔

بَدا: آشکار ہُوا

بَدُو: بادیہ، صحرا

بَادی: صحرا نشین، بیابان والے

بَرَءَ: ختم ہُوا، اظہار بیزاری، کنارہ کشی اختیار کیا

بَرِیَّة: خلق، مخلوق

بَرَجَ: آشکار ہُوا،/بُرُج: قصر، محل،/بَرَّجَ: زینت کیا

بَرَزَ: آشکار ہُوا، ظاہر ہُوا

بَرَکَ: خیر اس کیلئے دائمی ہُوا،/مبارک: برکت پانے والا، دائمی خیر والا

بُرَمَ: مضبوط کیا،/ابرام: مضبوط کرنا

بَزَغَ: طلوع کیا

بَسَرَ: چہرے سے غصہ کا اظہار کرنا

بَسّ: گونا اور نرم ہُوا، تیزی سے آگے بڑھایا جانا

بَسَطَ: وسعت دی، پھیلایا

باسِق: اُونچائی

بَسَلَ: منع کیا

بَسَمَ: تبسم کیا

بِضَاعَة: سرمایہ مال کا ایک بڑا حصہ

بطَاءَ: تاخیر کیا، دیر کیا

بَطَر: طغیان، بدمستی

بَطَش: سختی، غصہ، انتقام

بَطَلَ: تباہ ہُوا، حقیقت کو کھو دیا

بَطَنَ: چھپ گیا اندر چلا گیا،/بِطَن: پیٹ۔

بِطَانَة: ہمراز، باطن سے آگاہ، لباس کا استر

بَعَثَ: مبعوث کیا، چنا

بَعثَر: کھل گیا، ظاہر ہُوا

بَغتَةً: اچانک

بُغض: کینہ، دشمنی

بَغیٰ: تجاوز کیا، ستم کیا

بَقِیَ: رہا، باقی بچا

بَکیٰ: رویا

بَلَسَ: مایوس ہُوا

بَلَعَ: نگل لیا

بَلَغَ: مقصد تک پہنچا، کامل ہُوا

بَلیٰ: آزمائش کیا، امتحان لیا

بَلِیَ: پُرانا، فرسودہ

بَنیٰ: بنایا/ بنیان: عمارت،/ مَبنیَّۃ۔ بناہُوا

بَھَتَ: مبہوت و متحیر ہُوا، تعجب کیا

بَھَجَ: چہرہ کھل گیا

بَھجَۃ: شادابی، خوشی

بَھِلَ: تضرع کیا، رویا

بَاءَ: برابر ہُوا

بَوَّاءَ: مہیّا کیا

بَوَرَ: ہلاک و نابود ہُوا، گھٹ گیا،/ ہوار: ہلاکت و نابودی

بات: پوری رات گزاری، بیتوتہ کیا

بادَ: نابود ہُوا، فنا ہُوا

بَیع: فروخت کرنا، اور کبھی خرید و فروخت دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے

بانَ: ظاہر ہُوا

(ت)

تابُوت: صندوق، پیٹی

تَباب: خسارہ نقصان،/تَب: قطع ہُوا، ختم ہُوا

تَبَعَ: پیروی کیا۔ پیچھے چلا

تَبَرَ: ہلاک ہوا،/تَبار: نابودی، ہلاکت

تِجارَة: معاملہ، خرید وفروخت

تَحت: نیچے

تُراب: خاک

تَرَف، تَرَفَه: ناز ونعیم میں تھا،/مُترِف: عیّاش، خوشگزار

تَزَک: آلودگی وگندگی کو پاک اور زائل کیا

تَقَنَ: محکم اور مضبوط کیا

تَلّ: ٹیلہ

تَلیٰ: متابعت کیا، اس کے پیچھے چلا،/تَلاوَة: قرأت، کتابِ آسمانی کی پیروی

تَمَّ: ختم ہوا، مکمل ہوا

تابَ: گناہ اور معصیت سے نادم ہوا

تَوبَه: لوٹنا

تَارَة: مرتبہ، دفعہ، بار

تَحرِیر: آزادی، کتاب لکھنا

تَبذِیر: اسراف، اسراف اور ضائع کرنا

ترتِیل: کلمات کو منظم، مرتب اور صحیح ادا کرنا

تَسنِیم: شراب، جنت کے اعلیٰ مقام پر موجود ایک چشمہ

تَنَاوَشَ: اسے حاصل کیا، اسے پکڑا

(ث)

ثَبَتَ: مضبوط اور مستقر ہُوا

ثُبُور: ہلاکت اور نابودی

ثَبَطَ: سرگرم اور مشغول کیا، باز رکھا

ثَجَّ: جاری و رواں ہوا

ثَخَنَ: مضبوطی سے پکڑا

ثَرُبَ، تَثْرِیبَ: ملامت، عتاب، سختی کرنا

ثَرٰی: خاک

ثَقِبَ: سوراخ کیا، نفوذ پیدا کیا

ثَقَفَ: درک کیا، پایا،

ثَقُلَ: بھاری ہُوا، / أَثقال: بھاری بوجھ

ثُلَّة: کثیر جماعت

ثَمَرَ: ثمر دیا، پھل دیا

ثَمَّ: دور کیلئے اسم اشارہ، یعنی وہاں

ثَمَن: قیمت

ثَابَ: اپنی پہلی حالت پر لوٹا، / ثَواب: اپنے نیک اعمال کے جزاء کی طرف لوٹنا

ثَارَ: اونچ نیچ ہُوا، منتشر ہُوا

ثَوٰی: مستقر ہوا، قائم ہوا، / مَثوی: ٹھہرنے کی جگہ

(ج)

جَأَرَ: تضرع وزاری کیا

جَبَّ: کاٹا، جڑ سے قطع کیا

جِبْتْ: بت، کاہن، ساحر، بے فائدہ شئے

جَبَرَ: کسی چیز کا بالجبر اصلاح کیا،

جُبن: خوف، ڈر

جَبٰی: جمع کیا، /اجتبیٰ: جمع کیا، چنا

جَثَّ: جڑ سے اکھاڑ دیا

جَثَمَ: حرکت سے باز آیا، کھڑا رہا، /جاثم: بے حرکت، مردہ

جَثیٰ: گھٹنوں کے بل بیٹھا

جَحَدَ: انکار کیا

جَحَم: آگ شدت کے ساتھ بھڑک اٹھی

جَدَث: قبر

جَدِید: نیا

جِدار: دیوار

جَدَلَ: مظبوط کیا

جَادَلَ: دشمن سے مقابلہ کیا تا کہ دشمن کو اپنی رائے سے منصرف کرے

جَذ: شکست دیا، چکنا چور کیا، /مجذوذ: شکست خوردہ

جَذَعَ: قطع کیا، کاٹا، /جِذع: کھجور کی درخت کا تنا

جَذوَة: بجی ہوئی آگ، نیم جلی ہوئی شے

جُرح: زخم

جَرَحَ: جراحی سے کام لیا

جَر: کھینچا

جَرَعَ: پانی کو اپنے حلق میں نگلا، نگلا

جَرَفَ: سیلاب اپنے ساتھ لے گیا

جُرف: نہر کا کنارہ جس کی خاک سست ہوتی ہے

جَرم: اس کے معنٰی پھل توڑنے کے ہیں لیکن بطور استعارہ گناہ کرنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

جرم: گناہ، خلاف عمل

لاجَرَمَ: حتماً، لاچار، حقاً

جَرٰی: جاری ہوا، حرکت میں آیا

جارِیۃ: وہ کشتی جو دریا میں حرکت میں ہو

جَزَعَ: بے تاب ہوا، مضطرب ہوا، نالہ وفغاں کیا، /جزوع: بہت زیادہ بے تابی کرنے والا

جَزٰی: بے نیاز کیا، جزادیا، /جزاء: پاداش

جَسَّ: تجسس کیا، چھان بین کیا،

جَعَلَ: قرار دیا، /جاعل: قرار دینے والا

جُفاء: ہر چیز کا کنارا اور پہلو

جَلَب: کھینچا (اَجلَبَ) فریاد کھینچا، چیخ وپکار کیا

جَلَسَ: بیٹھا

جَلٰی: آشکار ہوا، چمکا

جَمَعَ: خوشی اور تیزی کے ساتھ گیا

جَمَدَ: حرکت رک گئی،/ جامد: بے حرکت

جَمَعَ: جمع کیا، اجزاء کو ایک دوسرے سے قریب کیا۔

جَمّ: بہت زیادہ، کثیر

جَنَب: کنارا ہو گیا، کنارہ کشی کیا، فاصلہ لیا

جَنَحَ: مائل ہوا،/ جناح: وہ گناہ جو انسان کو حق سے روگردان کردے، رجحان پیدا ہوا

جُند: لشکر، فوج

جَنَف: باطل اور گناہ کی طرف راغب ہوا

جَنَّ: مستور اور پوشیدہ

جَنَیَ: پھل کو درخت سے کھینچ توڑا

جَهَدَ: محنت کی، کوشش اور تلاش کیا

جَهَرَ: آشکار کیا،/ جهار: بلند آواز اور فریاد

جَهَّزَ: مال ومتاع کو تیار کیا

جَهَاز: اونٹ جو تیار مال کی برداری کرتا ہے

جَهل: نادانی

جَاهِلِيَّة: قبل از اسلام لوگوں کا دور جاہلیت

جَابَ: کھودا، کاٹا

جُود: بخشش، احسان

جَار: پڑوسی

جَاوَزَ: گزرانا

جَاسَ: تفتیش وتحقیق کیا

جَاعَ: بھوک لگی،/ جوع: بھوک

جَوف: اندرون

جَاءَ: آیا

(ح)

حَبّ: دوست

حَبر: یہودی عالم، جمع: احبار

حَبَر: خوش کیا

حَبَس: نگہداری کی، باز رکھا

حَبِط: ختم ہوا، نابود ہوا،/ اَحبَط: ختم کیا

حَبِیکہ: طریق، راہ، جمع: حُبک

حَبل: رسی

حَتم: قطعی، واجب

حَجَب: مانع ہوا، چھپایا،/ حجاب: مانع ہونا، پردہ

حَجَّ: ارادہ کیا، قصد کیا

حَجَزَ: مانع ہوا،/ حاجز: مانع

حَدَب: زمین کی ابھری ہوئی جگہ، ٹیلہ، اونچی زمین

حَدَثَ: ایجاد ہوا، نئے سرے سے وجود میں آیا،/ حدیث: واقعہ، نئی بات

حَدِید: لوہا، تیز اور تند

حَدِیقَہ: باغ، وہ سرزمین جہاں پانی جمع ہو

حَذَرَ: کسی خوفزدہ چیز سے ڈر گیا اور دور ہوا،/ محذور: دوری کرنے والی

حَرب: جنگ،/ محراب: مسجد میں شیطان اور ہوائے نفس کا محلِ جنگ

حَرَثَ: دانے کو زمین میں کاشت کیا، کھیتی باڑی کی

حَرَج: تنگی، دباؤ، گناہ

حَرد: منع، قصد، ارادہ

حَرّ: گرمی

حُرّ: آزاد انسان

حَرَسَ: کسی جگہ سے حفاظت و مراقبت کیا،/ حارس: محافظ، نگہبان، جمع: حُرس

حَرَصَ: شدید لگاؤ رکھتا تھا،/ حریص: شدید لگاؤ

حَرَّضَ: ترغیب و تشویق دیا،/ حرض: بے فائدہ، وہ مریض جو حالت مرگ میں ہو

حَرف: ہر چیز کا کنارہ،/ علیٰ حرفٍ: بے بنیاد، پراکندہ،

حَرَّفَ: الٹا دیا، درکنار رکھا،/ تحریف: کلام کو اس کے اصل معنی سے منحرف کرنا

حَرَقَ: جلا دیا،/ حریق: جلانے والا

حَرَکَ: حرکت، کسی نئی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا

حَرَام: ممنوع، منع شدہ،/ حرَّمَ: منع کیا

صَرَیَ، تَحرّیٰ: قصد کیا، طلب کیا

حِزب: جماعت، گروہ، مظبوط اور مستحکم گروہ

حُزن: اندوہ، غصہ،

حِسَاب: گننا،/ حُسبان: حساب شدہ

حَسِبَ: گمان کیا، خیال کیا

حَسَدَ: کسی کی نعمت زائل یا ختم ہونے کی آرزو رکھنا

حَسَرَ: افسوس ہوا،/ حَسیر: خستہ، یشیمان،

حَسرَة: افسوس، پشیمانی یا ندامت

حَسِیس: وہ ہلکی آواز جو بغور سننے سے ہی محسوس ہوتی ہو

حَسُوم: کاٹنے والا، شوم، پے در پے

حَسَنَ: اچھا اور نیک ہوا،/ محسن: نیکوکار

حَشَر: ایک جماعت کو جمع کیا، اسے اپنے مکان سے باہر نکالا/ محشور: جمع شدہ باہر نکلا ہوا

حَصَب: کنکریوں سے مارا،/ حَصَب: جل گیا، خس وخاشاک

حاصِب: وہ ہوا جو ریگوں کو منتشر کرتی ہے

حَصَد: فصل کاٹا،/ حَصِید: کٹا ہوا فصل

حَصحَصَ: واضح اور عیان ہوا

حَصَرَ: قید کیا، دباؤ میں رکھا، تنگ کیا

حَصَّلَ: آشکار ہوا، بیج کو چھلکے سے باہر نکالا

حِصن: قلعہ، جمع: حُصُون

حَصَیَ، احصٰی: گنا، شمار کیا

حَضَرَ: حاضر ہوا،/ حاضِر: آمادہ، تیار

حَضَّ: تشویق، ترغیب دلایا،/ تحاضّ: ایک دوسرے کو شوق دلایا

حَطَّ: نازل ہوا، اونچی جگہ سے نیچے آ گیا

حَطَمَ: شکست، کوٹا، خشک پتے کی مانند ریزہ ریزہ کیا

حُطَمَة: اس جہنم کا نام جو نکرے نکرے کرنے والا عذاب دیتا ہے

حَظَرَ: منع کیا، کسی چیز سے باز رکھا،/ محظور: منع شدہ

حَظّ: حصہ، نصیب

حفَدَة: پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں، اعوان، یاران

حُفرَہ: گڑھا

حَافِرَة: کام کی ابتداء، پہلا راستہ، راستے کی ابتداء

حَفِظَ: حفاظت کیا

حَفَّ: احاطہ کیا، گھیر لیا

حفِیَ، اَحفٰی: سوال کرتے ہوئے اصرار کیا، پے در پے سوال کیا،

(حَفِی): بہت زیادہ سوال کرنے والا

حَقَّ: ثابت، موافق، کسی شئے کا اپنے مقام کے مطابق جگہ پانا

حَاقَّة: قیامت اور جہنم کے ناموں میں سے ایک نام جہاں عذاب ثابت اور قائم رہے گا

حَکَمَ: مستحکم اور پائیدار ہوا، فیصلہ کیا، حکم دیا

حَلَفَ: قسم کھایا، / حلاّف: بہت زیادہ قسم کھانے والا

حَلَّ: گرہ کو کھولا،

حَلَّ: نازل ہوا، نیچے آیا، / حلیل: زوج اور زوجہ جو ایک دوسرے کیلئے حلال ہے، جمع: حلائل

حُلم: زمانہ بلوغ

حِلم: بردباری، نفس کو کنٹرول کرنا

حَمِد: تعریف کیا، ثنا کیا، الحمد تعریف شدہ، ثنا شدہ، بہت زیادہ پسندیدہ خصال کے مالک

حَمَلَ: اسباب و وسائل کو لے گیا، / حِمل: سامان

حَمٰی: گرم کیا، حمایت کیا، / حَمِیَّة: غصے اور تعصب سے پیدا ہونے والی غیرت اور گرمی

حِنث: گناہ،

حَنِث: گناہ کیا، عہد کو توڑا

حَنَفَ: تیڑھا ہوا، حق کی جانب مائل ہوا، / حنیف: استوار، حق کی جانب مائل ہونا

حَنَّ: مہربانی کیا، / حنّان: رحمت اور لطف

حُوب: گناہ

حَاجَ: محتاج اور نیاز مند ہوا،/ حاجة: نیاز، ضرورت

حَاذَ: تیزی کیساتھ بھگایا، احاطہ کیا

حَارَ: لوٹا اور متحیر ہوا،/محاورہ: گفتگو، یہ کہ طرفین گفتگو میں اپنی بات کو ایک دوسرے کی جانب برگشت دیتے ہیں

حَوارِیُّوں: یاران خالص حضرت عیسیٰؑ

حَوارِی: یارِ پاک، خالص مددگار

حَازَ: جمع کیا

حَیَازَہ: کسی چیز کو جمع کرنا، کسی چیز کو مجموعہ کی صورت میں یا اکٹھا لانا

حَیِّز: مکان، جگہ، موضع

حَاطَ: گھیرا

حائط: دیوار

حَوَلَ، حوَّلَ: تغیر دیا

حَالَ: حائل اور فاصلہ ہوا

حَول: اطراف

حَول: سال

حِوَل: انتقال کرنا، منتقل کرنا

حِیلَة: علاج، چارہ جوئی

حَادَ: لوٹا، کنارہ کشی اختیار کیا، فرار کیا (حیدے)

حَیرَان: سرگردانی، مقرر ہونا

خاصَ: عدول کیا، درکنار ہوا، فرار کیا

مَحِیص: بھاگنے کی جگہ، کنارہ گیری کرنے کی جگہ یا محل

حَافَ: بے انصافی کیا، ظلم وستم کیا، (حیف) سے

حَاقَ: احاطہ کیا، گھیر لیا، (حیق) سے

حِین: مدت، زمان، وقتِ معین

حَیَّ: زندہ ہوا

حَیَاء: شرم، نفس کو برے عمل اور کام سے روکنا

(خ)

خَبَاءَ: چھپ گیا

خَبَاْء: جو چیز چھپ گئی

خَبَتَ، اَخبَتَ: تواضع کیا، نرم ہوا، / مُخبِت: متواضع

خَبُث: ناپاک وپلید ہُوا

خُبر: آگاہی، اطلاع

خَبَطَ: اُسے شدت کے ساتھ مارا، / تَخَبَّطَ: اس سے عقل کو چھینا اور اسے دیوانہ کیا

خَبَال: فساد، تباہی

خَبا: آگ بجھ گئی اور راکھ بن گیا

خَتر: مکروفریب، غداری

خَتَمَ: مہر لگایا

خَدَع، خُدعَۃُ: فریب، حیلہ، دھوکہ

خَذَلَ: اس کی مدد کرنے سے ہاتھ کھینچا، اس کی مدد کرنے سے گریز کیا

خذول: بہت زیادہ آوارہ اور خواری کرنے والا،

خَرِبَ: ویران ہوا

خَرَجَ: باہر نکل آیا

خَرَّ: زمین پر گرا

خَرَقَ: کاٹا، شگاف کیا، پھاڑا

خزانَة: ذخیرہ، خزانہ جمع کرنے کی جگہ، خازِن: ذخیرہ کرنے والا، محافظ

خِزی: شرمساری، خواری

خَسَاءَ: خود سے دور کیا، چھوڑ دیا

خَسِرَ: کم کیا، ضرر پہنچایا، کم ہوا

خَسِفَ: نگل گیا، ختم کیا

خشُوع: تواضع، نرمی، انکساری کے ساتھ تضرع کیا، رقتِ قلب

خَشِیَ: کسی کی عظمت کو دیکھ کر بہت زیادہ ڈر گیا، / خشیَة: قلبی خوف

خَصَاصَة: نیازمندی، احتیاج

خَصِفَ: جمع کیا، چپکایا، ڈھانپا، سیا

خَصم: دشمن،

خَضَدَ: ٹہنی جھک گئی، ٹہنی پھل کی فراوانی سے جھک گئی

خَضِرَ: سبز ہوا

خَطَاءَ: غلطی کیا / خطیئة: گناہ اور خطا

خَطَبَ: سامنے بات کیا، اپنی بات کی طرف کسی کو متوجہ کیا

خَطَّ: لکھنا، لکھا ہوا، تحریر شدہ

خَطِفَ: تیزی کے ساتھ چوری کیا

خَطَا: قدم اٹھایا، (خطو) سے

خطوَة: قدم، چلتے وقت دو پاؤں کے درمیان کا فاصلہ

خَفَت: آہستہ بات کی، ساکت و آرام ہوا

خَفَضَ: نیچے لایا، آہستہ حرکت کیا

خَفا: پہن کر چھپ گیا،/ خفیہ: چھپا ہوا

خَلَدَ: دائم و جاوداں ہوا، جوان رہا،/ خالد: جاویداں

خَلَصَ: گندگی سے صاف اور پاک ہوا

خَلَطَ: ملاوٹ کیا،/ خلیط: دوست، شریک، پڑوسی

خَلَعَ: کپڑے یا جوتے کو اتارا

خَلَفَ: جانشین بنا

خَلِیفہ: جانشین

خَلَقَ: اندازہ کیا، خلق کیا،/ خلاق: اچھی نصیب، نیک نصیب

خَلا: خالی اور کھوکھلا ہوا

خَمِدَ: خاموش ہوا، بے حرکت رہا،/ خامد: خاموش اور بے حرکت

خَمَرَ: ڈھانپا

خِمار: مقنعہ، برقعہ، سکارف

خَمر: مُسکر، جو چیز عقل کو زائل کرتی ہے اور اسے ڈھانپ دیتی ہے

مَخمَصَة: بھوک

خَنَسَ: کنارہ کش ہوا، چھپ گیا، کبھی عیاں اور کبھی پنہاں ہوا

خَنّاس: جو بہت زیادہ پنہاں اور آشکار ہوتا ہے

خَنَقَ: گلا دبا دیا

خَاضَ: پانی کے اندر چلا گیا، کسی باطل کام میں داخل ہوا

خَافَ: ڈر گیا،/ خِیفَة، باطنی خوف جو انسان کو لاحق ہوتا ہے

خَوَّلَ: بخشا، عطا کیا

خَانَ: خیانت کیا،/ خوّان: بہت زیادہ خیانت کرنے والا

خَوٰی: اونچائی سے گرا، خالی ہوا،/ خاویہ: سرنگوں ہوا

خَابَ: ناامید ہوا، محروم ہوا

خَالَ: گمان کیا، ظن کے معنی

خَیَّلَ: کسی کو ظن وگمان میں ڈالا

(د)

دَائِب: پے در پے، باری باری

دَأب: مستقل عادت، ثابت ودائمی طریقہ

دَبَّ: حرکت کیا، ہلا، بہت ہی آہستہ اور آرام سے حرکت کیا

دُبُر: پشت

دَحَرَ: غصے سے ترک کیا، دور کیا،/ مدحور: دور شدہ، ترک شدہ

دَحَضَ: لغزش ہوا، زائل اور باطل ہوا،/ احض: باطل اور ساقط شدہ

دَحٰا: پھیلا دیا، وسعت دیا

دَخَرَ: ذلیل وخوار ہوا،/ داخِر: خوار، ذلیل

دَخَلَ: داخل ہوا،/ دخل: فساد، مکر وفریب

دُخَان: دھواں

دَرَأَ: دفع کیا، زائل کیا

دَرَّ: تدریجاً واقع ہوا،/ مدرار: خیر فروان

دَرَسَ: خود سے کوئی اثر باقی رکھا، پے در پے پڑھا، حفظ کیا

دَرْک: درجے کی مانند ہے، لیکن درجہ، کمال اور صعود کی طرف ہوتا ہے، جبکہ درک نیچے اور نزول کی طرف ہوتی ہے

دَرَیٰ: جان گیا، سمجھ گیا، معرفت پیدا ہوئی

دَسَّ: چھپایا

دَسَوَ: ناپاک ہوا، گناہ میں آلودہ ہوا، نقصان ہوا

دَعَّ: سختی اور غصہ کے ساتھ خود سے دور کیا

دَعَوَ: پکارا، طلب کیا

دَفَعَ: دفع کیا، دور کیا، اگر کلمہ عَنْ سے متعدی ہو تو دفاع کا معنی دیتا ہے

دَفَقَ: تیزی سے جاری ہوا، چھلانگ مارا

دَکَّ: کوٹا اور نرم کیا

دَلَکَ (الشَّمْس): سورج غروب ہوا/ دلوک: غروب، زوال

دَلَّ: رہنمائی کیا، راستہ دکھایا

دَلیٰ: بالٹی کو لٹکایا/ اَدْلَوَ: بالٹی کو کنوئیں میں ڈالا یا باہر نکالا

دَمْدَمَ: ہلاک اور ختم کیا

دَمَرَ: ہلاک ہوا

دَمع: آنسو

دَمَغَ: اس کے سر کے مغز کو شکستہ کیا، ایسا کاری زخم لگایا جو اس کے مغز تک جا پہنچا

دَنیٰ: نزدیک ہوا (ادنیٰ) نزدیک تر، پست تر

دَحَقَ: بھر دبا، پر کیا، (دھاق) بھرا ہوا، سر تک پر شدہ

داهِیة: ایک بڑا اور ناپسندیدہ کام، ایسا بلا جس کیلئے کوئی چارہ نہ ہو

دَارَ: چکر کھایا گھوما

دَيَّار: ایک گھر میں ساکن ہونا۔

دَالَ: گھوما، چکر کھایا/ دَولَة: گردش ایام، قدرت وطاقت تک پہنچنا

دَامَ: آرام ہوا، ساکن ہوا، طول پکڑا تسلسل پیدا ہو:/ دائم: ہمیشہ، طویل زمانہ

دَانَ: قرضہ لیا

دَين: قرضہ

(ذ)

ذَبَحَ: حیوان کا گلہ کاٹا

ذبذب: بغیر ھدف کے اُسے اِس طرف اور اُس طرف حرکت دیا،/ مُذَبذب: حرکت آوردہ

ذَخَرَ: ذخیرہ کیا

ذَرَأَ: ایجاد کیا، خلق کیا

ذرا: منتشر کیا، پھیلا دیا/ ذاری) پھیلانے والا

ذَعَنَ: اطاعت کیا، گردن جھکایا (مُذعِن) اطاعت کرنے والا

ذَكَرَ: یاد کیا، بیدار اور متوجہ ہوا

ذَلَّ: رام ہوا، خوار ہوا (ذُلول) رام تسلیم

ذَمَّ: مذمت کیا، توبیخ کیا (مذموم) ناپسندیدہ

ذَنب: گناہ

ذَهَبَ: گیا

ذَهَلَ (عنه): انتہائی مشکل سے اسے فراموش کیا

ذادَ: چھوڑ دیا، خود سے جدا کیا، (ذَوذَ) سے

ذاق: چکھا، مزہ لیا

ذاعَ: آشکار ہوا، ظاہر ہوا

(ر)

رَأفَة: مہربانی، رحمت، شفقت

رَاىٰ: دیکھا

رِاءٓ: خودنمائی، تظاہر، دوسروں کو دکھانے کیلئے

رَبَّ: تربیت کیا، رشد ونمو دیا، /رِبّی: رب سے منسوب

رَبِحَ: سُود لیا، فائدہ اٹھایا

رَبَصَ: انتظار کیا

رَبَطَ: مظبوطی سے بند کیا

ربیٰ: زیادہ ہوا، رشد کیا، اوپر آیا، /رَابی: اوپر آیا ہوا

رَتَعَ: کھیلا، کودا، چرا

رَبوَة: بلند ومرتفع اور وسیع جگہ

رَتَقَ: بند اور منظم کرنا

رَتل: اشیاء کو ایک دوسرے کیساتھ منظم کرنا

رَجَّ: کانپتے ہوئے حرکت کیا

رَجَزَ: مضطرب ہوا، /رُجزٌ: گناہ، آلودگی، عذاب

رِجس: ناپاک، آلودگی، پلیدی

رِجز: گناہ، آلودگی، عذاب

رَجَعَ: لوٹا اور لوٹایا

رَجَفَ: کانپ گیا، سخت مضطرب ہوا/ارجاف: لوگوں میں جھوٹ کے ذریعے کر خوف و وحشت پھیلایا۔

رَجَمَ: سنگسار کیا/رُجوم: فضا میں موجود سرگردان سنگر اور شہابیں

رَجَا: امیدوار ہوا

رَحُبَ: فراخدل اور کشادہ دل ہوا، وسعت پیدا کیا

رِخوَت: سستی اور نرمی، /رَخاء: آسائش/رخاء: ہوا کی ہلکی لہر، نسیم

رِدء: لوٹایا/ارتداد: اپنی پہلی والی راہ پر لوٹنا

رَدِفَ: اس کا تعاقب کیا، تبعیت کیا/مُرْدِف: پے در پے

رَدَمَ: پتھروں سے کسی شگاف کو بند کیا، بند یا ڈیم ایجاد کیا

رَدیٰ: ہلاک کیا

رَزَقَ: روزی دیا، نصیب اور فائدہ دیا

رَسَخَ: کسی چیز میں ریشہ دوانی کرنا یا ثبوت و استحکام پیدا کرنا

رَسَلَ: آرام و احتیاط کے ساتھ اُٹھنا/اَرسَلَ: بھیجا، مأمور کیا

رَسیٰ: ثابت و مستحکم کیا/مُرسیٰ: ثابت ہونا، استقرار ہونا

رَشَدَ: ترقی و پیش رفت کیا، کامل ہوا

رَصَدَ: نگرانی اور نظر میں رکھا، گھات لگائے بیٹھا/مرصاد: کمینگاہ

رَضَعَ: بچے نے دودھ پیا

رَضِیَ: راضی ہوا/رِضوان: خوشنودی

رعب: خوف

رَعَدَ: گرج چمک ہوا

رَعیٰ: حیوان کو چرا دیا اور اس کی دیکھ بھال کی/مرعیٰ: چراگاہ

رَغِبَ: اشتیاق اور لگاؤ کا معنی دیتا ہے نیز سرد مہری اور ناپسندیدگی کا معنی بھی دیتا ہے

رَغَدَ: طیب، گوارا، دلچسپ

رَغام: نرم مٹی،/ مراغم: وسیع اور لامحدود جگہ

رفات: توڑنا اور چھوڑ دینا، پراکندہ کرنا

رِفد: عطا و بخشش

رَفَعَ: اوپر لے گیا، بلند کیا

رِفق: مدارا، ملاطفت، نرمی

رَقَبَ: حفظ کیا، نگہداشت کیا

رَقَدَ: مختصر سویا، آرام کیا (مرقد) سونے کی جگہ

رَقَمَ: لکھا، لکیر کھینچا، اثر اور نقطہ لگایا

رَقیٰ: اوپر گیا

رَکِبَ: سوار ہوا،/ رُکبان: سواریاں

رَکَدَ: کھڑا ہوا، ساکن ہوا

رِکز: معمولی اور خفیف صدا

رَکَسَ: الٹ گیا، سرنگوں ہوا، اپنی اصل حالت پہ واپس آیا

رَکَضَ: زمین پہ پاؤں مارا، پاؤں مارا، فرار کیا

رَکَعَ: جھک گیا، نماز قائم کیا

رَکَمَ: ایک دوسرے پر چڑھایا، ایک شے کو دوسری شے پر رکھا (رکام) تہہ شدہ

رَکَنَ: آرام ہوا، ساکن ہوا، مائل ہوا،/ رکن: کسی چیز کا حکم جانب، قرارگاہ ٹیکنے کی جگہ قوم، خاندان،

رَمیم: بوسیدہ، کہنہ

رَمیٰ: پتھر یا تیر پھینکا، پھینکا

رَھِبَ: ڈر گیا (رَھبۃ) خوف، اضطراب

رُوَید: کم، قلیل، تھوڑا سا

رَوع: خوف، وحشت، اضطراب

رَاغَ: متمائل ہوا، متوجہ ہوا، رخ کیا

رَیب: شک وتردید

ران: غلبہ پایا، ڈھانپا

(ز)

زَبَانِیَ: پولیس، نگہبان، غصیلا نگہبان

زَجَرَ: فریاد کے ذریعے خود سے دور کیا، دور کیا، بھگایا

زَجا: نرمی اور مدارت کے ساتھ دور کیا،/ مذجاۃ: قلیل اور کم سرمایہ

زَحزَحَ: کنارہ کش ہوا، الگ کیا دور کیا،/ مذحزح: دور کرنے والا

زرَعَ: کاشت کیا، اگایا

زرٰی: عیب جوئی کی، عیب نکالا، چھوٹا اور حقیر شمار کیا

زَعَمَ: گمان کیا،/ زعیم: رئیس، پیشوا، وکیل اور عہدیدار

زَفَّ: اونٹ کو تیزی سے بھگایا

زَقَمَ: نوالے کو کراہت اور مشقت کے ساتھ نگلا،/ زَقوم: تلخ اور کڑوے پھلوں کا درخت

زکا: رشد ونمو کیا، زیادہ ہوا، پاک ہوا

زَلزَلَ: مضطرب کیا، لرزایا

زَلَفَ: نزدیک ہوا،/ زلفیٰ: نزدیکی، تقرب

زَلَقَ: پھسل گیا (زَلَق) زمین کا وہ جگہ جہاں پاؤں پھسل جائے۔

زَلَّ: پھسل گیا، منحرف ہوا

زَمهَریر: شدید سردی

زَهَدَ: بے رغبت و بے اعتنا، ہوا

زاهِد: مال دنیا سے بے رغبت و بے اعتنائی کرنے والا

زَهَرَ: روشن ہوا، چمک گیا

زَهَقَ: نابود اور ہلاک ہوا

زارَ: قصد کیا، قریب سے مشاہدہ کیا، مائل ہوا

(الزُّور): جھوٹ، چونکہ جھوٹ باطل کی طرف مائل کرتا ہے

زالَ: ختم ہوا، جدا ہوا،/ زوال: نابودی، ختم

زادَ: زیادہ کیا، فراواں کیا

زاغَ: لوٹا، حق سے منحرف ہوا (الزیغ) باطل کی طرف منحرف (لوٹا) ہوا۔

(س)

سَأَلَ: خواہش کیا، پوچھا

سَبَّ: دشنام دیا، ناسزا کہا

سَبَتَ: قطع کیا، آرام کیا

سَبَحَ: تیزی کے ساتھ تیرا،/ تسبیح: خدا کی ذات کو ہر عیب سے منزہ و مقدس جاننا اور اسکی معرفت کے دریا میں تیرنا

سَبَغَ: مکمل، تمام ہوا، فراوان ہوا (سابغ) کامل، فراوان، وسیع

سَبَقَ: آگے نکلا، پیشرفت کی، سبقت لیا

سَتَرَ: ڈھانپا، (ستر)، ڈھانپنا

سَجَدَ: خشوع وخضوع کا اظہار کیا، خاک پر گرا

سَجَرَ: آگ کو دھکایا، تنور کو سرخ کیا

سَجَنَ: اس سے منع ہوا، قید ہوا،/ سِجّین: وہی جہنم ہے جو مجرموں کیلئے جیل کی مانند ہے

سَجیٰ: ساکن ہوا، آرام پایا

سَحَبَ: کھینچا، اس دامن کی طرح جو زمین پر کھینچا جاتا ہے،/ سحاب: بادل

سُحق: دوری،/ سَحِیق دور افتادہ

سَخَرَ: مذاق اڑایا

سَخَّرَ: غصہ اور جبر سے (کسی کام پر) مجبور کیا، رام اور تسلیم کیا

سَخِطَ: بہت غضبناک ہوا،

سَدَّ: بند کیا، مستحکم کیا،/ شدید: مستحکم، پائیدار

سُدیً: مہمل، بے ہودہ، بغیر ذمہ داری اور مسئولیت کے

سَرَبَ: عبور گیا گیا، آسانی گزر گیا،/ سارِب: گزرنے والا

سَرَحَ: ریوڑ کو چرنے کیلئے چھوڑا

سَرَدَ: بُنا، سیا، منظم کیا،/ اَلسَّرْدُ: زرہ

سِرَادِق: چادر، خیمہ

سَرَّ: شاد کیا، خوش کیا،/ سَرِیر: شادی کا تخت

سُرور: شادمانی، خوشی

سَرَعَ: حد اعتدال سے نکل گیا،/ مُسرِف: تجاوز کرنے والا، اسراف کرنے والا

سَرَقَ: چوری کیا،/ سَارِق: چور

سَرمَد: دائمی، ابدی

سَرٰی: رات میں حرکت کیا، رات میں گیا،/ سَرِیّ: جاری نہر

سَطَحَ: پھیلایا، سیدھا کیا اور پھیلایا

سَطَرَ: خط لکھا، لکھا،/ مسطور: نوشتہ شدہ، لکھا ہوا

سَطَا: حملہ کیا، جھپٹ کر مارا، ہاتھ مارا

سَعَدَ: خوش بخت ہوا، خیر الٰہی سے فیضیاب ہوا

سَعِید: خوش بخت، سعادت مند

سَعَرَ: آگ بھڑک اٹھی، آگ کا شعلہ بلند ہوا، آگ مشتعل ہوا

(سَعِیر): جہنم کا ایک نام، بھڑکتی ہوئی آگ

سَعٰی: جلدی اور تیزی کے ساتھ گیا

سَغَب: بھوک

سَفَحَ: بہادیا، جاری کیا،/ مُسافِحہ: زنا کرنا

سَفَرَ: پردہ ہٹ گیا، روشن و آشکار ہوا

سِفر: وہ کتاب یا وہ لکھائی جو حقائق کو روشن کرے

سَفَر: مسافرت کرنا

سَفَعَ: گھوڑے کے پیشانی کے بال کو پکڑا

سَفَکَ: بہادیا

سَفُلَ: نیچے آیا،/ اَسفَل: انتہائی نیچے

سَقَرَ: جلایا

سَقَطَ: نیچے گرا

سَقٰی: پانی دیا، سیراب کیا

سَکَبَ: بہادیا

سَکَتَ: حرکت سے باز رہا، توقف کیا، بات نہیں کیا، آرام ہوا

سُکرَان: مستی، جمع سکریٰ

سَکَنَ: حرکت سے باز رہا/ سکینہ: آرامش قلب، اطمینان، خاطر

سَلَبَ: جبر وقہر سے چھینا، چھینا

سَلَخَ: حیوان کی کھال کو اتارا، خارج کیا

سَلسَبِیل: بہشت کے ایک چشمے کا نام

سَلَطَ: غالب آیا

سَلَفَ: گزرا، واقع ہوا

سَلَقَ: چیخ مارا، تندی سے بات کی، باتوں سے کسی کو اذیت دی

سَلَکَ: داخل ہوا، کھینچا

سَلَّ: کسی چیز کو خفیہ طور پر نکالا/ تَسَلَّلَ: خفیہ طور سے خارج ہوا

سَلِمَ: آفت اور بیماری سے امن پایا

سَمَدَ: مشغول ہوا، تکبر سے سر اونچا کیا/ سَامِد: سرگرم رہنے والا، غافل

سَمَرَ: رات کو نہیں سویا گفتگو کرتا رہا

سَمِعَ: سنا، سمجھا

سَمْک: بلندی، چھت، ارتفاع

سَمِنَ: موٹا ہوا

سَمِیَ: نام رکھا

سَنَدَ: اس پر اعتماد کیا، تکیہ کیا/ مُسنَّد: جس پر تکیہ کیا گیا

سَنَّ: تبدیل ہوا، پانی کو گرایا/ مسنون: تبدیل شدہ، گرایا ہوا

سَنَی، السَّنا: چمک، درخشندگی، مقام رفیع

سَهَرَ: بیدار رہا، نہیں سویا، /السّاھِرہ: سطح زمین، قیامت کی سرزمین جہاں اس روز لوگ بیدار ہونگے

سَهَوَ سَهْا: غفلت کیا، فراموش کیا

سُوء: بُرا، قبیح، ہر وہ چیز جو انسان کو غمزدہ کرے

سَیِّد: آقا

سُوغَ، سَاغَ: نگلا، /سائِغ: گوارا، نگلنے کے قابل

سَوَّقَ، سَاقَ: کھینچا، چلایا، جاری کی، /سَائِق: ڈرائیور، کھینچنے والا

سَوَّلَ: بدصورت چیز کو خوبصورتی میں تبدیل کیا، بدصورت چیز کو خوبصورتی سے سجایا

سَوَیَ، سوِیَ: برابر ہوا،

سَیَّحَ سَاحَ چکر رکھایا، جاری ہوا (سائح) چکر کھانے والا، روزہ دار

سَیَّرَ مَسَارَ چلا، حرکت کیا

سَیَّلَ سَالَ جاری ہوا (اَسَالَ) پگھلا ہوا تانبا کو جاری کیا۔

(ش)

شَأَمَ، مَشْئَم و مَشْئَمَه: نامبارک، شومی، شقاوت

شَأن: حالت اور موقعیت، غیر عادی

شَتَّ: پراکندہ کیا، متفرق کیا، پھیلا دیا

شَجَر: اختلاف کیا، نزاع کیا

شَحَنَ: پر کیا، بھر دیا

شَخَصَ (عینُه): گور کے دیکھا، خیرہ ہوا، پلکوں کو بند نہیں کر سکا

شَدَّ: مظبوطی سے بند کیا، مظبوطی سے گرہ لگائی (اِشتَدَّه) تیزی کے ساتھ چلا۔

شَرِبَ: ہر قسم کے مائعات کا پی جانا،/مشرب : پینے والی چیز یا پینے کی جگہ، جمع: مشارب

شَرَحَ: وسعت دیا، پھیلایا، کشادہ کیا

شَرَدَ: دور کیا،/شَرَّدَ: از خود دور کیا، پراکندہ کیا

شِرذِمَة: کم تعداد کی جماعت، غیر متفرق اور غیر جانبدار جماعت

شَرَط: علامت، جمع: اشراط

شَرَعَ: آشکار کیا، بیان کیا،/شِرعة: دستور، فرمان، روشن اور واضح راستہ

شَرَقَ: سورج طلوع ہوا، چمکا،/اِشراق: روشن ہونا، صبح سویرے

شَرَکَ اَلشِرک: کسی چیز کو دوسری چیز کے مقابل یا برابر قرار دینا، شرکِ خدا کرنا

شَری، الشِّرَاء: خریدنا، ہر قسم کا معاملہ کرنا، خرید و فروخت

شَطَطَ، شَطَّ: بہت زیادہ ظلم کیا، بہت زیادہ حق سے دور ہوا

شَعَرَ: جانا، سمجھا، اپنے حواس سے درک کیا

شَعَلَ: آگ کو بھڑکایا

شَغَفَ: اس کا دل چرایا، دل میں جگہ بنالیا

شَغَلَ: سرگرم کیا،/شُغل: پیشہ، کام

شَفَعَ: دو چیزوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا، دو فرد کے درمیان واسطہ بنا

(شفیع): واسطہ بننے والا

شَفَقَ، الشَّفَق: روشنی کا دن میں داخل ہو جانا، اور رات کی تاریکی کے غروب ہونے کا وقت

(مُشفِق): خائف، ڈرنے والا

شَقَّ: چیرا، شگاف کیا، دو ٹکڑے کیا،/الشِّق: زحمت، محنت

شَقِیَ: بد بخت ہوا، بد بختی و روسیاہی میں مبتلا ہوا

شَقِیَ: رنج و مشقت میں مبتلا ہوا،/شِقوَة: بد بختی، روسیاہی

شَکَرَ: نعمت کی قدردانی کی، نعمت کا اظہار کیا، یاد دہانی کی،/شُکُور: تشکر، قدردانی

شَکَسَ، شکاسَۃ: بدخلقی، بداخلاقی

شاکِلَۃ: طبیعت، مزاج، خلق وخو

شَکوَ، شَکا: اپنے اندرونی غم واندوہ کا اظہار کیا

شماتَت: مذمت، دشمن کے بلاومصیبت میں گرفتار ہونے پر خوش ہونا

شَمْأَزَ: اظہار تنفر اور بیزاری کیا

شَمَلَ: گھیر لیا، احاطہ کیا، لپیٹ لیا،/اِشتَمَلَ: شامل کیا

شَأن: کینہ، دشمنی، بدخلقی

شانیء: دشمن، بدخواہ، کینہ پرور

شَہِدَ: حاضر ہوا، اپنی آنکھوں سے دیکھا، گواہی دیا، مَشہَد: حاضر ہونا یا مکان حضور

شَوَرَ: باہر نکالا،/شُوریٰ: وہ امر جس کے بارے میں مشاورت کی جائے

شَوىٰ: کباب کیا، بریان کیا

شِیءَ، شَاءَ: چاہا، ارادہ کیا،

(الشَّیئُ): چیز، وہ چیز جس سے علم مربوط ہو اور اس کے بارے میں خبر دی جائے

شَیَّدَ: عمارت کو اونچا کیا،/مَشِید: بلند شدہ، بالا شدہ

شَاعَ: آشکار ہوا، منتشر ہوا

شِیَۃ: نشان، تل، وہ دھبہ یا رنگ جو حیوان کی جسم پر اصل رنگ سے ہٹ کر موجود ہوتا ہے

(ص)

صَبَّ: بہادیا

صَبَحَ: روشن ہوا،/مصبِح: صبح میں داخل ہونے والا،/مِصباح: روشنی دینے کا آلہ یا وسیلہ

صَبَرَ: استقامت و پائیداری دکھایا

صَبَغَ: رنگ کیا،/ الصِّبغ: سالن

صَبَوَ: لگاؤ پیدا ہوا، رغبت پیدا ہوئی،/ الصَّبی: وہ بچہ جو دودھ پیتا ہے یا وہ لڑکا جو سن بلوغت کو نہیں پہنچا ہو

صَحِبَ: ہم نشین ہوا، ہم صحبت ہوا، اس کے ساتھ ہوا،/ صاحِب: ہم صحبت، ہمراہی، دوست

صَدَّ: باز رکھا، مانع ہوا،/ الصدود: باز رکھنا

صَدَعَ: چیرا، دراڑ پیدا ہوا، آشکار ہوا،/ الصُّدع: شگاف

صَدَفَ: منہ موڑا

صَدَقَ: سچ بولا،/ صِداق: عورت کا مہریہ

صَرَخَ: آواز لگائی، فریاد بلند کیا

صَرصَر: شدید اور بہت زیادہ تند ہوا

صَرَعَ: مٹی پہ پھینکا،/ صَرعَه: خاک پر پڑا ہوا

صَرَفَ: کسی چیز کو دوسری چیز میں تبدیل کیا، لوٹا دیا

صَرَمَ: کاٹا، قطع کیا، پھل کو درخت سے چنا

صَرِیم: چنا ہوا، الگ شدہ

صَعَدَ: اوپر گیا،/ صَعید: سطح زمین، وہ گرد و غبار جو زمین سے اٹھتی ہے

صَعِرَ: گردن تیڑھی کیا

صَعَّرَ: تکبر اور غرور سے اپنی گردن کو موڑا

صَعِقَ: شدید اور اونچی آواز بلند ہوئی، شدید آواز کے اثر سے بے ہوش ہوا

صَغُرَ: چھوٹا ہوا،/ صغار: ذلت، خواری

صَغَوَ، صَغا: تیڑھا ہوا، متمائل ہوا، لوٹا،/ اِصغاء: سنا

صَفَحَ: کنارہ کش ہوا،عفو درگزر کیا

صَفَیَ ، صَفَا: پاک وخالص ہوا،/اِصطَفیٰ :انتخاب کیا اختیار کیا، چنا

صَکَّ: اے سخت زدوکوب کیا

صَلَبَ: پھانسی پہ چڑھایا

صَلَحَ: نیک اور شائستہ ہوا

صَلصَال: خشک پھول،سفال

صَلٰوۃ،الصَّلوٰۃ: دعا،درود،رحمت

صَلّیٰ: اسے آگ میں داخل کیا

صَمَتَ: سکوت اختیار کیا،خاموش ہوا

صَامِت: ساکت،خاموش،چپ چاپ

صَمَّ: بند ہوا، سننے کی حس کھو گیا،سماعت سے محروم ہوا، بہرہ ہوا

صَنَعَ: بنایا

صَوَبَ: قصد کیا،ارادہ کیا،پہنچا،بہادیا،/الصَّوَاب: سچ،صحیح،حق،درست

صَوَّرَ: تصویر کشی کیا،تصویر کھینچی،شکل وصورت دیا

صَارَ(یَصُورُ): آواز دی،فریاد کی،نکرہ نکرہ کیا

صَوَمَ،صَامَ: کسی کام کوانجام دینے سے رُک گیا،گریز کیا،،روزہ رکھا

صَیدصَادَ: شکار کیا

صَارَ: ہُوا،ہوگیا،لوٹا،/مَصِیر: بازگشت

(ض)

ضَجَعَ: لیٹ گیا،سوگیا

ضَحِک: ہنسا

ضَحیٰ: دھوپ اور حرارت کے نیچے کھڑا ہوا،/ الضُّحیٰ: دن کا نکلنا، وقت ظہر

ضَرَبَ: مارا

ضَرَّ: نقصان پہنچایا، زد پہنچایا،/ ضَرّاء: سختی، مشقت

ضَرَعَ: حقیر ہوا، خوار اور رام ہوا، سست اور ناتوان ہوا،/ تَضَرَّعَ: گریہ وزاری کیا

ضَعُفَ: ناتوان اور سست ہوا

ضَلَّ: گمراہ ہوا، تباہ و برباد ہوا،/ تَضلیل: گمراہ اور منحرف کرنا، تباہ کرنا

ضَمَّ: جمع کیا، دو چیزوں کو آپس میں ضم کیا،

ضَنِین: بخیل

ضاھیٰ: شباہت پیدا کیا، مُضاھات سے ہے، ہم مشکل، مشابہت

ضَوَءَ: روشن ہوا،/ ضِیاء: نور، روشنی

ضَیَزَ، ضَازَ: ظلم کیا، بے انصافی کیا، ناقص اور بدشکل ہوا

ضَاعَ: فاسد و تباہ ہوا

ضَیقَ، ضَاقَ: تنگ ہوا

(ط)

طَبَعَ: چھاپ لیا، طبع کیا، مہر لگایا، سکہ بنایا

طَحَوَ، طَحا: پھیلایا، وسعت دیا

طَرَحَ: پھینکا، دور کیا

طَرَدَ: بے اعتنائی کے ساتھ خود سے دور کیا، دور کیا،/ طارِد: دور کرنے والا

طَرَقَ: ٹھونکا، کسی ایسی چیز پہ مارا جس سے آواز آئی،/ طَارِق: ٹھونک بجانے والا، رات

کو چلنے والا

طَعِمَ: چکھا، کھایا، پیا

طَعَنَ: نیزہ یا سینگ مارا، بطور استعارہ کنایہ گوشہ اور عیب جوئی کے معنوں میں آتا ہے

طَغیٰ: حد سے تجاوز کیا، سرکشی کیا، / طاغوت: دوسروں کے حقوق پر تجاوز کرنے والا، حاکم متجاوز طبقہ

طَفَأَ: آگ بجھ گئی

طَفَّفَ: وزن اور پیمانے سے کم کیا، کم فروخت کیا، مصدر: تطفیف

طَفِقَ: شروع کیا

طَلَبَ: جستجو کیا، چاہا

طَلَعَ: ظاہر و آشکار ہوا، سر اٹھایا

طَلَقَ: جدا [illegible] نکاح کو فسخ کیا

طَلاق: جدائی

طَمَثَ: میل جول کیا، رابطہ کیا

طَمَسَ: مٹ گیا، ختم ہوا، اثر تک ختم ہوا، بے نور ہوا، ہلاک ہوا

طَمَعَ: امیدوار ہوا، حریص ہوا

طَمَأنَ، اِطمَئنَّ: تسکین پیدا ہوا، آرام ہوا

طَهُرَ: پاک ہوا

طَوَفَ، طَافَ: چکر لگایا کسی چیز کے گرد گردش کیا

طَوَّقَ: ذمہ داری سونپا، اطاعت کرنے پر اکسایا، گردن پہ ڈالا

طَوَلَ، طَالَ: لمبا ہوا، طول پکڑ لیا

طویٰ: خود اپنے گرد گھوما، / مَطوِی: اپنے گرد لپٹا ہوا

طَیَّب، طَابَ: پاک ہوا،/ طوبیٰ: دلچسپ، پسندیدہ، مورد پسند

(ظ)

ظَعَنَ: کوچ کیا، سفر کیا

ظَلَّ: ہُوا، پورا دن،/ الظِّل: سایہ

ظَلَمَ: ستم کیا

ظَمَأ: پیاس لگی،/ ظَمأ: پیاس

ظَنَّ: گمان کیا

ظَهَرَ: آشکار ہوا

(ع)

عَبَأَ (ماعَبَأبِہٖ): اس پر کوئی وزن اور کسی قسم کی قیمت نہیں

عَبَدَ: بندگی کی، پوجا کی

عَبَرَ: گزرا،/ عِبرَۃ: عبرت لیا، نصیحت لیا

عَبَسَ: ترش روئی اختیار کی

عَتَدَ: تیار ہوا،/ اَعتَدَ: تیار کیا

عَتَقَ: بندہ آزاد ہوا

عَتَلَ: اسے قہر و غضب سے دور رکھا،/ عُتُلّ: بدرفتار، ترش رو، غصے والا

عَتَوَ، عَتَا: سرکشی و نافرمانی کیا

عَثَرَ: پھسل گیا، گر گیا، خبردار ہوا، آگہی پیدا کی

عَثَوَ، عَثَاء: فساد برپا ہوا،

عَجِبَ: تعجب ہوا

عَجَزَ: ناتوان ہوا، عاجز آیا،/ عَجز: ہر چیز کی جڑ اور دم، جمع: اَعجاز

عَجَفَ: بھوک برداشت کیا (تاکہ دوسرا اسیر ہو جائے)،/ عجاف: نحیف، کمزور اور ضعیف حیوان

عَجِلَ: جلدی کیا

عَدَّ: شمار کیا، گنا،/ اَعَدَّ: تیار کیا

عَدَلَ: برابر تقسیم کیا، راستے سے واپس لوٹا

عَدَوَ، عَدا: تجاوز کیا، دشمنی کیا

عَرَجَ: اوپر بلند ہوا،/ مِعراج: اوپر جانے کا ذریعہ یا وسیلہ

عَرَشَ: ایک عمارت کھڑی کی اور اسے اونچا کیا، چھت لگایا

عَرَفَ: پہچان گیا، شناخت کیا

عَرَوَ، عَرِیَ: لٹک گیا،/ اَلعُروَۃ: پکڑنے کی جگہ

عَرَیَ، عرِیَ: برہنہ ہوا،/ العراء: ہموار اور گھاس بھوس یا پودوں سے خالی زمین

عَزَبَ: دور ہوا، چھپ گیا، پوشیدہ و پنہاں ہوا

عَزَرَ، عَذَّر: تعظیم و احترام کیا، مدد کیا

عَزَّزَ: تقویت پہنچائی، توانائی دیا

عَزَلَ: ہٹا دیا، معزول کیا، مَعزِل: کنارا کوش ہونے کی جگہ

عَزَمَ: مصمم ارادہ کیا،

عَسَرَ: سخت ہوا

عَسِیر: مشکل اور دشوار

عَسعَسَ: تاریکی میں اضافہ ہوا اور پھر ختم ہو گئی

عَصَفَ: تیز ہوا چلی

عَصَمَ: گریز کیا، حفاظت کیا، نگہداشت کی

عِصمَة: حفاظت، نگہداری، پناہ

عَصٰی: اطاعت سے خارج ہوا، عصیان کی

عَضَّ: دانتوں سے پکڑا، کاٹا، ڈس مارا، چبایا

عَضَلَ: دباؤ میں رکھا، مانع ہوا، سختی کیا

عَطَلَ: خالی ہوا، بیکار ہوا، ناقابل استفادہ ہوا

عَظُمَ: بزرگ ہوا، بڑا ہوا

عَظَّمَ: تعظیم کیا، بڑا کیا

عَفَوَ، عَفَا: بخشا، درگزر کیا

عَقَبَ: تعاقب کیا، پیچھا کیا، لوٹا، / عُقبیٰ: کام کا اختتام، مستقبل کی زندگی، آخرت، کام کا نتیجہ

عَقَدَ: ایک دوسرے سے جوڑا، گرہ باندھا

عَقَرَ: کاٹا، کھجور کے درخت کو قطع کیا، اونٹ کو نحر کیا

عَقَلَ: اونٹ کے پاؤں باندھا، پابند ہوا، / اَلعقل: دماغ، سمجھ، عقل چونکہ انسان کو پابند کرتا ہے اور اسے رام کرتا ہے۔

عَکَفَ: کسی چیز کی طرف رخ کیا، کسی کی خدمت کی

عَلِقَ: کسی چیز سے چپک گیا، پھنس گیا

عَلِمَ: جانا

عَلَنَ: آشکارا ہوا، / عَلَانِیَہ: آشکار و واضح

عَلَوَ، عَلَا: برتری پیدا کیا، بڑا کیا

عَمَر، عِمران، عِمَارَہ: بنانا، عمارت کھڑی کرنا، آبادی والی جگہ

عَمِیق: گہرا، عمیق

عَمِلَ: کسی کام کو قصداً انجام دیا

عَمَهَ: کسی کام میں تردد ہوا، حیران وسرگردان ہوا

عَمِیَ: اندھا ہوا،/اعمیٰ: نابینا، اندھا

عَنِتَ: رنج ومشقت میں گرفتار ہوا

عَنَوَ، عنا: خاضع ہوا

عَنَی، عَنیٰ: عنایت وتوجہ کیا

عَهِدَ: عہد وپیمان باندھا

عَوَدَ، عَادَ: لوٹ آیا، رجوع کیا،/مَعَاد: بازگشت، لوٹنے کی جگہ، لوٹنے کا زمانہ

عَوَذَ: کسی اور سے پناہ لیا،/مَعَاذ: پناہ لینا

عَوَقَ، عاقَ: روکا، منصرف کیا

عَوَلَ، عَالَ: ظلم کیا، حق سے روگردانی کی

عَیَبَ، عابَ: ناقص ہوا، عیب جوئی کیا

عَیَشَ، عاشَ: زندگی کیا

عَیَلَ، عَالَ (الرَّجل): آدمی فقیر اور نادار ہوا،/اَلعَیلَة: فقر، نیازمندی، فقیری

عَیِیَّ: کسی کام میں عاجز آیا، تھک گیا

(غ)

غَبَرَ: باقی بچا، تہ نشین ہوا

غَابِر: باقی بچنے والا

غَبَنَ: نقصان دیا، فریب دیا، دھوکہ دیا

غَدَرَ: بے وفائی کی

غَدَوَ، غَدا: صبح کے وقت باہر نکلا

غَرِقَ: پانی میں ڈوب گیا

غَرِمَ: تاوان دیا، کسی نقصان کو پورا کیا

غَرَوَہ، غزا: چپک گیا،/ اَغریٰ: دشمنی ڈالی، بھڑکایا، حرص کیا

غَزَلَ: بُنا، بُٹا، کاتا

غَزَوَ، غزا: دشمن سے جنگ کیا، جنگ کیلئے نکلا

غَسَقَ، الغَسَق: بہت زیادہ تاریک،/ غاسِق: رات کی تاریکی

غَسَلَ: پانی سے دھویا

غَشَیَ، غشیٰ: ڈھانپا، گھیرا،/ غَاشِیَة: ڈھانپنے والا، سب کو لپیٹ میں لینے والا عذاب

غَصَبَ: ظلم، ستم اور بے انصافی سے قبضہ کرلیا

غَضِبَ: غصہ کیا، غضب ناک ہوا

غَضَّ: آنکھوں کو نیچے کیا، آنکھوں کو بند کیا، آواز کو دھیما کیا،

غَطَشَ: تاریک ہوا

غَطیٰ، غطاء: ڈھانپا، گھیرے میں لیا

غَفَلَ: فراموش کیا، بے خبر ہوا

غَلَبَ: کامیاب ہوا

غَلَظَ: زخیم، سخت اور مستحکم ہوا،/ غِلظَة: تندھی، خشونت

غَلَفَ: غلاف میں لپیٹا گیا، چھپایا

غَلَقَ، اَغلَقَ: دروازہ مظبوطی سے بند کیا

غَلَوَ، غَلا: حد سے تجاوز کیا

غَلَیَ، غَلا: جوش میں آیا

غَمَزَ: آنکھ کے پلکوں اور بھنوؤں سے کسی کی عیب جوئی کے لئے اشارہ کیا

غَمَضَ (عَینُہ): آنکھوں کو بند کیا، چشم پوشی اختیار کی

غَمَّ: ڈھانپا، چھپایا، غمزدہ کیا

غَنِمَ: کامیاب ہوا، فائدہ لیا، جنگ میں دشمن سے کوئی مال وثروت ملا

غَنِیَ: بے نیاز ہوا

غَوَرَ، غَارَ: ڈوب گیا، اندر چلا گیا/ مَغَار: غار کی جگہ، چھپنے کی جگہ

غَوَصَ: پانی میں ڈبکی لگایا، پانی میں چلا گیا

غَوَطَ، غَاطَ: چھپ گیا اور غائب ہوا

غَوَیَ، غَوِیَ: خطا کیا، گمراہ ہوا/ غاوی: گمراہ، جمع: غاوُن اور غاوِین

غَیَبَ، غَابَ: ناپید ہوا، چھپ گیا، ڈوب گیا، اندر چلا گیا

غَیضَ: اندر داخل ہوا، ڈوب گیا، خشک ہوا

غَیظَ: غصہ دلایا، غصے میں لایا/ غائظ: غصہ دلانے والا

(ف)

فَتَحَ: کھولا

فَتَرَ: آرام پایا، قطع ہوا، ضعیف وناتوان ہوا

فَتَقَ: دو جڑے ہوئے چیزوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا، شگاف پیدا کیا، صبح نمودار ہوا

فَتَلَ: بُنا

فَتَنَ: امتحان کیا، فتنے میں ڈالا

فَجَرَ: شگاف کیا

فَرِحَ: خوش ہوا، تکبر کیا

فَرَّ: فرار کیا،

فَرَشَ: کپڑے کو زمین پر بچھایا، پھیلایا

فَرَضَ: واجب کیا، تعین کیا

فَرَطَ: آگے نکلا، پیش قدمی کی، حدود سے خارج ہوا

فَرَغَ: آرام پایا، کام سے فارغ ہوا، فرصت ملی

فَرَقَ: جدا کی، فاصلہ ڈالا،

فُرقان: حق کو باطل سے جدا کرنے والا

فَرِهَ: خوش ہوا، مہارت حاصل کی، باوقار چلا

فارِہ: خوش، ماہر، زبردست

فَزَّہ: جگہ سے اکھاڑ پھینکا، دور کیا، باہر نکالا

فَزِعَ: ڈر گیا، خوف زدہ ہوا

فَسَحَ: جگہ بنایا

فَسَدَ: تباہ ہوا، حد اعتدال سے خارج ہوا

فَسَقَ: حق سے خارج ہوا

فَشَلَ: خوف سے سست اور ضعیف ہوا، ایک دوسرے سے جدا ہوا

فَصَحَ: واضح و روشن ہوا

فَصَلَ: جدا ہوا

فَصَمَ: توڑا، قطع کیا، کاٹا، ایک دوسرے سے جدا ہوا

فَضَحَ: ذلیل و رسوا کیا

فَضَّ: توڑا، ایک دوسرے سے جدا کیا، پراکندہ کیا،/ اَلفضَّة: چاندی

فَطَرَ: شگافتہ کیا، آغاز و ایجاد کیا، خلق کیا

فَعَلَ: انجام دیا

فَقَدَ: گم ہوگیا، ہاتھ سے کھو بیٹھا

فَقِهَ: سمجھا، جانا

فَكَرَ: سوچا، تأمل کیا، غور وفکر کیا

فَكَّ: جدا کیا، آزاد کیا

فَكِهَ: مسرور وخوشحال ہوا

فَلَقَ: شگافتہ کیا

فَنِدَ: بے عقل اور بے وقوف ہوا

فَنِيَ، فَنَا: ختم ہوا، نابود ہوا

فَهِمَ: جانا، سمجھا

فَوَتَ، فَاتَ: ہاتھ سے کھویا

فَوَدَ، فَادَ: فائدہ اٹھایا، بہرہ مند ہوا، نفع اٹھایا

فَوَرَ، فَارَ: جوش آیا، اُبلا

فَوَزَ، فَازَ: سعادت مند ہوا، فلاح پایا، نجات پایا

فَوَضَ: کام کو دوسرے کے سپرد کیا

فَوَقَ، أَفَاقَ: بیدار ہوا، ہوش میں آیا، طاقت وتوانائی حاصل کی

فَ ی أ، فَاءَ: لوٹا، سایہ لوٹا

فَيَضَ، فَاضَ: جاری ہوا، بھر گیا، بہایا

(ق)

قَبُحَ: برا اور ناپسند ہوا

قَبَضَ: مٹھی میں لیا، جمع کیا

قَتَرَ: کم کیا، بخل کیا،

قَتَلَ: قتل کیا

قَدَّ: کاٹا، شگاف کیا، قطع کیا

قَدَرَ: قدرت وقوت پائی، ممکن ہوا،/ تقدیر: اندازہ کرنا، مقدار معین کرنا

قَدِمَ: سبقت لیا، آگے بڑھا

قَذَفَ: گرایا، رکھا، رہا کیا

قَرَءَ: پڑھا، جمع کیا

قَرِبَ: نزدیک ہوا، نزدیکی پیدا کی

قَرَّ: ٹھنڈا ہوا، آرام پایا، ثابت ہوا

قَرَضَ: قطع کیا، چُنا

قَرَعَ: کوٹا، کسی شے کو کسی دوسری چیز سے کوٹا،/ قارعہ: بہت سخت کوٹنے والا

قَرَفَ: درخت کا چھلکا یا زخم پر سے جلد کو اتارا، بطور استعارہ حاصل کیا، دسترس میں آیا کے معنوں میں آیا ہے

قَرَنَ: ایک دوسرے سے ملحق ہوا، جمع کیا،/ قرین: نزدیک، ہمسر، رفیق، ہم مرتبہ

قَسَطَ: عدالت کے ساتھ پیش آیا،

قَسَمَ: تقسیم کیا، تجزیہ کیا

قَسَوَ، قسا: دل سخت ہوا

قَصَدَ: فیصلہ کیا، اعتدال اور میانہ روی کی راہ کو اختیار کیا

قَصَّ: پیچھا کیا، تعاقب کیا، داستان بیان کی،/ القصۃ: داستان

قَصَمَ: توڑا اور ریزہ ریزہ کیا

قَصَوَ، قَصَا: دور ہوا،/ اقصیٰ: دور ترین

قَضَّ: خراب کیا، منہدم کیا

قَضَبَ: کاٹا، قطع کیا

قَضیٰ: فیصلہ دیا، حکم کیا

قَطَعَ: کاٹا

قَعَدَ: بیٹھا

قَلَبَ: پلٹایا، الٹ پلٹ کیا،/ مُنقَلِب: پلٹانے والا

قَلیٰ: شدید غصہ و بغض ہوا

قَمَحَ: سر کو اوپر کی طرف کیا

قَنَتَ: اطاعت جاری رکھا، معبود کے سامنے خضوع ہوا

قَنَطَ: مایوس و ناامید ہوا

قَهَرَ: غلبہ کیا، ذلیل و خوار کیا

قَالَ: کہا، بات کی

قَوَمَ، قامَ: کھڑا ہوا، اقائم ہوا

قویٰ: طاقتور بنا،/ مُقوِی: نیازمند محتاج

قَیَضَ، قاضَ: شگاف کیا، شگافتہ ہوا

قَیَّضَ: تیار کیا، آمدہ کیا

قَیَلَ، قالَ: نصف النہار میں سویا اور استراحت کی،/ قائل: نصف النہار میں سونے والا

(ک)

کَبَّ: منہ کے بل زمین پہ گرا،/ مُکِب: سرنگوں

کَبُرَ: بڑا ہوا

كَتَبَ: لکھا

كَتَمَ: پنہاں رکھا، چھپایا

كَثَبَ: جمع ہوا، ڈھیر ہوا،/ كَثِيب: ریت اور بجری کا ٹیلہ

كَثُرَ: زیادہ ہوا

كَدَحَ: محنت وکوشش کیا

كَذَبَ: جھوٹ بولا

كَرُمَ: احسان کیا

كَرِهَ: بُرا لگا

كَسَبَ: کمایا

كَسَفَ: پھاڑ دیا، قطع کیا،/ الكِسْف: قطعہ، ٹکڑا، پھٹا ہوا

كَسَدَ: غیر مقبول ہوا، خریدار نہ تھا

كَسِلَ: سستی وکاہلی کیا، بے حال ہوا

كَسَوَ، كَسبا: ڈھانپا، لباس پہنا

كَشَطَ: کسی چیز سے پردہ اٹھایا

كَشَفَ: برطرف کیا، ازالہ کیا

كَظَمَ (غَيظَه): اپنے غصے کو قابو کیا

كَفَرَ: پہنا، کسی نعمت کی ناشکری کی، راغب اور مائل نہیں ہوا

كَفَّ: منع کیا، باز رکھا

كَفَلَ: دیکھ بھال کیا، کسی کی زندگی کے اخراجات کی ذمہ داری لیا

كَفِيَ: غیر سے بے نیاز ہوا، باز رکھا، بس ہوا

كَلَأَ: حفاظت ونگہداشت کیا

كَلَحَ: چہرہ جل گیا، رنگ تغیر ہوا

كَنَدَ: ناشکری کیا

كَنُود: بہت زیادہ ناشکرا

كَنَزَ: جمع کیا، ڈھیر کیا

كَنَّ: پہنا، حفاظت کیا، نگہداشت کیا، مَكنُون: محفوظ، نگہداری شدہ

(ل)

لَبِثَ: توقف کیا، ٹھہرا، باقی رہا

لَبَدَ: چپک گیا، جمع کیا

لُبَدُ: مجتمع، فراوان، بہت زیادہ

لَبِسَ: پہنایا، پہنا، ڈھانپا، کسی کو مشتبہ بنایا

لَحَدَ: منحرف ہوا، عدول کیا، / اِلحَاد: بے دینی، انحراف

لَحِقَ: پہنچا، ربط ہوا

لَزَبَ: سختی سے چپکا، ثابت ہوا

لَازِبَ: چپکنے والا

لَعِبَ: کھیلا، بے ہدف کام میں سرگرم رہا

لَعَنَ: غصے سے دور کیا، غصے کیساتھ چھوڑ دیا، خیر و رحمت سے دور کیا

لَغو: بیہودہ اور بے نتیجہ بات یا عمل

لَفَتَ: اسے لوٹایا، منصرف کیا

لَفَحَ: جسم کے کھال کو جلایا اور اسے سرخ کیا

لَفَظَ: کسی چیز کو منہ سے باہر پھینکا

لَفَیَ، اَلفٰی: پایا، پیدا کیا، ڈھونڈ نکالا

لَقِفَ: تیزی کے ساتھ چوری کیا (ہاتھ یا منہ سے)

لَقِیَ: زیارت کیا، دیدار کیا، کسی چیز سے سامنا ہوا/ تلقاء: مقابل، جانب، سمت، طرف

لَمَزَ: عیب جوئی کیا، بدگوئی کیا، مذمت کیا، آنکھ یا آبرو سے طعنہ دیا

لَمَسَ: ہاتھ سے چھوا، جستجو کیا

لَمَّ: جمع کیا،

لَهَثَ: پیاس کی شدت سے زبان منہ سے باہر نکلی

لَهَوَ، لَهِیَ: بازی کیا، سرگرم ہوا

لَوَذَ: پناہ لیا، خود کو چھپایا

لَوَیَ، لَوٰی: اپنے گرد گھوما' گھمایا (گول) چکر کھایا

لَیَتَ، لاَتَ: اسے منصرف کیا، کم کیا

لَیتَ: اے کاش

لَیُنَ، لاَنَ: نرم ہوا

(م)

مَحَصَ: کسی چیز کو عیب سے خالص کیا یا عیب کو دور کیا

مَحَّصَ: تزکیہ و تطہیر کیا' بخش دیا

مَحَقَ: بتدریج ختم ہوا

مَحَنَ: آزمائش کیا (امتحن)

مَحَوَ، مَحٰا: اس کے اثر کو ختم کیا، بے اثر کیا

مَدَّ: کھینچا، پھیلا دیا، مزید اضافہ کیا

مَرَجَ: خلط کیا، ایک دوسرے میں مخلوط کیا،/ مارج: مخلوط شدہ، بغیر دھواں کے تیز شعلے

مَرِحَ: خوشی منایا، عیاشی کیا، اپنے پر فخر کیا،

مَرَّ: گزرا، گزر گیا

مَرِضَ: بیمار ہوا،

مَزَجَ: ایک دوسرے میں ضم کیا، مخلوط کیا

مَزَقَ: پھٹ گیا، مثلاشی ہوا، ٹکرا ٹکرا ہوا

مَسَخَ: دگرگوں کیا، تبدیل کیا، ایک اچھی شکل سے قبیح شکل میں تبدیل کیا

مسَّ: چھوا

مَسَکَ: کسی چیز سے ربط پیدا ہوا

مَشَجَ: مخلوط ہوا، درہم و برہم ہوا

مَشیٰ: چلا، ایک جگہ سے دوسری جگہ اپنے ارادے سے منتقل ہوا

مَضیٰ: گیا، گزرا، ایک زمانے کو گزار دیا

مَعِین: جاری، رواں

مَقَتَ: دشمنی کیا، دشمن بنایا، غصہ کیا

مَکَثَ: حالت انتظار میں رہا، توقف کیا، تھوڑا سا رُکا

مَکَرَ: تدبیر کیا، منصوبہ بنایا،

مُکاء: سیٹی بجانا، تالی بجانا

مَلأ: پر کیا، بھر دیا،/ ملاء: اشراف، بڑے لوگ · باروالے

مَلَکَ: مالک بنا، صاحب ہوا، اختیار میں دیا

ملکوت: حکومت، تدبیر، غلبہ، آسمانی غلبہ، وہ نظام جو کائنات میں برقرار ہے

مَلیٰ، اَملیٰ: مہلت دیا، فرصت دیا،

مَنَعَ: روکا، عطا و بخشش سے روکا

مَهَلَ: رُکا، ٹھہرا، جلدی نہیں کیا/ مَهَّلَ: مہلت اور فرصت دی

مارَ: تیزی کے ساتھ سانپ کی طرح حرکت کیا

مَیَدَ، مادَ: حرکت میں آیا، جنبش پیدا ہوئی، مضطرب ہوا

مَیَرَ، مارَ: اپنے اہل وعیال کیلئے کھانے پینے کا بندوبست کیا

مَیَزَ، مازَ و مَیَّزَ: دو مشتبہ چیزوں کو ایک دوسرے سے الگ کیا

مَیَلَ، مَالَ: مرکز سے ایک طرف لوٹا، تیڑھا ہوا

مُترِف: عیاش، خوشیاں منانے والا، عیش وعشرت سے زندگی کرنے والا

مَثُوبہ: جزاء و پاداش

مَخمَصَة: بھوک،

مَدحُور: ترک شدہ، دور کیا ہوا

مُسرِف: تجاوز کرنے والا، اسراف کرنے والا

مَسکُوب: بہایا ہوا، رواں، جاری

مسنَّد: ٹیک لگایا ہوا، جس پر ٹیک لگایا گیا ہو

مَسنُون: متغیر، بہایا ہوا، جاری شدہ

مَشحُون: بھرا ہوا، پر شدہ

مُشَاوَرَة: دوسرے سے نقطہ نظر طلب کرنا، مشورہ کرنا، ہم فکری کرنا

مَشِید: مرتفع، بلند وبالا، جو کام تیڑھا ہوا ہو

مُتِصَدِّع: متفرق، ایک دوسرے سے الگ تھلگ

مُعَوِّق: روکنے والا،

مَقبُوح: قبح شدہ، ناشائستہ

مُقِیل: آرام گاہ

مَنَاصٌ: پناہ گاہ، فرار کرنے کی جگہ

مَهْجُور: رہا شدہ، ترک شدہ، چھوڑا ہوا

مُنهَمِر: بہایا ہوا، جاری

مِیثَاق: عہد و پیمان، اقامت

مَوضُون: ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو چنا ہوا، یا ایک دوسرے کے پہلو میں چنا ہوا، بُنا ہوا

مِیقَات: وعدہ گاہ، وہ جگہ جہاں کوئی عہد و پیمان یا وقت معین ہو

(ن)

نَأیَ: دور ہوا، خود کو کنارے کیا

نَبَتَ: اُگا، زمین سے پودا اگ آیا

نَبَذَ: کسی چیز کو بے اعتنائی سے پھینک دیا

نَبَزَ: اشارہ کیا، کسی کو برا لقب دیا

نَتَقَ: ہلایا، جنبش دیا، حرکت میں لایا، جڑ سے اکھاڑا

نَجِسَ: پلید و ناپاک ہوا، آلودہ ہوا،

نَجَوَ، نَجی: چھٹ گیا، چھڑایا، دل کے اسرار و رموز کو بیان کیا

نَدِمَ: اپنے کیے پر پشیمان ہوا، حسرت ہوا

نَذَرَ: کسی چیز کو خود پر واجب کیا،

نَزَعَ: جگہ سے اکھاڑا، جڑ سے اکھاڑا، باہر نکالا

نَزَغَ: طنز کیا، طعنہ دیا (زبان یا تلوار سے) تباہ کیا، فساد کیا

نَزَفَ: خارج کیا، خارج ہوا

نَزَلَ: اونچائی سے نیچے اتر آیا، نیچے اترا

نَسَفَ: عمارت یا بنیاد کو اپنی جگہ سے اکھاڑ دیا، پراکندہ کیا

نَسِیَ: فراموش کیا،

نَشَاءَ: ایجاد کیا، خلق کیا، پیدا کیا،/ نشاءۃ: خلقت، وجود میں آیا ہوا، خلق شدہ

نَشَرَ: منتشر کیا، پھیلا دیا،

نَشَزَ: اٹھ کر بیٹھا، کھڑا ہوا

نُشُوز: عورت کا شوہر سے عصیان و نافرمانی کرنا، یا اس کے بالعکس

نَصَبَ: زحمت میں ڈالا، تکلیف ہوئی، استقامت کیا، محنت کیا

نَصَتَ: خاموش ہوا، سننے کیلئے خاموش رہا

نَصَحَ: خالص ہوا، خالص کیا، نصیحت کیا،

نَصُوح: بہت زیادہ نصیحت کرنے والا

نَصَرَ: مدد کیا

نَضَجَ: پھل پک گیا، گوشت پختہ ہو گیا

نَضَخَ: پانی چھڑکایا، پانی گرایا

نَضَدَ: ایک دوسرے کے اوپر رکھا، ترتیب سے رکھا،

نَضِیدُ و مَنضود: ترتیب شدہ، ایک دوسرے پر ترتیب کے ساتھ رکھا گیا ہوا

نَضَرَ: تر و تازہ ہوا،

نَطَقَ: بولا، بات کی

نَظَرَ: دیکھا، نظر کیا

نَعَقَ: فریاد بلند کی، آواز دی

نَغَضَ: حرکت کیا، جنبش میں لایا

نَغَضَ (رَاسَهُ): تعجب سے سر کو حرکت دیا، جھومنے لگا

نَفَثَ: آب دہن پھینکا، تھوکا، دم کیا، پھونک ماری

نَفَحَ: ہوا چلی، ہوا لگی، خوشبو آئی

نَفْحَه: ہوا کا ایک جھونکا، ہلکی سی ہوا

نَفِدَ: تمام ہوا، ختم ہوا، نیست و نابود ہوا

نَفَذَ: کسی چیز میں سوراخ کیا اور آر پار ہوا

نُفور: دوری

نَفَشَ: روئی کو اُون کے ساتھ دھنکا اور اسے پراکندہ کیا،/ مَنْفُوش: دھنکی ہوئی

نَفَعَ: فائدہ دیا

نَقَذَ: نجات دیا، رہا کیا

نَقَصَ: کم کیا، گھٹایا، کم ہو

نَقَضَ: خراب کیا، توڑا

نَقِمَ: برا اور ناپسند کیا،/ انتقام: کینہ

نَكَبَ: اس سے برگشت کیا، حق سے منحرف ہوا

نَكَثَ: عہد و پیمان کو توڑا،

نَكَحَ: نکاح کیا، شادی کیا،

نَكِرَ: نہیں پہچانا، شناخت نہیں ہوا، نہیں جانا

نَكَسَ: الٹ گیا، الٹا دیا

نَكَفَ: امتناع کیا، گریز کیا، برأت چاہی، بیزار ہوا

نَهیٰ: اُسے کسی کام سے روکا

نَوَشَ، نَاشَ: اسے پکڑا، گرفتار کیا،/ تناوش: پانا، حاصل ہونا، ہاتھ میں لینا

نَوَمَ ، نَامَ: سوگیا

نَیَلَ ،نَالَ : اُس تک پہنچا، اسے پایا

(۵)

هاؤُم: آ گے آ جاؤ (اسم فعل)

هاتوا: لے آؤ (اسم فعل)

هَبِطَ: نیچے آیا، وارد ہوا، اتر آیا

هَباء: خاک اور گرد وغبار کے ذرات

هَجَرَ: جدا ہوا، اس سے الگ ہوا، اس سے کٹ گیا

هَجَعَ: رات میں سویا

هَمَّ (اَلبناء): عمارت گر گئی، عمارت تباہ ہوئی اور اس سے بہت شدید قسم کی آواز آئی،

هَدَمَ (البَناء): عمارت کو تباہ کیا یا منہدم کیا اور ویران کیا

هَدیٰ: راستہ دکھایا

هَرَبَ: فرار کیا،

هَرَعَ: اس کے حوالے کیا، اس کی طرف دھکیل دیا، بہت زیادہ جلدی کی

هَزَّ: جنبش دیا، حرکت دیا، ہلایا

هَزَمَ: دشمن کو شکست دیا

هَشَّ: چھڑی اور عصا سے درخت (کے شاخوں) کو مارا، یا درخت کو ہلایا تا کہ اس کے پتے درخت سے گرے

هَشَّمَ: توڑا، ریزہ ریزہ کیا

هَشِیم: ریزہ شدہ، توڑا ہوا

هَضَمَ: اسے توڑا، اس کے حق سے کم کیا یا اس کا حق کم کیا

هَطَع: خوف سے جلدی کیا، خوف اور ڈر سے سکتہ طاری ہوا

هَلَعَ: بے صبری سے جوش میں آیا، بھوک کا اظہار کیا

هُلُوع: بہت بے صبر

هَلَکَ: تباہ و برباد ہوا، ختم ہوا

هَلُمَّ: (اسم فعل) لے کر آؤ، آ جاؤ

هامِد: مردہ زمین، وہ زمین جو پودوں اور درختوں سے خالی ہو

هَمَرَ: پانی گر گیا یا پانی بہہ گیا

هَمَزَ: آنکھ کے پلکوں سے اشارہ کیا، عیب جوئی کی

هَمَّاز: بہت زیادہ عیب جوئی کرنے والا، چغلخور

هَمَّ: قصد و ارادہ کیا

هَوىٰ: نیچے آیا، سقوط کیا

هَیتَ: (اسم فعل) آگے آ جاؤ

هَیهات: دور ہوا، دور ہے

(و)

وَئَلَ: پناہ لیا، رہائی پائی، آزاد ہوا

مَوئِل: (اسم مکان) پناہگاہ

وَبَقَ: ہلاک ہوا

وَثِقَ: اس پر اعتماد کیا، مستحکم ہوا، کام کو مضبوط و مستحکم کیا

وَثاق: باندھنا اور مستحکم کرنا/ وثاق: رسی، زنجیر، بندھن

وَجَبَ: لازم اور ثابت ہوا، واجبات اس لئے کہتے ہیں کہ ان کا انجام دنیا میں لازم وثابت ہے

وَجَبَ (الحائط): دیوار گر گئی، دیوار خراب ہوگئی

وَجَدَ: پایا،

وَجَسَ: ڈر گیا، چھپ گیا

وَجَفَ: مضطرب ہوگیا، دل تڑپ گیا

واجِفَة: مضطرب اور لرزاں

وجِلَ: ڈر گیا، اس پر خوف غالب آ گیا

وَدَعَ: چھوڑ دیا، ترک کیا

وَرِثَ: میت کا مال دوسرے کو منتقل ہوا، ارث لیا

وَرِیَ (النَّار): آگ بھڑک اٹھی

وارِیٰ: پوشیدہ ومستور کیا، مخفی رکھا،

وَزَرَ: اسے اپنے پشت پر اٹھایا، حمل کیا

وازِر: اٹھانے والا، حمل کرنے والا

وَزَعَ: اسے رکھا، منع کیا

وَسَطَ: واسط بنا

وَسِعَ: کشادہ دل اور فراخ دل ہوا، وسعت دیا، احاطہ کیا

وَسَقَ: پراکندہ شدہ چیز کو سمیٹ لیا، جمع کیا

وَسَمَ: گرم کیا، نشان لگایا، علامت لگائی

وَسوَسَ: اس کیلئے آہستہ سے پڑھا، باطل افکار کو اس پر تھوپا، اثر چھوڑا، اسے دھوکہ دیا

وَشیٰ: زینت دیا، رنگین کیا

وَصَبَ: ثابت ہوا، دوام پایا

واصِب: دائم وثابت

وَصِید: دروازہ کی چوکھٹ

وَصَفَ: کسی چیز کی توصیف کی، تعریف کیا

وَصَلَ: پہنچا، رابطہ کیا، ملحق ہوا

وَضَعَ: رکھا، قرار دیا، زمین پر رکھا، نیچے آیا

وَضَنَ: بننا، ایک دوسرے پر رکھا، دوہرا کیا

وَطِئَ: قدم رکھا، قدم اٹھایا

وَعَدَ: نوید دیا، خوش خبری دی، وعدہ دیا

وَعَظَ: وعظ ونصیحت کیا

وَعَیٰ: نگہداری کی، حفاظت کیا، سیکھ گیا

فَضَ: تیزی سے بھاگا، جلدی کیا،

وَقَبَ: داخل ہوا، اندر آیا

وَقَدَ: آگ بھڑک اٹھی

وَقُود: جل جانا، راکھ، خاکستر ہونا، ایندھن

وِقر: بوجھ، بھاری سامان، ورنی سامان

وَقَار: آہستگی سے، بردباری، عظمت

وَقَعَ: گرا، ثابت ہوا، واجب ہوا

وَقَفَ: کھڑا ہوگیا، نگہداشت کیا، حبس کیا

وَقیٰ: حفاظت کیا

وَکَزَ: مارا اور گرادیا، مُکا مارا

وَکَل: کام اُس کے سپرد کیا، کام کو اُس پر چھوڑا

وَلَجَ (البیتُ): گھر میں آیا، وارد ہوا

وَلِیج وَوَلِیجَة: داخل ہونے والا، مراد وہ شخص ہے جو پہلے قوم کا جز نہیں تھا لیکن اس قوم سے ملحق ہوا اور ان کے اسرار کا محرم ہوا

وَنیٰ: سست ہو گیا، ضعیف، خستہ ہوا

وَهَبَ: بخش دیا، عطا کیا، (بغیر کسی توقع کے عطا کیا)

وَهَاج: مشتعل، درخشان، چمکدار

وَهِیَ: شگافتہ ہوا اور شگافتہ ہونے کی وجہ سے سست اور بے پایہ ہوا

واهِی (مؤنث واهِیَة): شگاف شدہ، سست، بے اساس

وَیلة: رسوائی، ذلّت

(ی)

یَئِسَ: ناامید ہوا، مایوس ہوا

یَسَرَ: نرم اور آسان ہوا

یُسْر: آسانی، رفاہ، آسایش (عسر کی ضد) دشواری، تنگی، دباؤ

یَقِظَ: بیدار ہوا

یَقِنَ: کام تحقیق شدہ قرار پایا، ثابت و واضح ہوا، یقین کیا

یَقِین: بے گمان، شک و تردّد کا برطرف ہونا

یَمِین: قسم، عہد و پیمان (شاید اس وجہ سے کہ قسم کھاتے وقت سیدھے ہاتھ سے اشارہ ہوتا ہے

یَنَع: پھل پک گیا اور چُننے کا وقت آیا

یَومئِذٍ: اس روز، ایسے دن میں

کتابنامہ

نمبر شمار	نام کتاب	نام ناشر	تاریخ نشر	نام مصنف
۱۔	مبانی وروشهای تفسیر قرآن	سازمان چاپ وانتشارات ارشاد اسلامی	۱۳۴۴	زنجانی، عمید
۲۔	اَسباب النزول	// // //	۱۳۶۵	حجتی، محمد باقر
۳۔	پژوهشی پیرامون آخرین کتاب الٰہی	نشر آفاق	۱۳۴۰	مظلومی، رجب علی
۴۔	مباحثی درعلوم قرآن	موسسہ خدمات فرہنگی رسا	۱۳۴۰	ترجمہ، لسانی فشارکی
۵۔	سوگندهای قرآن	انتشارات توحید قم	۱۳۶۱	رزاقی، ابوالقاسم
۶۔	شناخت قرآن	انتشارات سیاه	۱۳۶۱	شهید مطهری، مرتضی
۷۔	آشنائی باقرآن	انتشارات صدرا		شهید مطهری، مرتضی
۸۔	سیر تحول وحدیث	حوزہ علمیہ قم	۱۳۶۴	فاضل، علی
۹۔	تفسیر المیزان	بنیاد علمی فکری طباطبائی		علامہ طباطبائی، محمد حسین
۱۰۔	قرآن دراسلام	انتشارات مزدک	۱۳۶۱	علامہ طباطبائی، محمد حسین
۱۱۔	روح البیان درعلوم قرآن	انتشارات مرتضوی		روحانی، هدایت الله
۱۲۔	جواهر القرآن	بنیاد علوم اسلامی	۱۳۶۰	غزالی، محمد
۱۳۔	پژوهشی درتاریخ قرآن کریم	دفتر انتشارات فرہنگ اسلامی	۱۳۶۰	حجتی، محمد باقر
۱۴۔	رسالت قرآن درعصر فضا،	کانون انتشار	۱۳۵۴	حجازی عبدالرضا

نمبر شمار	نام کتاب	نام ناشر	تاریخ نشر	نام مصنف
۱۵۔	مفردات الفاظ قرآن	ناشر مرتضوی	۱۳۶۳	اصفہانی، راغب
۱۶۔	معارف قرآن	انتشارات مؤسسہ راہ حق	۱۳۶۷	یزدی، مصباح
۱۷۔	بیان در علوم و مسائل کلی قرآن	مجمع ذخائر اسلامی قم	۱۳۶۰	آیت اللہ خوئی ابوالقاسم
۱۸۔	آشنائی با معارف قران	بنیاد علوم اسلامی	۱۳۶۱	قطب، محمد
۱۹۔	برداشتی نو از قرآن	انتشارات کتابخانہ صدر		بی آزار شیرازی
۲۰۔	تجوید جامع	// // // / /		گلستانی داریانی، یوسف
۲۱۔	قانون تفسیر	// // // //	۱۳۵۴	مائی دنہ مولی، سید علی
۲۲۔	تفصیل الآیات القرآن الحکیم	(ترجمہ: الٰہی قشہ ای)		ژول لابوم
۲۳۔	قرآن برفراز اعصار	ناشر معراجی		مقیمی، محمد
۲۴۔	در آستانہ قرآن	دفتر نشر فرہنگ اسلامی		بلاشر (ترجمہ دا کتر محمود رامہار)
۲۵۔	برہان قرآن	امیر کبیر	۱۳۵۸	بلاغی، صدر الدین
۲۶۔	قلب قرآن	موسسہ مطبوعاتی دار الکتاب		شہید دستغیب، عبدالحسین
۲۷۔	آدابی از قرآن	کانون تربیت شیراز		شہید دستغیب، عبدالحسین
۲۸۔	قرآن در احادیث اسلامی	دار تحفیظ القرآن	۱۳۶۱	خوشنویس، جعفر
۲۹۔	قرآن پدیدہ ای شگفت آور	شرکت انتشار	۱۳۶۲	بن نبی، مالک
۳۰۔	قرآن و نسل امروز	بنیاد قرآن		دکتر محمود، مصطفیٰ
۳۱۔	تاریخ قرآن	نشر فرہنگ قرآن	۱۳۶۱	علامہ طباطبائی، محمد حسین

نمبر شمار	نام کتاب	نام ناشر	تاریخ نشر	نام مصنف
۳۲	اہمیت وروش حفظ قرآن	انتشارات بیان	۱۳۶۲	کلانتری، الیاس
۳۳	اسرار قرآن کریم	بنیاد قرآن	۱۳۶۰	دکتر محمود مصطفٰے
۳۴	سلسلہ مباحث قرآن شناسی	انتشارات پیام آزادی	۱۳۶۰	کلانتری، الیاس
۳۵	فرہنگ لغات قرآن	انتشارات گنجینہ	۱۳۵۹	مہرین شوستری، عباس
۳۶	تجوید معین	انتشارات ثارُ اللہ		معینی، کمال
۳۷	نشر طوبیٰ	انتشارات اسلامیہ		شعرانی
۳۸	قاموس قرآن	بنیاد علوم اسلامی	۱۳۶۱	فقیہ دامغانی
۳۹	وحی در قرآن	// // //	۱۳۶۰	علامہ طباطبائی، محمد حسین
۴۰	المعجم المفہرس	انتشارات اسماعیلیان		عبدالباقی، محمد فؤاد
۴۱	بینات در شأن نزول آیات،	انتشارات اسلامی	۱۳۵۹	محقق، محمد باقر
۴۲	واژہ ہائے قرآن	انتشارات معید	۱۳۶۰	رضائی، محمد
۴۳	وجوہ قرآن			تقلیسی، ابوالفضل
۴۴	مفردات القرآن فی مجمع البیان	ناشر بنیاد		کلانتری، الیاس
۴۵	قرآن در اسلام	واحد فرہنگی بنیاد شہید		
		انقلاب اسلامی	۱۳۶۱	شہید مرحبا، یوسف
۴۶	نقش عیسٰی وحی	انتشارات شفق قم		پرورش، علی اکبر
۴۷	واژہ ہای سیاسی قرآن			قادری، محمد تقی
۴۸	بادو باران در قرآن	شرکت سہامی انتشار	۱۳۵۳	جعفری، سید محمد مہدی

نمبر شمار	نام کتاب	نام ناشر	تاریخ نشر	نام مصنف
۴۹	شناخت قرآن	انتشارات رسالت	۱۳۶۱	طباره، عبدالفتاح
۵۰	ساکنان آسمان از نظر قرآن			محمودی، عباس علی
۵۱	سنت های تاریخ در قرآن	انتشارات روزبه		شهید صدر، محمد باقر
۵۲	احکام قرآن			خزائلی
۵۳	قرآن برفراز آسمانها	معراجی		مقیمی، محمد
۵۴	قاموس قرآن	انتشارات دارالکتب الاسلامیه	۱۳۶۴	قریشی، سید علی اکبر
۵۵	الاتقان فی علوم القرآن	امیر کبیر ۱۳۶۳		جلال الدین سیوطی
۵۶	سر البیان فی علم القرآن	انتشارات سنائی	۱۳۶۳	
۵۷	اعجاز قران از نظر علوم امروزی	انتشارات محمدی	۱۳۶۳	
۵۸	امثال قرآن	انتشارات بنیاد قرآن		حکمت، علی اصغر
۵۹	آشنائی با علوم قرآن	بنیاد قرآن	۱۳۶۱	عطار، داؤد
۶۰	اعجاز قرآن و بلاغت محمد	بنیاد قرآن		رافعی، مُصطفٰی صادق
۶۱	مفاهیم اخلاقی، عقیدتی قرآن	دفتر نشر فرهنگ اسلامی	۱۳۶۱	البهی، محمد
۶۲	قرآن و آخرین پیغمبر	دارالکتب الاسلامیه		آیت الله مکارم، ناصر
۶۳	پژوهشی درباره قرآن پیامبر	انتشارات بعثت	۱۳۵۳	
۶۴	تاریخ علوم قرآن	بنیاد قرآن	۱۳۶۰	مجتبیٰ کرمانی، علی
۶۵	تاریخ قرآن	نشر اندیشه		رامیار محمود
۶۶	تاریخ قرآن	انتشارات سروش		مجتهد زنجانی، ابوعبدالله

نمبر شمار	نام کتاب	نام ناشر	تاریخ نشر	نام مصنف
۶۷	قرآن وکتابهای دیگر آسمانی	انتشارات فراهانی		شهید هاشمی نژاده عبدالکریم
۶۸	فرهنگ قصص قرآن			بلاغی، صدرالدین
۶۹	تفسیر نمونه	دارالکتب الاسلامیه	۱۳۶۳	
۷۰	فهرست نامه قرآن (فهارس القرآن)			رامیار، محمود
۷۱	علم قرائت	انتشارات ناس	۱۳۶۳	کاشانی، عباس
۷۲	زنده جاوید واعجاز جاویدان	انتشارات الهام	۱۳۵۹	
۷۳	معیارهای اساسی درفهم قرآن	نشر حُر		محمد حسن توکل
۷۴	اعجاز از نظر عقل وقرآن	نشر حُر		علامه طباطبائی، محمد حسین
۷۵	تاریخ قرآن	نهضت زنان مسلمان		عزه دروزه، محمد
۷۶	روش برداشت از قرآن	انتشارات سید جمال		شهید آیة الله محمد دکتر بهشتی
۷۷	درسهای از قرآن	انتشارات مهر قم	۱۳۶۰	استاد شهید مطهری
۷۸	ماوقرآن	انتشارات سید جمال		دررش، علی اکبر
۷۹	شناخت قرآن از زبان قرآن	انتشارات اوج	۱۳۶۰	مهاجری، مسیح

منابع وماٴخذ

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف مصنف کا نام
۱۔	رسالہ عملیہ	حضرت امام خمینی (قدس سرہ)
۲۔	تفسیر المیزان جلد ا تا ۲۰	علامہ طباطبائی، محمد حسین
۳۔	قاموس قرآن جلد ا تا ۷	قریشی، علی اکبر
۴۔	تفسیر نمونہ تمام جلد	جمعی از نویسندگان
۵۔	تاریخ قرآن	آیۃ اللہ زنجانی، ابوعبداللہ
۶۔	اعجاز قرآن از نظر علوم امروزی	نیازمند، یداللہ
۷۔	آشنائی با علوم قرآن	عطار، داود
۸۔	قرآن در احادیث اسلامی	خوشنویس، جعفر
۹۔	تاریخ علوم قرآن	نجتی کرمانی، علی
۱۰۔	سر البیان فی علم القرآن	حسن بیگلری
۱۱۔	رسالت قرآن در عصر فضا	حجازی، عبدالرضا
۱۲۔	مقدمہ آشنائی با قرآن	کاظم زادہ، کاظم
۱۳۔	فہارس القرآن	رامیار، محمود
۱۴۔	الاتقان	سیوطی، جلال الدین
۱۵۔	اعجاز عددی قرآن	نوفل، عبدالرزاق

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف مصنف کا نام
۱۶۔	روح البیان	روحانی، ہدایت اللہ
۱۷۔	ترجمہ وتفسیر قرآن	عُثمانوزادہ
۱۸۔	قصص القرآن	بلاغی، صدرالدین
۱۹۔	حجۃ التفاسیر	بلاغی
۲۰۔	تفسیر سُورہ اعراف	بی آزار شیرازی

فہرست مضامین قرآنی

معلومات

فہرست مضامین قرآنی معلومات

تمہید..... ۳

عرضِ مؤلف..... ۱۷

فصلِ اوّل..... ۱۹

مراحلِ نزول..... ۲۰

وحی کے لغوی معنیٰ..... ۲۰

اقسام نزول وحی..... ۲۱

کیفیت نزول وحی..... ۲۱

حیات پیغمبر اسلامؐ میں قرآن کریم کی جمعبندی..... ۲۲

قرآن کریم کو جمع کرنے والی پہلی ہستی..... ۲۳

دور خلفاء میں جمعبندی قرآن..... ۲۴

حفظ قرآن اور حفاظ کرام..... ۲۲

حروف قرآن کے نقطے..... ۲۷

کتابت قرآن کے ابتدائی وسائل وذرائع..... ۲۵

مکی سورتوں اور آیات کی خصوصیات..... ۲۸

مدنی سورتوں اور آیات کی خصوصیات..... ۲۹

قرآن کا لغوی معنیٰ..... ۳۰

آیت کا لغوی معنٰی ۳۰
سورہ کا لغوی معنٰی ۳۱
مکی سورتوں کے نام بترتیب نزولی ۳۲
مدنی سورتوں کے نام بترتیب نزول ۳۴
کن سورتوں کیلئے ایک سے زائد نام ہیں ۳۴
قرآن مجید کے مختلف سورتوں کے نام ۳۸
قرآن کریم کی آیات، کلمات، حروف اور حرکات کی کل تعداد ۴۳
قرآنی سورتوں کے فواتح ۴۳
آیات قرآنی کے اقسام ۴۵
بعض قرآنی علوم ۴۷
موضوعات قرآن ۵۱
فصل دوم ۵۲
قرآن کریم کے سورہ کے مفاہیم ومضامین ۵۳
فصل سوم ۷۷
دلائل عدم تحریف قرآن ۷۸
قرآن تحدّی (طلب مقابلہ ومبارزہ) کرتا ہے ۸۰
اُعجاز قرآن ۸۲
علامہ طباطبائیؒ کسی نظر میں اعجاز قرآن ۸۴

قرآن کے حروف مقطعات ۸۴
برق دماغ (کمپیوٹر) کے ذریعے حروف مقطعات کی تفسیر ۸۵
قرآن اور عصر حاضر کے علوم ۹۲
اعجاز عددی ورقی قرآن کریم ۹۴
فصل چہارم ۱۰۰
قرآن ائمہ معصومین کی نگاہ میں ۱۰۱
قرآن دانشوروں کی نظر میں ۱۰۳
دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ قرآن کی تعداد ۱۰۵
قرآن کی دعائیں ۱۰۶
قرآن میں اسماء حُسنٰی ۱۰۷
فصل پنجم ۱۱۶
قرآن میں استعمال ہونے والی مختلف زبانیں ۱۱۷
قرآن میں موجود جغرافیائی منطقے ۱۱۸
قرآن میں موجود مختلف مقامات، شہروں اور پہاڑوں کے نام ۱۲۳
قرآن میں موجود کنیات والقاب ۱۲۴
قرآن میں موجود پوروں اور سبزیوں کے نام ۱۲۴
وہ حیوانات جن کے نام قرآن میں آئے ہیں ۱۲۵
قرآن میں مذکور ملبوسات ۱۲۷

قرآن میں مذکور اشیاء و اوزار ۱۲۷
قرآن میں اعداد و گنتیاں ۱۳۰
قرآن میں موجود بدن انسانی کے اعضاء ۱۳۱
قرآن میں اوقات و نجوم سے مربوط کلمات ۱۳۴
قرآن میں موجود اسماء و صفات پیغمبر اسلامؐ ۱۳۷
پیغمبر اسلام کے دور میں ہونے والی جنگیں جن کا قرآن میں ذکر یا ارشارہ ہوا ہے ۱۳۸
قرآن میں موجود روز قیامت کے بعض نام و صفات ۱۳۸
قرآن میں موجود جنّت کے بعض نام ۱۳۹
قرآن میں موجود جہنم کے بعض نام ۱۴۰
وہ فرشتے جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں ۱۴۰
ان عورتوں کے نام جو قرآن میں آئے ہیں ۱۴۰
وہ قبائل جن کے نام قرآن میں آئے ہیں ۱۴۱
قرآن میں موجود پیمانے ۱۴۱
جن بتوں کے نام قرآن میں آئے ۱۴۱
فصل ششم ۱۴۳
اعلام قرآن ۱۴۴
فصل ہفتم ۱۶۹
وہ آیات جن میں تمام حروف تہجی استعمال ہوئے ہیں ۱۷۰

کشف معارف قرآن کے دو قاعدے ۱۷۱
قرآن دین کا اصلی و اساسی منبع ۱۷۲
تلاوت و قرأت کے معنی میں فرق ۱۷۳
آداب تلاوت قرآن بزبان قرآن ۱۷۳
آداب تلاوت قرآن کلام معصومین کی روشنی میں ۱۷۴
قرآن میں موجود علاماتِ وقف ۱۷۶
متأخرین کی نظر میں تجوید کی ۵ نشانیاں ۱۷۸
رکوع کیا ہے ۱۷۹
قرآن کے سجدے ۱۷۹
اوامر و نواہی قرآن ۱۸۰
قرآن کی قسمیں ۱۸۱
رسالہ امام خمینیؒ سے قرآن سے مربوط بعض مسائل ۱۸۲
اَوصافِ قرآن بزبان قرآن ۱۸۵
فصل ہشتم ۱۸۷
نامگذاری سورہ ہائے قرآن ۱۸۸
فصل نہم ۲۰۰
اہل تشیع کے اہم تفاسیر ۲۰۱
قرآن پڑھنے سے پہلے کی دعا ۲۰۲

دعاءِ ختم قرآن..... ۲۰۳
فہرست الف بای سوَر قرآن..... ۲۰۴
جدول قرآنی معلومات (سورہ، تعداد، آیات، کلمات، حروف)..... ۲۰۷
قرآنی کا معلوماتی جدول (سورہ، محل نزول.....)..... ۲۱۳
لغت نامہ..... ۲۱۹
فہرست مضامین قرآنی معلومات..... ۲۹۰

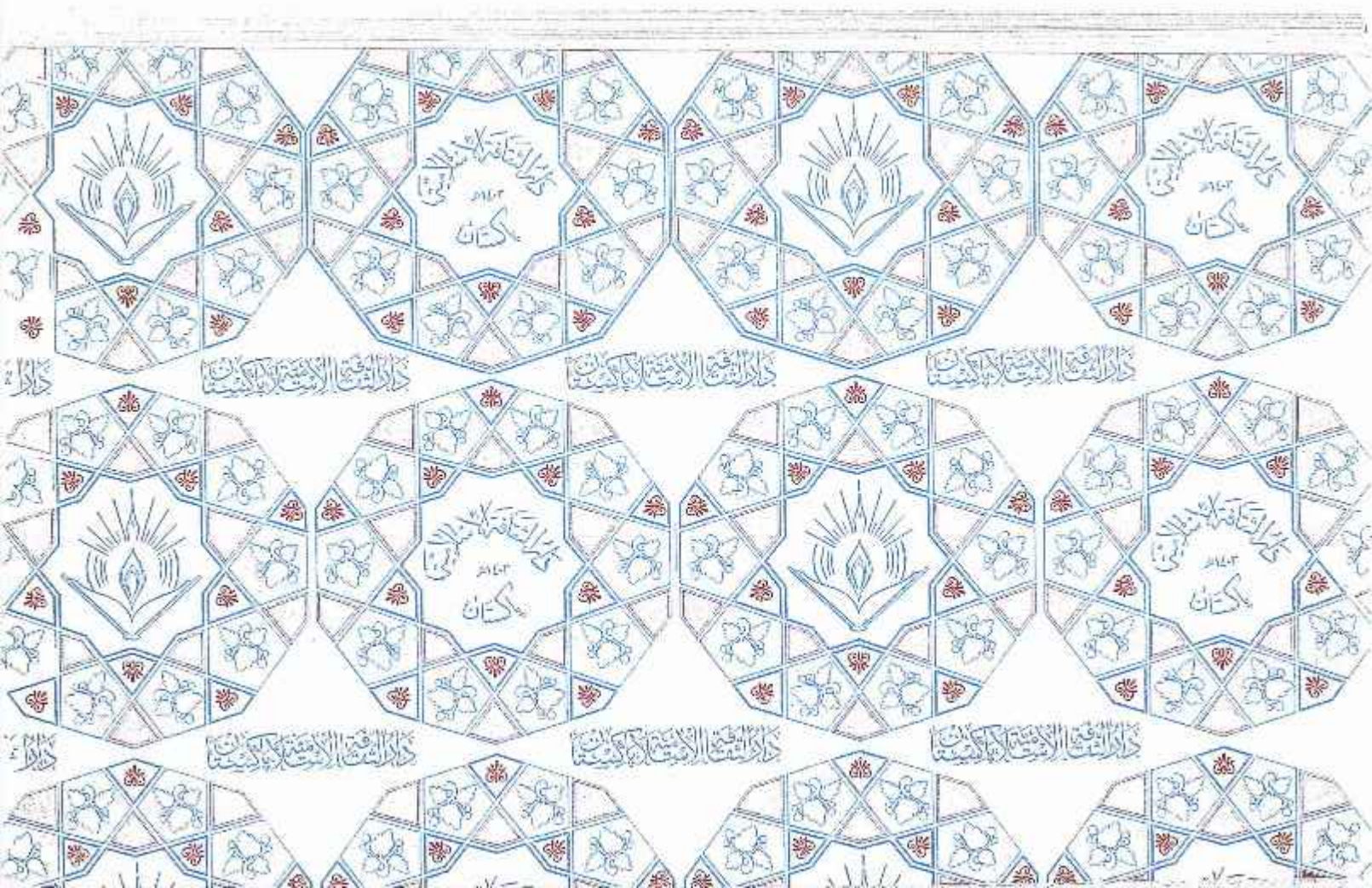
دار الثقافة الإسلامية
لكتان
دار الثقافة الإسلامية لكتان

ہم قرآن کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟